هفت روزه

# خدام الدین

لاہور

زیر سرپرستی

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ

شیرانوالہ دروازہ لاہور

۲۵ مارچ سنہ ۱۹۶۰ء

یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ۞ لاہور

قیمت چار آنے




(...الدین صاحب شاد لدھیانوی لائلپور)

اے ہلالِ عید رفعت کا ہمیں پیغام دے
تو اُبھر کر پھر مسلماں کو صلائے عام دے

اپنی منزل پر پہنچ جائے یہ بے بھولا ہوا
صدقۂ اسلاف میں پھر ہمتِ اقدام دے

ہستیٔ مسلم کا ہر ذرّہ ہو جس سے تابناک
طاعتِ حق کے درخشندہ وہ صبح و شام دے

جس کے پی لینے سے مل جائے حیاتِ جاوداں
اپنی آمد کا تصدّق وہ چھلکتا جام دے

ہاں چمک کر پھر دکھا دے ہم کو دورِ اوّلیں
شوکتِ اسلام کے گزرے ہوئے ایّام دے

تیرے آنے کا مزہ تو جب ہے غمخوارِ قدیم
اے ہلالِ عید ذوقِ خدمتِ اسلام دے

جس میں چرچے ہو رہے ہوں غلبۂ اسلام کے
وہ منوّر صبح لا اور وہ معطّر شام دے

جس سے گرما جائے ملّت کے جوانوں کا لہو
زندگی کو جو بدل دے وہ انہیں پیغام دے

پھر بصد اخلاص نکلیں ہم خدا کی راہ میں
ہمتِ اسلاف دے اور نُصرت ہر گام دے

شاد کر ہاں اے ہلالِ عید ہم کو شاد کر
ذکرِ خالق کو دلوں میں مستقل آباد کر

(حافظ نور احمد صاحب انورؔ کالا باغ)

افق پر جب ہلالِ عید کا جلوہ نظر آیا
دلِ مسلم میں اک طوفاں مسرّت کا اُبھر آیا

لگے ہر چار سُو نقّارے بجنے شادمانی کے
کہ جلوے دید کے قابل ہیں بزمِ زندگانی کے

وہ دیکھو صبح کی پہلی کرن ہنستی ہوئی آئی
مسلماں کیلئے اک مژدۂ فرحت فزا لائی

وہ خوش قسمت جنہوں نے تیس دن لذّات کو چھوڑا
رہے شاکر ادائے فرض سے ہرگز نہ مُنہ موڑا

ہیں چہرے ان کے نورانی نگاہوں میں بشاشت ہے
گُلِ شاداب کی مانند ہونٹوں پر طراوت ہے

چلے ہیں پا پیادہ آج مومن عیدگاہوں کو
ملائک سُن رہے ہیں عرش پر ان کی دُعاؤں کو

مبارکباد کے لاریب ہیں حقدار سب صائم
رہے ہیں تیس دن انورؔ رضائے حق پہ یہ قائم




شوکت سلطان صاحب زاہدی گوجرانوالہ

شکر ہے یا رب کہ ہے پھر آج ارمانوں کی عید
ساقیٔ کوثر حبیبِ حقؐ کے مستانوں کی عید

ملک میں دیکھوں گا جب زندہ مسلمانوں کی عید
درحقیقت ہو گی اس دن میرے ارمانوں کی عید

کچھ اُسی کے دل سے پوچھو انبساطِ آرزو
جس نے دیکھی ہو حضورِ شمع پروانوں کی عید

رقص فرما ہے چمن میں پھر عروسِ نوبہار
دیکھ لے دیکھی نہ ہو جس نے گلستانوں کی عید

مٹ رہی ہے غیرتِ دیوانگی ہر چار سو
کیا اس کو کہہ رہے ہیں سب مسلمانوں کی عید

ساقیِ محفل ہے ہم ہیں اور ہے جام و سبو
جرأتِ بیباک ہے پھر آج مستانوں کی عید

مرحبا صد مرحبا اے ساقیِ میخانہ ساز
ہے ہوا کے دوش پر پھر آج پیمانوں کی عید

دل میں قرآن ہاتھ میں تلوار اور سر پر عَلم
اللہ اللہ بدر میں یہ حق کے دیوانوں کی عید

پھر رہی ہیں ہر طرف بے پردہ مسلم زادیاں
ہو رہی ہے آج رسوائیوں مسلمانوں کی عید

چپّے چپّے پر سسکتی ہے پڑی انسانیت
ہو رہی ہے محفلِ عُریاں میں عریانوں کی عید

شوکتؔ احساسِ خودداری و شانِ سرمدی
حق کی خاطر سرفروشی ہی ہے فرزانوں کی عید

ایڈیٹر
عبدالمنان چوہان

ہفت روزہ
خدام الدین
لاہور

چندہ سالانہ
گیارہ روپے
ششماہی چھ روپے

جلد ۵ | جمعۃ المبارک مورخہ ۲۶ رمضان المبارک ۱۳۷۹ھ مطابق ۲۵ مارچ ۱۹۶۰ء | ۱۲ پیسہ

# عید الفطر

آج رمضان المبارک کی ۲۶ تاریخ ہے گویا تین یا چار دن میں یہ مبارک مہینہ ختم ہونے والا ہے۔ اگلا شمارہ چونکہ عید کے بعد شائع ہوگا۔ اس لئے ہم اسی شمارہ میں پہلے رمضان المبارک کو الوداع کہنا اور پھر قارئین کرام کی خدمت میں عید کی مبارکباد پیش کرنا چاہتے ہیں۔

رمضان المبارک کا مہینہ بڑا ہی بابرکت مہینہ ہے۔ اس مہینہ کے دن اور رات کی ایک ایک گھڑی عظمت اور برکت والی ہے۔ اس میں اللہ تعالےٰ کی رحمتوں کا نزول موسلا دھار بارش کی طرح ہوتا ہے۔ اب یہ مہینہ گیارہ ماہ کے لئے ہم سے رخصت ہونے والا ہے۔ خدا جانے ہم میں سے کن کن کو یہ بابرکت مہینہ آئندہ سال نصیب ہوتا ہے اور کون کون اس کی آمد سے پہلے راہیٔ ملک عدم ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہمیں اس کے باقی تین یا چار دنوں کو ہی غنیمت سمجھ کر ان سے حتی المقدور مستفیض ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ یہ معزز مہمان جب واپس جائے تو ہمارے متعلق بارگاہِ رب العزت میں اچھی رپورٹ پیش کر سکے۔ اے معزز مہمان! تمہیں الوداع کہتے ہوئے ہمارے سر ندامت کے باعث جھکے ہوئے ہیں۔ ہمیں اپنی کوتاہیوں کا اعتراف ہے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ہم نے اپنی شامت اعمال کے باعث پوری طرح تیری قدر نہ کی۔ اب کس منہ سے تمہیں الوداع کہیں لیکن اے محترم مہمان! ہم اللہ تعالےٰ کی رحمت سے مایوس نہیں۔ اس لئے اپنی سیاہ کاریوں کے باوجود تجھے الوداع کہنا اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ شاید تجھ سے یہی تعلق ہماری نجات کا ذریعہ بن جائے۔

الوداع اے ماہ رمضاں الوداع

رمضان المبارک کی الوداع اور عید الفطر کی آمد کا آپس میں بڑا گہرا تعلق ہے۔ عید کی حقیقی خوشی تو ان معدودے چند خوش قسمت اور متقی مسلمانوں کو ہی ہو سکتی ہے۔ جنہوں نے رمضان المبارک کے دنوں اور راتوں کی ایک ایک گھڑی اللہ تعالےٰ کی رضا کو ملحوظ خاطر رکھ کر بسر کی۔ ان حضرات نے دن کو صرف کھانا پینا ہی ترک کرنے پر اکتفا نہیں کی۔ بلکہ اپنے جسم کے ہر عضو کا روزہ رکھا۔ نہ زبان سے کوئی لفظ اللہ تعالےٰ کی مرضی کے خلاف نکالا۔ نہ آنکھ کی بینائی۔ نہ کان کی شنوائی نہ ہاتھ اور پاؤں کی قوت اس کی مرضی کے خلاف استعمال کی۔ وہ رات کا آرام ترک کر کے اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں سربسجود رہے۔ حقیقت میں یہی حضرات عید مبارک کے حقدار ہیں۔ دنیا کے جس خطہ میں بھی ایسے حضرات موجود ہوں۔ ہم ان کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرنا اپنے لئے باعث سعادت سمجھتے ہیں اور اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ سب مسلمانوں کو ان حضرات کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا الہ العالمین۔

اب ہم باقی مسلمانوں کی خدمت میں عید مبارک پیش کرتے ہیں کیونکہ ع

رسم دنیا بھی ہے موقعہ بھی ہے دستور بھی ہے

سب سے پہلے ارباب اختیار کو عید مبارک ہو۔ جنہوں نے موسم سرما میں بھی دفاتر کے اوقات میں اس لئے تبدیلی کر لی تاکہ دوپہر کا کھانا گھر پر جا کر کھا سکیں اور ان کی روزہ خوری کا مسلمانوں کو علم نہ ہو سکے۔ جنہوں نے استطاعت کے باوجود منکرات کو روکنا اور رمضان المبارک کا احترام کرانا اپنی ذمہ واری نہ سمجھا۔ ان کے بعد ان صنعتکاروں اور تاجروں کو عید مبارک ہو جنہوں نے رمضان المبارک میں اپنے غریب مسلمان بھائیوں کو رعایت دینے کی بجائے اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ کر کے اپنی تجوریاں بھر لیں۔ ان دوکانداروں کو بھی عید مبارک ہو جنہوں نے اپنی دوکانوں پر پردے ڈال کر کھانے پینے کی چیزیں رمضان المبارک میں مسلمانوں کو کھلا پلا کر یہ سمجھ لیا کہ دلوں کے بھید جاننے والا بھی ان کو نہیں دیکھ رہا۔ ان دوکانداروں کو بھی عید مبارک ہو۔ جنہوں نے دن کو کھلے بندوں کھانے پینے کی اشیاء فروخت کیں۔ ان مسلمانوں کو بھی عید مبارک ہو جنہوں نے رمضان المبارک میں نہ کوئی روزہ رکھا اور نہ بارگاہِ رب العزت میں سر جھکایا۔ ان مسلمانوں کو بھی عید مبارک ہو۔ جنہوں نے روزے تو رکھے مگر نہ کوئی نیکی کی اور نہ کسی برائی سے اجتناب کیا۔ سینما گھروں کے مسلمان مالکان کو بھی عید مبارک ہو۔ جنہوں نے رمضان المبارک میں دن رات سینما چلا کر مسلمانوں کی دنیا اور آخرت برباد کی۔ اور عید کے روز مسلمانوں کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے سپیشل شو کا اہتمام کریں گے۔

آخر میں ان مسلمانوں کو بھی عید مبارک ہو جو خیرات کے چند ٹکوں کے لئے ڈیڑھ بجے رات کو سونے والوں کی نیند اور نفل پڑھنے والوں کی نماز میں خلل ڈالتے رہے غرضیکہ ع

مبارک ہو سب کو کہ عید آگئی
خوشی پیار کے پھول برسا گئی

---

## مجلس ذکر

عید ۲۹ ریا ۳۰ مارچ ۱۹۶۰ء کو ہوگی۔ ۳۱ مارچ ۱۹۶۰ء کو جمعرات ہے انشاء اللہ اس روز مجلس ذکر منعقد ہوگی۔ مجلس میں شرکت کرنے والے حضرات نوٹ کر لیں۔

## پرچہ کی ترسیل

بدھ مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۶۰ء کو یوم پاکستان کی تعطیل تھی۔ اس لئے پرچہ بدھ کی بجائے جمعرات کو سپرد ڈاک کیا گیا۔ ۳۰ مارچ ۱۹۶۰ء کو غالباً عید الفطر کی تعطیل ہوگی۔ اس لئے آئندہ شمارہ بھی جمعرات کو پوسٹ ہو سکے گا۔ زیر نظر شمارہ ۲۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ مگر ہدیہ میں اضافہ نہیں کیا گیا۔ آئندہ شمارہ ۱۶ صفحات پر مشتمل ہوگا ٭

"مدیر"

## خطبہ یوم الجمعۃ مورخہ ۱۹ رمضان المبارک ۱۳۷۹ھ مطابق ۱۸ مارچ ۱۹۶۰ء

از جناب شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب دروازہ شیرانوالہ لاہور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی ۔ اَمَّا بَعۡدُ

# (۱) موجودہ دور کے بعض مسلمانوں میں بھی اقوام سابقہ کی ناجائز رسمیں پائی جاتی ہیں

# (۲) جنت میں کون ہمیشہ اور دوزخ میں ہمیشہ کون رہینگے

## قوم نوح علیہ السلام کی طرح بعض مسلمان بھی بجائے اللہ تعالیٰ کے اپنی حاجت روائی کیلئے اپنے بزرگوں کی قبروں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہیں

حضرت نوح علیہ السلام کی قوم ود۔ سواع یغوث یعوق نسر کی عبادت کرتی تھی جو ان کے بزرگ۔ خدا یاد کرنے والے تھے۔ جب انہوں نے وفات پائی تو نوح علیہ السلام کی قوم نے ان کے مجسمے بنا کر ان کی عبادت کرنا شروع کر دی۔

### حاشیہ شیخ الاسلام

حضرت مولانا شبیر احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سورۃ نوحؑ کے حاشیہ پر تحریر فرماتے ہیں "یہ ان کے بتوں کے نام ہیں۔ (یعنی ود۔ سواع۔ یغوث۔ یعوق۔ نسر) ہر مطلب کا ایک الگ بت بنا رکھا تھا۔ وہ ہی بت پھر عرب میں آئے اور ہندوستان میں بھی۔ اسی قسم کے بت بشنو۔ برہما۔ اندر۔ شو۔ اور ہنومان وغیرہ کے ناموں سے مشہور ہیں اسکی مفصل تحقیق حضرت شاہ عبدالعزیزؒ نے تفسیر عزیزی میں کی بعض روایات میں ہے کہ پہلے زمانہ میں کچھ بزرگ لوگ تھے۔ ان کی وفات کے بعد شیطان کے اغوا سے قوم نے انکی تصویریں بطور یادگار بنا کر کھڑی کر لیں پھر ان کی تعظیم ہونے لگی۔ شدہ شدہ پرستش کرنے لگے۔ العیاذ باللہ

### پھر نوح علیہ السلام

اس قوم کی طرف مبعوث کئے گئے۔

لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰی قَوۡمِہٖ فَقَالَ یٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمۡ مِّنۡ اِلٰہٍ غَیۡرُہٗ ؕ اِنِّیۡۤ اَخَافُ عَلَیۡکُمۡ عَذَابَ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ ۔ قَالَ الۡمَلَاُ مِنۡ قَوۡمِہٖۤ اِنَّا لَنَرٰىکَ فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ۔ قَالَ یٰقَوۡمِ لَیۡسَ بِیۡ ضَلٰلَۃٌ وَّلٰکِنِّیۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۔ اُبَلِّغُکُمۡ رِسٰلٰتِ رَبِّیۡ وَاَنۡصَحُ لَکُمۡ وَاَعۡلَمُ مِنَ اللّٰہِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۔ اَوَعَجِبۡتُمۡ اَنۡ جَآءَکُمۡ ذِکۡرٌ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ عَلٰی رَجُلٍ مِّنۡکُمۡ لِیُنۡذِرَکُمۡ وَلِتَتَّقُوۡا وَلَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ۔ فَکَذَّبُوۡہُ فَاَنۡجَیۡنٰہُ وَالَّذِیۡنَ مَعَہٗ فِی الۡفُلۡکِ وَاَغۡرَقۡنَا الَّذِیۡنَ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہُمۡ کَانُوۡا قَوۡمًا عَمِیۡنَ ۔ (سورۃ الاعراف ع ۸ - پ ۸) ترجمہ۔ البتہ تحقیق ہم نے نوح (علیہ السلام) کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ پھر فرمایا اے میری قوم اللہ (تعالےٰ) کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا اور کوئی معبود نہیں ہے۔ میں تم پر بڑے عذاب کے دن سے ڈرتا ہوں اس کی قوم کے سرداروں نے کہا۔ تحقیق ہم البتہ تجھے کھلم کھلا گمراہی میں دیکھتے ہیں۔ کہا اے میری قوم میں ہرگز گمراہ نہیں ہوں۔ اور لیکن میں رب العلمین کی طرف سے رسول ہوں۔ تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور تمہاری خیر خواہی کرتا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ آیا تمہیں اس بات کا تعجب ہے کہ آیا تمہارے پاس ذکر تمہارے رب کی طرف سے تم میں سے ایک آدمی پر۔ تاکہ تمہیں ڈرائے اور تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ اور تاکہ تم رحم کئے جاؤ۔ پھر جھٹلایا۔ انہوں نے اس کو۔ پھر ہم نے اس کو نجات دی اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ تھے کشتی میں اور غرق کیا ان لوگوں کو جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔ تحقیق وہ لوگ اندھے تھے۔

### بزرگوں نے کبھی یہ نہیں فرمایا

کہ اللہ تعالےٰ کا دروازہ چھوڑ کر ہمارے دروازہ پر آؤ۔ تو تمہاری حاجتیں پوری ہو جائیں گی۔

### بلکہ

بزرگان دین تو ہمیشہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے دروازہ پر خلق خدا کو لاتے ہیں۔

**بزرگان دین ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اللہ تعالےٰ کا ہی دروازہ دکھایا ہے۔

### یہ رسم دراصل

یہود و نصارےٰ سے آئی ہے۔ کوئی عالم اس حدیث کا انکار نہیں کر سکتا۔ آپؐ نے فرمایا کہ میری اُمت یہود و نصارےٰ کے نقش قدم پر چلے گی۔ یہاں تک ان میں سے اگر کسی نے اپنی ماں سے علانیہ زنا کیا تھا تو میری امت میں بھی ایسا ہوگا۔ کہ اپنی ماں سے علانیہ زنا کرے۔

### لہذا

کوئی عالم اس حدیث شریف سے بھی انکار نہیں کر سکتا۔ لَعَنَ اللّٰہُ الۡیَہُوۡدَ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوۡا قُبُوۡرَ اَنۡبِیَآئِہِمۡ مَسَاجِدَ ۔ ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ یہود و نصارےٰ پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے انبیاء علیہم السلام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا

### معلوم ہوتا ہے

کہ حضرات اولیائے کرام کی قبروں پر سجدہ

کرنے کی رسم یہود و نصاریٰ سے آئی ہے۔

## ورنہ

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین سے بڑھ کر جتنے وہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عاشق تھے اور کوئی کب کسی بزرگ کا عاشق ہو سکتا ہے۔ جب صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم آپ کی قبر پر سجدہ نہیں کرتے تھے تو اور کون بڑا بزرگ ہو سکتا ہے۔ جس کی قبر پر سجدہ کیا جائے۔

## ادب

بزرگان دین رحمہم اللہ کا ادب یہ ہے کہ ان کے بتلائے ہوئے دین پر آدمی عمل کرے

## میں نے بھی

خاندان قادری کے اپنے بزرگ دیکھے ہیں کبھی کسی نے اپنے مریدوں کو یہ تلقین نہیں کی کہ آکر ہماری قبروں پر سجدہ کرنا بلکہ سب حضرات کو دیکھا ہے کہ اپنے تابعداروں کو ذکر الہی کی تلقین فرماتے تھے۔ اللھم اہد قومی فانہم لایعلمون۔

## وہ رسمیں ساتھ لائے ہیں

میں کہا کرتا ہوں کہ سوائے سادات حضرات اور انصاری حضرات کے ہم سب لوگ ہندو سے مسلمان ہوئے ہیں۔ کوئی دو پشت سے مسلمان ہے کوئی تین پشت سے مسلمان ہے۔ علی ہذا القیاس مسلمان ہم کہلاتے ہیں مگر کئی رسمیں ہندوانہ ہم میں پائی جاتی ہیں اور کہنہ ہونے کے باعث وہ کفر کی رسمیں اسلام کی جزء بن گئی ہیں۔ جو ان رسموں کی مخالفت کرے وہ گویا کہ اسلام کی مخالفت کرتا ہے۔ ان رسموں میں سے ایک رسم

## قوالی

ہے۔ ہندو ہونے کے وقت میں بتوں کو خوش کرنے کے لئے ان کے سامنے گانے بجاتے تھے۔ جب مسلمان ہو گئے تو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اتباع کرنا چاہیئے اب ہمیں ان رسموں سے باز آجانا چاہیئے۔ اب جو قوالی کا منکر ہو اسپر بھی طعن کیا جاتا ہے۔ قوالی میں تین چیزیں ہوتی ہیں۔ ایک آدمی دو طبلے بجاتا ہے اور دوسرا تالیاں بجاتا ہے اور تیسرا گاتا ہے کیا یہ رسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ میں تھی۔

## ہرگز نہیں تھی

تو یہ دین کا کب جزء بن گئی۔ دین اصلی اور دین نبوی وہی ہے جو آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو سکھلایا تھا۔

## عرس کرنا

یہ رسم بھی در اصل ہندوؤں سے آئی ہوئی ہے۔ کیا صحابہ کرامؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عرس کرتے تھے۔ ہرگز نہیں۔ دراصل جب ہم لوگ (سوائے سادات کرام اور انصاریوں) ہندو تھے۔ تب سراد کیا کرتے تھے سرادوں کا ہندوؤں کا ایک ہفتہ ہوتا ہے۔ کیونکہ جو مرے گا۔ وہ سات دنوں میں کسی نہ کسی دن مرے گا۔ لہذا ان میں جو بھی ہفتہ کے دن مرے گا اس کا سراد اسی دن ہوگا۔ اور جو اتوار کو مرے گا ان سب کا سراد اتوار کے دن ہوگا۔ گویا کہ سارے مردوں کو ثواب پہنچا دیں گے۔ مسلمانوں کی طرح تھوڑے ہی اپنی دولت لٹاتے ہیں کہ بارہ مہینے عرس کرتے رہیں۔ یہ عرس کی رسم بھی ایک جزو اسلام بن گئی ہے۔ جو نہ کرے اس پر طعن کیا جاتا ہے۔ نماز پڑھنے والے اور عرس نہ کرنے والے مسلمان پر طعن کرتے ہیں اور نماز نہ پڑھنے اور عرس کرنیوالے کو پکا مسلمان سمجھتے ہیں

## دعا

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت دے اور صحیح اور اصلی اسلام کو سمجھیں آمین یا الہ العالمین

## میں بھی حنفی اور قادری ہوں

کیا حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ یا حضرت شیخ عبدالقادرؒ مذکورۃ الصدر رسمیں بجالاتے تھے۔ جب نہیں کرتے تھے تو پھر سوائے اس کے نہیں کہ یہ چیزیں ہندوؤں سے آئی ہیں۔ جیسے ذکر کر چکا ہوں۔

## لہذا

یہ رسمیں اسلام کا جزو نہیں۔ اگر ہوتیں تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہ بھی ضرور بجا لاتے اور نہ حنفیت کی جزء ہیں اگر ہوتیں تو حضرت امام ابوحنیفہؒ بجالاتے اور نہ قادریت کی جزء ہیں۔ اگر قادریت کی جزء ہوتیں تو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ضرور بجا لاتے

## اصلی دین

فقط وہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو سکھایا اور صحابہ کرامؓ نے تابعین کو سکھایا اور تابعین حضرات نے تبع تابعین کو سکھایا۔

## بفضلہ تعالےٰ وہ دین بھی زندہ رہیگا

کیونکہ اس کے زندہ رکھنے کا اللہ تعالیٰ نے خود ذمہ اٹھایا ہوا ہے۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ سورۃ حجر ع ۱ پ ۱۴ ترجمہ۔ تحقیق ہم نے یہ نصیحت اُتاری ہے اور تحقیق ہم اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

## لہذا

خود ساختہ دین والے خواہ کتنا ہی بدنام کیوں نہ کریں۔ مگر بایں ہمہ ایسے لوگ دنیا میں ضرور موجود رہیں گے جو دین الہی کو زندہ رکھیں

## شیطان کو اس بات کا اقرار ہے

قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ ۝ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ۝ سورۃ الحجر ع ۳ پ ۱۴۔ ترجمہ۔ کہا۔ اے میرے رب جیسا تو نے مجھے گمراہ کیا ہے البتہ ضرور ضرور میں انہیں ان کے گناہوں کو مرغوب کرکے دکھاؤں گا۔ اور ان سب کو گمراہ کروں گا۔ سوائے تیرے ان بندوں کے جو ان میں مخلص ہوں گے۔ فرمایا یہ راستہ مجھ تک سیدھا ہے۔ بیشک میرے بندوں پر تیرا کچھ بھی بس نہیں چلے گا۔ مگر جو گمراہوں میں سے تیرا تابعدار ہوگا

## ایماندار لوگوں پر شیطان کا داؤ چل بھی نہیں سکتا

اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ۝ سورۃ النحل ع ۱۳ پ ۱۴۔ ترجمہ۔ اس کا زور ان پر نہیں چلتا جو ایمان رکھتے ہیں اور اپنے

رب پر بھروسہ کرتے ہیں اس کا زور تو انہیں پر ہے جو اسے دوست بناتے ہیں - اور جو اللہ کے ساتھ شریک مانتے ہیں۔

## حاصل

یہ ہے کہ شیطان کا زور ایمانداروں پر نہیں چلتا - اس کا زور ان لوگوں پر چلتا ہے جو اسے اپنا دوست بناتے ہیں اور جو اللہ کے ساتھ شریک مانتے ہیں۔

## لڑکیوں کو جائداد میں سے حصّہ نہ دینا

یہ رسم بھی مسلمانوں میں ہندوؤں سے آئی ہوئی ہے - حالانکہ قرآن مجید میں واضح طور پر موجود ہے کہ لڑکی کو لڑکے سے آدھا دیا جائے۔ يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ الآیۃ سورۃ النساء ع ۲- ترجمہ - اللہ تعالےٰ تمہاری اولاد کے حق میں تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے الخ۔

## اب مسلمان کا فرض

ہے کہ اس حکم کی تعمیل کرے - اگر یہ حکم دل سے بھی نہیں مانتا تو مسلمان ہی نہیں ہے اور اگر دل سے مانتا ہے اور عملاً مخالف ہے تو فاسق ہے - جو مسلمان ہی نہیں رہتا اس کے لئے شفاعت بھی نہیں ہے - البتہ فاسق کے لئے شفاعت ہے

## دولہا کے سر پر سہرا باندھنا

یہ رسم بھی کفار کی تھی جو مسلمانوں میں آئی ہے - اب جاہل مسلمان اس کو ضروری سمجھتے ہیں - حالانکہ یہ کوئی اسلامی رسم نہیں ہے - میں تو سہرا سر پر ہونے کی حالت میں نکاح نہیں پڑھا کرتا - یا تو سہرا اُتار دیں یا دولہا کے گلے میں ڈال دیں - پھر پڑھتا ہوں -

## دُعا

اللہ تعالےٰ مسلمانوں کی حالت پر رحم کرے کہ بہت سی رسمیں انہوں نے کافروں سے لے رکھی ہیں -

## ڈھولک بجانا

یہ بھی ہندوؤں کی رسم ہے کہ جس گھر میں شادی ہو اس میں ڈھولک بجائی جائے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرنے والے اس رسم سے پرہیز کرتے ہیں۔

## دولہا کو گھوڑی پر چڑھانا

جب دولہا سسرال میں شادی کرنے جائے تو برات خواہ پیدل جائے - مگر دولہا کو ضرور گھوڑی چڑھایا جائے یہ رسم بھی ہندوؤں کی ہے - مسلمانوں کا فرض ہے کہ اس سے پرہیز کریں -

## ایک نئی رسم

چند سال سے مسلمانان لاہور نے ایک رسم ایجاد کی ہے کہ جب برات شادی کرنے جائے تو گولے چھوڑے جائیں - یہ رسم بھی خلاف شرع ہے مسلمانوں کا فرض ہے کہ خلاف شرع رسموں سے اپنے آپ کو بچائیں اور جہاں تک ممکن ہو - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کریں - ورنہ قیامت کے دن خلاف شرع رسموں کے باعث کہیں پکڑے نہ جائیں

## جنت میں خلود کن لوگوں کیلئے ہے

ع ۱

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

ترجمہ - بے شک جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے - پھر اسی پر جمے رہے - پس ان پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہونگے یہی بہشتی ہیں - اس میں ہمیشہ رہیں گے بدلے ان کاموں کے جو وہ کیا کرتے تھے

ع ۲

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ۝ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۝ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ۝ أُولَٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ ۝ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ (سورۃ المومنون ع ۱ پ ۱۸ -) ترجمہ - بے شک ایمان والے کامیاب ہوگئے جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں اور جو بیہودہ باتوں سے منہ موڑنے والے ہیں - اور جو زکوٰۃ دینے والے ہیں اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں مگر اپنی بیویوں یا لونڈیوں پر - اس لیے کہ ان میں کوئی الزام نہیں - پس جو شخص اسکے علاوہ طلب گار ہو تو وہی حد سے نکلتے ہیں - اور جو اپنی امانتوں اور اپنے وعدوں کا لحاظ رکھنے والے ہیں اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہیں - وہی وارث ہیں جو جنت الفردوس کے وارث ہوں گے - وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے -

ع ۳

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ (سورۃ البقرہ ع ۶ پ ۱) ترجمہ - اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے - وہی بہشتی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہینگے۔

ع ۴

وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِزْقًا ۙ قَالُوا هَٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۖ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا ۖ وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ ۖ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ (سورۃ البقرہ ع ۳ پ ۱) ترجمہ اور ان لوگوں کو خوشخبری دے جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے کہ ان کے لئے باغ ہیں - ان کے نیچے نہریں بہتی ہیں جب انہیں وہاں کا کوئی پھل کھانے کو ملے گا تو کہیں گے یہ تو وہی ہے جو ہمیں اس سے پہلے ملا تھا اور انہیں ہم شکل پھل دیئے جائیں گے اور ان کے لئے وہاں پاکیزہ عورتیں ہونگی اور وہ وہیں ہمیشہ رہیں گے۔

ع ۵

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ مَغْفِرَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَجَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا

وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ۝ (سورۃ آل عمران پ۴) ۔ ترجمہ ۔ اور اللہ اور رسول کی تابعداری کرو ۔ تاکہ تم رحم کیئے جاؤ اور اپنے رب کی بخشش کی طرف دوڑو ۔ اور بہشت کی طرف جس کا عرض آسمان اور زمین ہے جو پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے جو خوشی اور تکلیف میں خرچ کرتے ہیں ۔ اور غصہ ضبط کرنے والے ہیں اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور وہ لوگ جب کوئی کھلا گناہ کر بیٹھیں یا اپنے حق میں ظلم کریں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور سوائے اللہ کے گناہ بخشنے والا کون ہے اور اپنے کیئے پر وہ اڑتے نہیں ۔ اور وہ جانتے ہیں ۔ یہ لوگ ان کا بدلہ ان کے رب کے ہاں سے بخشش ہے ۔ اور باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی ۔ ان باغوں میں ہمیشہ رہنے والے ہونگے ۔ اور کام کرنے والوں کی کیسی اچھی مزدوری ہے ۔

## دوزخ میں ہمیشہ کون لوگ رہیں گے

۱

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ ۚ وَمَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰۤی اِثْمًا عَظِیْمًا ۝ (سورۃ النساء ، پ۵)

بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا جو اس کا شریک کرے اور شرک کے ماسوا دوسرے گناہ جسے چاہے بخشتا ہے اور جس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا ۔ اس نے بڑا ہی گناہ کیا ۔

۲

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَیْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ۝ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۚ لَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ۝ (سورہ البقرہ ع ۹ پ۲) ۔ ترجمہ ۔ بے شک جنہوں نے انکار کیا اور انکار ہی کی حالت میں مر بھی گئے ۔ تو ان پر اللہ کی لعنت ہے ۔ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی بھی ۔ وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے ۔ ان سے عذاب ہلکا نہ کیا جائے گا اور نہ وہ مہلت دیئے جائیں گے ۔

۳

اِنَّ الْمُجْرِمِیْنَ فِیْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝ لَا یُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِیْهِ مُبْلِسُوْنَ ۝ ۴۴۵

۴۴۵ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِیْنَ ۝ (سورۃ الزخرف ع ۷ ، پ۲۵) ترجمہ بے شک عذاب دوزخ ہی میں ہمیشہ رہینگے ان سے عذاب ہلکا نہ کیا جائے گا اور وہ اسی میں مایوس پڑے رہیں گے اور ہم نے تو ان پر ظلم نہیں کیا ۔ لیکن وہ خود ہی ظالم تھے ۔ وما علینا الا البلاغ واللہ بصیر بالعباد

# عِیدُ الفِطر

## نماز عید

رمضان گذر جانے کے بعد یکم شوال کو شکرانہ کے طور پر دو رکعت نماز عید واجب ہے جس کے احکام درج ذیل ہیں ۔

(۱) عید کے دن غسل کرنا (۲) مسواک کرنا (۳) خوشبو لگانا (۴) عمدہ کپڑے جو میسر ہوں پہننا (۵) کنگھا کرنا ۔ تیل لگانا (۶) صبح کو سویرے اٹھنا (۷) عیدگاہ میں جلدی پہنچنے کی کوشش کرنا (۸) عیدگاہ جانے سے قبل کوئی میٹھی چیز چھوارے ۔ کھجور وغیرہ کھالینا (۹) عیدگاہ جانے سے پہلے ہی صدقہ فطر ادا کر دینا (۱۰) عیدگاہ میں ہی عید کی نماز پڑھنا (۱۱) ایک راستہ سے جانا اور دوسرے راستہ سے واپس ہونا (۱۲) عیدگاہ کو پیدل جانا (۱۳) راستہ میں آہستہ آہستہ تکبیر پڑھنا ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

یہ تیرہ چیزیں عید سے قبل سنت ہیں

(۱۴) عید کے دن ہر قسم کی نفلیں مکروہ ہیں البتہ عید کی نماز کے بعد گھر آ کر نفلیں پڑھی جا سکتی ہیں ۔ (۱۵) عیدگاہ میں عید کے بعد بھی نفلیں پڑھنا مکروہ ہیں ۔ (۱۶) عید کی نماز میں صرف ۶ تکبیریں زائد ہیں ۔ تین پہلی رکعت میں سبحانک اللھم کے بعد اور تین دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے ۔ باقی نماز عام نمازوں کی طرح ہے ۔

## صدقۃ الفطر کا بیان

صدقۃ الفطر اس شخص پر واجب ہے ۔ جس کے پاس ضروریات خانہ کے علاوہ ۵۲½ تولہ چاندی یا اسی قدر وزن کے چاندی کے روپے ہوں یا زیور یا مال یا جائداد یا تجارت کا مال ہو یا ساڑھے سات تولہ سونا ۔ یا اسی قدر وزن کی اشرفیاں یا زیور ہو ۔ یہ ضروری نہیں کہ اس مال پر سارا سال گزر گیا ہو ۔ اگر کسی کے پاس مال بہت ہے ۔ لیکن قرض اس قدر ہے کہ اگر ادا کیا جائے تو ساڑھے باون تولہ چاندی یا اسی قیمت کا اسباب باقی نہیں رہتا تو اس پر صدقہ فطر واجب نہیں جس شخص کے پاس مذکورہ بالا مال یا اس سے زیادہ ہو وہ اپنی طرف سے بھی صدقۃ الفطر ادا کرے اور اپنی چھوٹی نابالغ اولاد کی طرف سے بھی ۔ صدقۃ الفطر ایک آدمی کا بوزن انگریزی پونے دو سیر گندم ہے ۔ یا ان کی قیمت اور جو ساڑھے تین سیر ہے ۔ اپنے عزیز و اقارب سب سے زیادہ مستحق ہیں ۔ ایک شخص کو کئی آدمیوں کا صدقۃ الفطر دیا جائے تو درست ہے ۔ اور ایک آدمی کا صدقۃ الفطر کئی محتاجوں کو دیدیں تو وہ بھی درست ہے ۔ عید کی نماز سے پہلے ادا کرنا بہت زیادہ ثواب کا باعث ہے ۔ جس نے عذر سے یا غفلت سے روزے نہیں رکھے اس پر بھی صدقۃ الفطر واجب ہے بشرطیکہ مذکورہ بالا مقدار میں مال رکھتا ہو ۔ صدقۃ الفطر مؤذن یا امام وغیرہ کو اجرت میں دینا جائز نہیں اور مسجد کی تعمیر اور اس کے مصارف میں لگانا بھی درست نہیں ۔

## ترکیب نماز عید

پہلی تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ کر سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ آخر تک پڑھے اور دوسری و تیسری تکبیر میں ہاتھ چھوڑ دیئے جائیں ۔ اور چوتھی تکبیر میں ہاتھ پھر باندھ لئے جائیں

امام فاتحہ و سورت پڑھے اور مقتدی خاموش رہیں ۔ دوسری رکعت میں بعد فاتحہ و سورت کے تین بار تکبیر کہیں اور پھر ہاتھ اٹھا کر چھوڑتے رہیں اور چوتھی تکبیر پر رکوع کریں ۔ اس نماز کا وقت آفتاب بلند ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے اور زوال سے پہلے تک رہتا ہے ۔ بعد نماز امام خطبۂ ماثورہ پڑھے اور مقتدی خاموشی کے ساتھ سنیں

---

حدیث صحیح میں بروایت ثوبان رضؓ آیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے روزے رکھے رمضان کے اور چھ روزے اس کے بعد تو اس کو تمام سال کے روزے حاصل ہونگے ۔ (یعنی ثواب)

# عید اور عید کے بعد

جناب عبدالرشید صاحب لدھیانوی موہن پورہ راولپنڈی

عید کا دوگانہ اور زبانوں پر حمد و تکبیر کا ترانہ (اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد) اس بات کی علامت ہے کہ آج پروردگار عالم کی کوئی بڑی نعمت تکمیل پذیر ہوئی ہے۔ جس کا حق ہے کہ انسان سجدۂ شکر ادا کرے اور حمد و ثنا کے نغموں سے زمین و آسمان کی وسعتوں کو بھر دے۔ یقیناً ایک بڑی اور بہت بڑی نعمت تھی۔ جس کے اتمام کی خوشخبری لے کر عید کا آفتاب طلوع ہوا۔ اور اس کی حق شناسی کا تقاضا بھی یہی تھا۔ یہ نعمت "ماہ رمضان" اور اس کے خاص عبادتی نظام کی نعمت تھی جو انسان کو "تقوٰے" کی راہ پر ڈالنے اور اس راہ کی مشکلات کو آسان بنانے کا خصوصی امتیاز رکھتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ (البقرہ)

ترجمہ۔ اے ایمان لانے والو فرض قرار دیئے گئے ہیں تم پر روزے جیسے کہ تم سے پہلے اہل ایمان پر فرض کئے گئے تھے۔ تاکہ تم صاحب تقوٰے بن سکو ——

وہ تقوٰے جو انسانی سعادت کی معراج یا کہئے کہ اسکی تمام سعادتوں کا زینہ ہے۔ اِنْ اَوْلِيَاؤُهٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ ۝ اس کی دوستی تو بس ارباب تقوٰے ہی کا حصہ ہے۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ۔ ترجمہ جو لوگ ایمان لائے (اور اپنے رب سے) ڈرتے رہے۔ انہیں کے لئے پروانۂ خوشنودی ہے۔ حیات دنیا میں بھی اور آخرت کی زندگی میں بھی۔ اس سے بڑھ کر کون سی سعادت و سرفرازی ہے جو ایک خداشناس تصور میں بھی لا سکے؟ اور جو دو تقوٰے اسس وجود خاکی پر منتہائے سعادت کے دروازے کھولتا ہو۔ بلکہ یوں کہئے کہ خود منتہائے سعادت ہو۔ وہ جن اوقات اور جن نظام اوقات کی برکت سے ارزانی ہو کیا شبہ ہے ان اوقات اور نظام اوقات کے نعمت اور کمال نعمت ہونے میں، حق ہے جتنا بھی شکر اس نعمت کا ادا کیا جائے اور جس قدر ممکن ہو زبان و دل سے اس کا اعتراف کیا جائے۔ مگر یہ عجیب بات ہے کہ انسان جن پہلو سے رمضان اور اس کے خاص عبادتی نظام کو عظیم نعمت سمجھتا اور تشکر و اعتراف کے اعلےٰ ترین مظاہر پیش کرتا ہے۔ اس مظاہرۂ شکر و اعتراف کے معاً بعد سے ہی اپنے عمل سے یہ ثابت کرنے لگتا ہے کہ اس نے اسس پہلو سے رمضان اور اس کے مخصوص عبادتی نظام سے کوئی فیض نہیں حاصل کیا! —— بے شک کچھ اللہ کے بندے ہیں جو اس سے مستثنیٰ ہیں۔ مگر اکثریت کا یہی حال ہے چھوڑ دیجئے ان کو جو رمضان کے عبادتی نظام میں کوئی حصہ نہیں لیتے کہ انکی بات تو بالکل صاف ہے۔ لیکن جن کا یہ حال نہیں ہے اُن کا جائزہ لیجیے۔ جو ہمیشہ نماز پڑھنے کے تو عادی نہیں تھے مگر رمضان میں نماز اور تراویح کی پابندی کرنے لگے تو عید کی نماز پڑھتے ہی انہوں نے مسجدوں سے اس طرح رُخ پھیر لیا۔ جیسے کبھی کوئی آشنا ہی نہیں تھی جو نمازوں کے عادی تو تھے مگر زیادہ اہتمام سے کام نہ لیتے تھے۔ انہوں نے اگر رمضان میں اس اہتمام کی سعی کی تو رمضان گزرتے ہی اس اہتمام سے بیگانہ ہو گئے۔ جو سال بھر احکام الٰہی سے لاپرواہی برتتے رہے تھے۔ وہ ماہ رمضان میں بعض احکام سے اعتنا کرنے کے بعد پھر اسی بے اعتنائی کی طرف لوٹ گئے۔ جنھوں نے غیبت جھوٹ وغیرہ کم کر دیا تھا وہ اپنی کسر پوری کرنے میں لگ گئے۔ جنہوں نے فواحش سے بچنے کی کوشش کی تھی۔ وہ اس کوشش کو بھول گئے اور جو شریعت کی حرام کردہ تفریحات (مثلاً سینما بینی) سے اجتناب کئے ہوئے تھے۔ وہ دوگانہ ادا کرتے ہی اس اجتناب کو خیرباد کہہ گئے جہاں تک خدا کے دیئے ہوئے اس تربیتی پروگرام کا تعلق ہے۔ یقیناً ہم نہیں سوچ سکتے کہ اس میں اثر نہیں۔ اگر اس میں اثر نہیں تو دنیا کے کسی اور پروگرام میں تقوٰے آفرینی کا اثر نہیں ہو سکتا لیکن ہمارے حق میں جو یہ بے اثر نظر آ رہا ہے۔ اسکی وجہ خود ہمارے اندر اس شرط کا فقدان ہے جو ایسے کسی پروگرام سے فیض پانے کے لئے قدرتاً ضروری ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ہم پر روزے فرض کرتے ہوئے اسکی غایت بتائی تھی کہ مہینہ بھر کے اس سالانہ پروگرام سے زندگی میں تقوٰی کی شان پیدا ہونے کی امید ہے۔ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (ترجمہ۔ تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جیسا کہ تم سے پہلے اہل ایمان پر فرض کئے گئے تھے۔ تاکہ تم تقوٰے کی شان سے زندگی گزار سکو)۔ ہم نے روزے تو رکھے اور ان کا احترام بھی کرنے کی کوشش کی۔ مگر انکی فرضیت کے مقصد کی طرف ہمارا ذہن شاید ہی متوجہ ہوا ہو۔ بس یہی اس بے اثری کا راز ہے کہ ہم پھر چار دن بھی اس تقوٰی کی شان سے نہ گزار سکے۔ جتنا رمضان کے ایام میں ہم نے اختیار کر لیا تھا۔ انسان جب کسی اعلےٰ مقصد کی خاطر کوئی مشقت جھیلتا ہے تو فطری طور پر تھوڑے بہت دن تو ضرور اس مقصد کا پاس کرتا ہے۔ ہم اگر یہ سمجھتے کہ خدا نے بھوک اور پیاس کی مشقت دے کر محض اپنی بندگی کا خراج ہم سے وصول نہیں کیا۔ بلکہ اس مشقت کو اپنی عبادت کا مرتبہ دیکر ہماری زندگی کا ڈھنگ سنوارنے کیلئے اس کو فرض کیا ہے تو اسکی ادائیگی میں جہاں ہم ادائے فرض کا احساس اپنے اندر پاتے۔ وہاں یہ جذبہ بھی آپ سے آپ ہمارے اندر اُبھرتا کہ اس مشقت کا وہ نتیجہ بھی ہمیں حاصل ہونا چاہیئے۔ جس کے لئے اسے فرض کیا گیا ہے۔ اس طرح رمضان گزار کر ہمارا حال یہ نہ ہوتا کہ گویا ایک قرض تھا۔ جسے اُتار کر چھٹی ہو گئی۔ بلکہ ذہن اس طرح کام کرتا کہ اس مشقت کا تقاضا کیا ہے جو ایک دو دن نہیں بلکہ پورے تیس دن تقوٰے کی اعلےٰ مشق کرتے ہوئے اٹھائی گئی ہے اور اس ذہن کے ساتھ یہ حال کسی طرح ممکن نہ تھا کہ ادھر

رمضان شریف ختم ہوا اور ادھر ع

جو پڑھا لکھا تھا نیاز نے اُسے صاف دل سے بھلا دیا

الغرض عید خوشی مسرت اور شادمانی کا دن ہے اور اسکے پروگرام میں سب سے نمایاں اور سب سے اہم چیز دوگانۂ شکر اور زمزمۂ حمد و تکبیر ہے۔ لیکن آخر یہ خوشی کس چیز کی ہے؟ کیا کوئی موسمی ترنگ تھی؟ جس نے بعض ہمسایہ قوموں کی طرح ہمارے جذبات کیف و سرور کو چھیڑ کر موسم کے ایک خاص دن کو یوم عید کی شکل دیدی؟ یا کوئی قومی فتح کا دن تھا جسکی یادگار ہم منا رہے ہیں یقیناً ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ ناواقف سے ناواقف مسلمان بھی رمضان کے ساتھ عید کے کھلے تعلق کی وجہ سے کسی نہ کسی درجہ میں اصل بات کو سمجھتا ہے۔ کم از کم یہی سمجھتا ہے کہ یہ رمضان المبارک کی خوشی کا اختتام۔ تو رمضان کی خصوصیت شب و روز کی عبادت کے سوا کیا تھی؟ پھر کیا اس سخت عبادت پر خوشی کا نتیجہ یہی ہونا چاہیئے تھا کہ ہم سال بھر کی ہلکی عبادتوں سے بھی منہ موڑ لیں —— آؤ سال کے باقی گیارہ مہینے بھی تقوٰے اور عبادات و اطاعت والی زندگی کے ساتھ گزارنے کا ہم سب عہد کریں جو روزے کا اصل مقصد اور منشائے خداوندی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اس مقصد میں سب کا مددگار ہو۔ وَيَهْدِيْ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ۝ ترجمہ۔ اور جو رخ کرلیتا ہے اللہ کی طرف اللہ اس کو راستے پر لگا ہی دیتا ہے

# پتھروں کی بارش

جناب الحاج عبدالرحمن صاحب لدھیانوی شیخوپورہ

لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے بھتیجے ہیں جو ان کے ساتھ عراق سے ہجرت کر کے ملک شام میں تشریف لائے اور خدا کی طرف سے سدوم اور اس کے گردو نواح کی بستیوں کی طرف مبعوث ہوئے تاکہ اُن کی اصلاح فرمائیں اور اُن گندے خلاف فطرت اور بے حیائی کے کاموں سے باز رکھیں۔ جن میں وہاں کے لوگ مبتلا تھے۔ نہ صرف مبتلا بلکہ اس بے حیائی کے موجد تھے۔ ان سے پیشتر جہان میں اس بیماری سے کوئی واقف نہ تھا۔ اولاً یہ ملعون حرکت شیطان نے سدوم والوں کو سجھائی اور وہیں کے دوسرے مقامات میں پھیلی۔ حضرت لوط علیہ السلام نے اس ملعون وشنیع حرکت کے عواقب پر متنبہ کیا اور اس گندگی کو دنیا سے مٹانا چاہا۔

موجودہ بائبل کے جمع کرنے والوں کی شرمناک جسارت پر ماتم کرنا پڑتا ہے کہ ایسے پاکباز اور معصوم پیغمبر کی نسبت جو دنیا کو بے حیائی اور گندگی سے پاک کرنے کے لیئے آیا تھا۔ ایسی سخت ناپاک حرکتیں منسوب کیں۔ جن کے سننے سے حیادار آدمی کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

## اغلام بازی اور لواطت کے بانی

وَ لُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ○ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ○ وَ مَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ○ فَاَنْجَيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ○ وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ○ سورہ اعراف پ ۸ ع ۱۷۔ ترجمہ۔ اور لوطؑ کو بھیجا۔ جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا تم ایسی بے حیائی کرتے ہو۔ کہ تم سے پہلے اسے جہان میں کسی نے نہیں کیا۔ بے شک تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے شہوت رانی کرتے ہو۔ بلکہ تم حد سے بڑھنے والے ہو اور اس کی قوم نے کوئی جواب نہیں دیا۔ مگر یہی کہا کہ انہیں اپنے شہر سے نکال دو۔ یہ لوگ بہت ہی پاک بننا چاہتے ہیں۔ پھر ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو سوائے اسکی بیوی کے بچا لیا۔ کہ وہ وہاں کے رہنے والوں میں رہ گئی اور ہم نے ان پر مینہ برسایا پھر دیکھئے گنہگاروں کا کیا انجام ہوا۔

(تفسیر) لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کو کہا صرف یہی نہیں کہ تم ایک گناہ کے مرتکب ہو رہے ہو۔ بلکہ اس خلافِ فطرت فعل کا کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ تم انسانیت کی حدود سے بھی باہر نکل چکے ہو۔ آخری بات قوم نے یہی کہی کہ جب ہم سب کو یہ گندہ سمجھتے ہیں اور آپ پاک بننا چاہتے ہیں تو گندوں میں پاکوں کا کیا کام، لہٰذا انہیں اپنی بستی ہی سے نکال دینا چاہیئے کہ یہ روز روز کی رکاوٹ ختم ہو۔ خیر وہ ملعون تو کیا نکالتے۔ ہاں حق تعالےٰ نے لوطؑ اور ان کے متعلقین کو عزت و عافیت کے ساتھ صحیح سالم ان بستیوں سے نکال لیا۔ لوط علیہ السلام کے متعلقین میں سے صرف ان کی بیوی آپ سے علیحدہ رہی اور معذبین کے ساتھ ہلاک ہوئی۔ کیونکہ اس کا ساز باز اُنہیں کے ساتھ تھا لوط علیہ السلام کے یہاں جو مہمان وغیرہ آتے انکی اطلاع بھی کیا کرتی اور ان کو بدکاری کی ترغیب دیتی تھی۔ بہر حال عذاب ان سب پر آیا۔ جو اس مہلک مرض میں مبتلا تھے۔ اور نہایت ڈھٹائی کے ساتھ نبی کا مقابلہ اور تکذیب کرتے تھے یا جو کفر و فحش کے طریق میں اُنکے معین و مددگار تھے۔ دوسری جگہ مذکور ہے کہ بستیاں الٹ دی گئیں اور پتھروں کا مینہ برسایا گیا۔ بعض آئمہ کے نزدیک آج بھی لوطی کی سزا یہ ہے کہ کسی پہاڑ وغیرہ بلند مقام سے اُسے گرایا جائے اور اوپر سے پتھر مارے جائیں اور سخت بدبودار گندی جگہ میں مقید کیا جائے۔

گناہ کرتے وقت اس کا انجام سامنے نہیں آتا۔ جلدی کرنے والا شہوت و لذت کے غلبہ میں وہ بات کر گذرتا ہے جو عقل و انسانیت کے خلاف ہے۔ لیکن عقلمند کو چاہیئے کہ دوسروں کے واقعات سن کر عبرت حاصل کرے اور بدی کے انجام کو ہمیشہ پیش نظر رکھے۔

## بد فعلی کی سزا بستیوں کا اُلٹا یا جانا اور پتھروں کی بارش برسانا

(۲) وَ لَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَ ضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّ قَالَ هٰذَا یَوْمٌ عَصِیْبٌ ○ وَ جَآءَهٗ قَوْمُهٗ یُهْرَعُوْنَ اِلَیْهِ ؕ وَ مِنْ قَبْلُ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ قَالَ یٰقَوْمِ هٰۤؤُلَآءِ بَنَاتِیْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ لَا تُخْزُوْنِ فِیْ ضَیْفِیْ ؕ اَلَیْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِیْدٌ ○ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِیْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَ اِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِیْدُ ○ قَالَ لَوْ اَنَّ لِیْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِیْۤ اِلٰى رُكْنٍ شَدِیْدٍ ○ قَالُوْا یٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ یَّصِلُوْۤا اِلَیْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ وَ لَا یَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِیْبُهَا مَاۤ اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ اَلَیْسَ الصُّبْحُ بِقَرِیْبٍ ○ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِیَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَیْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّیْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ○ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَ مَا هِیَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ بِبَعِیْدٍ ○ پ ۱۲ ع ۷۔ سورہ ہود۔ ترجمہ اور جب ہمارے بھیجے ہوئے لوطؑ کے پاس پہنچے تو وہ ان کے آنے سے غمگین ہوا اور دل میں تنگ ہوا۔ اور کہا آج کا دن بڑا سخت ہے اور اُس کے پاس اس کی قوم بے اختیار دوڑتی آئی۔ اور یہ لوگ پہلے ہی سے بُرے کام کیا کرتے تھے۔ کہا۔ اے میری قوم! یہ میری بیٹیاں تمہارے لئے پاک ہیں سو تم اللہ سے ڈرو اور میرے مہمانوں میں مجھے ذلیل نہ کرو۔ کیا تم میں کوئی بھی بھلا آدمی نہیں۔ انہوں نے کہا۔ البتہ تحقیق تو جانتا ہے کہ ہمیں تیری بیٹیوں سے کوئی غرض نہیں اور تجھے معلوم ہے جو ہم چاہتے ہیں۔ کہا کاش کہ مجھے تمہارے مقابلہ کی طاقت ہوتی یا میں کسی زبردست سہارے کی پناہ جا لیتا۔ فرشتوں نے کہا اے لوطؑ! بے شک ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں

یہ تم تک ہرگز نہ پہنچ سکیں گے۔ سو کچھ حصہ رات رہے اپنے لوگوں کو لیکر نکل اور تم میں سے کوئی مڑ کر نہ دیکھے مگر تیری عورت کہ اس پر بھی وہی بلا آنے والی ہے جو ان پر آئے گی۔ ان کے وعدے کا وقت صبح ہے۔ کیا صبح کا وقت نزدیک نہیں ہے۔ پھر جب ہمارا حکم پہنچا تو ہم نے وہ بستیاں الٹ دیں اور اس کی زمین پر کھنگر کے پتھر برسانا شروع کئے جو لگاتار گر رہے تھے۔ جن پر تیرے رب کے ہاں سے خاص نشان بھی تھا اور یہ بستیاں ان ظالموں سے کچھ دور نہیں ہیں۔

تفصیل۔ فرشتے نہایت حسین و جمیل۔ بے ریش و بروت نوجوانوں کی شکل میں تھے شروع شروع میں حضرت لوطؑ نے نہ پہچانا کہ فرشتے ہیں۔ معمولی مہمان سمجھے۔ ادھر اس قوم کی بے حیائی اور خوئے بد بھی معلوم تھی۔ سخت فکر مند اور تنگدل ہوئے کہ یہ بدمعاش مہمانوں کا پیچھا کریں گے۔ مہمانوں کو چھوڑنا بھی مشکل اور ان خبیثوں کے ہاتھوں سے چھڑانا بھی دشوار۔ گویا ساری قوم سے لڑائی مول لینا ہے۔

اس قوم کو نامعقول حرکتوں اور خلاف فطرت فواحش کی جو عادت پڑی ہوئی تھی۔ کہاں چین سے بیٹھنے دیتی۔ وہ ایسے خوبصورت لڑکوں کی خبر پاتے ہی نہایت بے حیائی کے ساتھ لوط علیہ السلام کے مکان پر اندھا دھند چڑھ دوڑے اور پوری قوت و شدت سے مطالبہ کیا کہ مہمان ان کے حوالے کر دیئے جائیں۔ کیونکہ ہم پہلے ہی منع کر چکے ہیں کہ تم کسی مرد کو اپنا مہمان نہ بنایا کرو۔ یہاں آنے والے مہمانوں کو ہم پر چھوڑ دو۔ ہم جو چاہیں کریں۔

## حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کو نصیحت اور جائز و مشروع طریق کی رہنمائی

حضرت لوطؑ نے مہمانوں کی آبرو بچانے کیلئے ہر قسم کی کوشش کی۔ آخری بات اس شہوت پرست قوم سے یہ کہی کہ ظالمو! یہ میری بیٹیاں تمہارے لئے حاضر ہیں۔ نکاح ہو جانے پر ان سے بطریق حلال تمتع کر سکتے ہو۔ جو نہایت پاکیزہ اور شائستہ طریقہ ہے۔ خدا سے ڈرنا چاہیئے کہ پاک اور مشروع طریقہ کو چھوڑ کر ایسے خلاف فطرت گندے کاموں میں مبتلا ہوتے ہو۔ کم از کم میری ہی رعایت کرو کہ میں ان مقدس مہمانوں کے سامنے شرمندہ اور رسوا نہ ہوں۔ مہمان کی بےعزتی میزبان کی بےعزتی ہے۔ کیا تم میں سے ایک شخص بھی نہیں جو سیدھی سادھی باتوں کو سمجھ کر نیکی اور تقوے کی راہ اختیار کرے۔

لوطؑ کا مقصد اس قول سے نکاح وغیرہ کچھ نہ تھا۔ بلکہ انکی زیادتیوں سے عاجز ہو کر مہمانوں کی آبرو بچانے کی دھن میں انتہائی تواضع سے یہ لفظ کہے۔ تاکہ ان میں غیرت و حیا کا کچھ شائبہ اور آدمیت کا کوئی ذرہ بھی موجود ہو تو یہ لفظ سن کر جھینپ جائیں اور نرمی اختیار کریں۔ مگر وہ ایسے حیادار کاہے کو تھے۔ کان پر جوں بھی نہ رینگی۔ پہلے سے زیادہ بےباک ہو کر بے غیرتی کا مظاہرہ کرنے لگے۔ کہنے لگے تو پھر اتنی حجت و تکرار کیوں کر رہا ہے۔ ہم اپنا ناپاک ارادہ پورا کئے بغیر نہ ہٹیں گے۔

## حضرت لوطؑ کی بے بسی اور گھبراہٹ

لوط علیہ السلام کی زبان سے انتہائی گھبراہٹ اور پریشانی میں بے ساختہ یہ الفاظ نکلے کہ کاش مجھ میں بذات خود تم سب سے لڑنے اور مقابلہ کرنے کی طاقت ہوتی یا کوئی طاقتور اور مضبوط پناہ دینے والا ہوتا۔ یعنی میرا کنبہ اور جتھا ہوتا۔ حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا لوطؑ پر رحم فرمائے۔ بیشک وہ مضبوط و مستحکم پناہ حاصل کر رہے تھے یعنی خداوند قدوس کی۔ مگر اس وقت سخت گھبراہٹ اور بیحد تنگی کی وجہ سے ادھر خیال نہ گیا۔ بے ساختہ ظاہری اسباب پر نظر گئی۔ لوطؑ کے بعد جو انبیاء مبعوث ہوئے سب بڑے جتھے اور قبیلے والے تھے۔

## فرشتہ کے پر ہلانے سے اندھے ہوگئے

جب لوطؑ کے اضطراب اور قلق کی حد ہو گئی۔ تب مہمانوں نے کہا کہ حضرت! آپ کس فکر میں ہیں، مطلق پریشان نہ ہوں۔ ہم خدا کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں جو ان کو تباہ اور ہلاک کرنے کے لئے آئے ہیں۔ یہ خبیث ہمارا تو کیا بگاڑ سکتے۔ آپ تک بھی نہ پہنچ سکیں گے۔

تفاسیر میں ہے کہ وہ شریر لوگ دروازہ توڑ کر یا دیوار پھاند کر اندر گھسے جاتے تھے۔ تب جبرئیلؑ نے خدا سے اجازت لے کر لوط علیہ السلام کو علیحدہ بٹھا دیا اور ایک ذرا بازو ان ملعونوں کی طرف ہلایا۔ جو سب کے سب نپٹ اندھے ہو گئے۔ اور کہنے لگے کہ بھاگو لوطؑ کے مہمان تو بڑے جادوگر معلوم ہوتے ہیں اور فرشتوں نے کہا صبح کو عذاب آنے والا ہے۔ تھوڑی رات رہے آپ اپنے متعلقین کو لے کر یہاں سے تشریف لے جایئے اور اپنے ہمراہیوں کو ہدایت کر دیجئے کہ جلدی کریں اور کوئی پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھے۔ ہاں تیری عورت کہ وہ ساتھ نہ جائے گی یا پیچھے پھر کر دیکھیگی۔ اس طرح اس عذاب کی لپیٹ میں آ جائیگی جو سب قوم کو پہنچنے والا ہے۔ کہتے ہیں اسی عورت نے قوم کو مہمانوں کی آمد سے مطلع کیا تھا۔ کہنے لگے خوش ہو جایئے۔ اب ان ظالموں کے ہلاک ہونے میں کچھ دیر نہیں ہے۔ صبح ہوتے ہی سب کا صفایا ہو جائے گا۔ جبرئیل نے ان بستیوں کو اٹھا کر آسمان کے قریب سے نیچے پٹک دیا۔ اس طرح سب بستیاں تہ و بالا ہو گئیں۔ پھر ان کی ذلت اور رسوائی کی پوری تکمیل کے لئے اوپر سے جھانوے اور پتھر برسائے گئے۔ شہر کی آبادی سے الگ جو افراد اس قوم کے جس جگہ تھے۔ پتھروں سے ہلاک کئے گئے۔ پتھر مسلسل یکے بعد دیگرے برس رہے تھے۔

تنبیہ۔ جو سزا اس قوم کو اوپر نیچے کرنے کی ملی وہ انکی شرمناک حرکت سے ظاہری مناسبت بھی رکھتی ہے

(شیخ الاسلام حضرت مولانا عثمانیؒ)

(۳) فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ِۨالْمُرْسَلُوْنَ ۝ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝ قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ۝ وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝

پ ۱۴ ع ۵ سورۃ الحجر ترجمہ۔ پھر جب لوطؑ کے گھر فرشتے پہنچے۔ کہا بے شک تم اجنبی لوگ ہو انہوں نے کہا۔ بلکہ ہم تیرے پاس وہ چیز لے کر آئے ہیں۔ جس میں وہ جھگڑتے تھے اور ہم تیرے پاس پکی بات لائے ہیں اور بیشک ہم سچ کہتے ہیں۔ پس تم اپنے گھر والوں کو کچھ رات رہے لے نکلو اور تو ان کے پیچھے چل اور تم میں سے کوئی مڑ کر نہ دیکھے اور چلے جاؤ جہاں تمہیں حکم ہے اور ہم نے لوطؑ کو قطعی طور پر یہ بات واضح کر دی تھی کہ صبح ہوتے ہی ان کی جڑ کاٹ دی جائیگی اور شہر والے خوشیاں کرتے ہوئے آئے۔ لوطؑ نے کہا یہ لوگ میرے مہمان ہیں سو مجھے ذلیل نہ کرو اور اللہ سے ڈرو اور مجھے بے آبرو نہ کرو۔ انہوں نے کہا کیا ہم نے تمہیں دنیا بھر کی حمایت سے منع نہیں کیا ہے۔ کہا یہ میری بیٹیاں حاضر ہیں۔ اگر تم کرنے والے ہو۔ تیری جان کی قسم ہے وہ اپنی مستی میں

اندھے ہو رہے تھے۔ پھر دن نکلتے ہی انہیں ہولناک آواز نے آ لیا۔ پھر ہم نے ان بستیوں کو زیر و زبر کر دیا اور ان پر کنکر کے پتھر برسائے۔ بے شک اس واقعہ میں اہل بصیرت کے لئے کئی نشانیاں ہیں۔

(مطلب) لوط علیہ السلام کو ملائکہ کے ذریعہ سے ہم نے اپنا قطعی فیصلہ سنا دیا کہ عذاب کچھ دور نہیں۔ ابھی صبح کے وقت اس قوم کی بالکل جڑ اکھیڑ دی جائیگی۔ شائد یہ مطلب ہو کہ صبح ہوتے ہی عذاب شروع ہو جائے گا۔ اور اشراق تک سب معاملہ ختم کر دیا جائے گا۔

## حضرت لوطؑ اور اُسکی قوم کا تکرار

جب قوم نے سنا کہ لوط علیہ السلام کے یہاں بڑے حسین اور جمیل لڑکے مہمان ہیں تو اپنی عادت بد کی وجہ سے بڑے خوش ہوئے اور دوڑتے ہوئے اُن کے مکان پر آئے اور لوطؑ سے مطالبہ کیا کہ انہیں ہمارے حوالہ کر دو۔ انہوں نے کہا کہ مجھے رسوا نہ کرو۔ کیونکہ مہمان کی فضیحت میزبان کی رسوائی ہے خدا سے ڈر کر یہ بے حیائی کے کام چھوڑ دو۔ اور اجنبی مہمانوں کو دق مت کرو۔ آخر میں تم میں رہتا ہوں۔ میری آبرو کا تمہیں پاس کرنا چاہیئے۔ میں مہمانوں کی نظر میں کس قدر حقیر ہونگا۔ جب یہ سمجھیں گے کہ بستی میں ایک آدمی بھی ان کی عزت نہیں کرتا۔ نہ ان کا کہا مانتا ہے۔ کہنے لگے کہ ہم بے آبرو نہیں کرتے۔ آپ خود بے آبرو ہوتے ہیں جب ہم منع کر چکے کہ تم کسی اجنبی کو پناہ مت دو۔ نہ اپنا مہمان بناؤ۔ ہم کو اختیار ہے باہر سے آنے والوں کے ساتھ جس طرح چاہیں پیش آئیں۔ پھر آپ کو کیا ضرورت پیش آئی کہ خواہ مخواہ ان نوجوانوں کو اپنے یہاں ٹھہرا کر رسوا ہوئے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ لوگ ہمیشہ اجنبی مسافروں کو اپنے بُرے افعال کا تختۂ مشق بناتے ہوں گے اور حضرت لوط علیہ السلام اپنے مقدور کے موافق غریب مسافروں کی حمایت اور ان بدبختوں کی نالائق حرکتوں سے باز رکھتے ہونگے۔ لوط علیہ السلام نے کہا بے شک تم نے مجھ کو اجنبی لوگوں کی حمایت سے روکا۔ لیکن میں پوچھتا ہوں آخر اس روکنے کا منشاء کیا ہے؟ یہی نہ کہ میں تمہاری خلاف فطرت شہوت رانی کے راستہ میں حائل ہوتا ہوں تو خود غور کرو کیا قضائے شہوت کے حلال مواقع تمہارے سامنے موجود نہیں جو ایسی بیہودہ حرامکاری کے مرتکب ہوتے ہو۔ تمہاری بیویاں جو میری بیٹیوں کے برابر ہیں۔ تمہارے گھروں میں موجود ہیں۔ اگر تم میرے کہنے کے موافق عمل کرو اور قضائے شہوت کے مشروع و معقول طریقہ پر چلو۔ تو حاجت براری کے لئے وہ کافی ہیں۔ یہ کیا آفت ہے کہ حلال اور ستھری چیز کو چھوڑ کر حرام کی گندگی میں ملوث ہوتے ہیں۔

حق تعالٰے نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا۔ تیری جان کی قسم لوطؑ کی قوم غفلت اور مستی کے نشہ میں بالکل اندھی ہو رہی تھی۔ وہ بڑی بے پروائی سے حضرت لوطؑ کی نصیحت بلکہ لجاجت کو ٹھکرا رہے تھے۔ ان کو اپنی قوت کا نشہ تھا۔ شہوت پرستی نے ان کے دل و دماغ مسخ کر دیئے تھے۔ وہ بڑے امن و اطمینان کے ساتھ پیغمبر خدا سے جھگڑ رہے تھے۔ نہیں جانتے تھے کہ صبح تک کیا حشر ہونے والا ہے۔ تباہی اور ہلاکت کی گھڑی ان کے سر پر منڈلا رہی تھی وہ لوطؑ کی باتوں پر ہنستے تھے اور موت انہیں دیکھ کر ہنس رہی تھی۔

## مقام عبرت

دھیان کرنے اور پتہ لگانے والوں کے لئے قوم لوط کے قصہ میں عبرت کے بہت نشان موجود ہیں۔ انسان سمجھ سکتا ہے۔ کہ بدی اور سرکشی کا انجام کیسا ہوتا ہے۔ خدا کی قدرت عظیمہ کے سامنے ساری طاقتیں ہیچ ہیں اسکی لاٹھی میں آواز نہیں۔ اس کی مہلت پر آدمی مغرور نہ ہو۔ نہ پیغمبروں کے ساتھ ضد اور عداوت باندھے۔ ورنہ ایسا ہی حشر ہوگا۔

مکہ سے شام کو جاتے ہوئے ان الٹی ہوئی بستیوں کے کھنڈرات نظر آتے تھے۔ اُن کھنڈرات کو دیکھ کر بالخصوص مومنین کو عبرت ہوتی ہے۔ کیونکہ وہی سمجھتے ہیں کہ اس قوم کی بدکاری اور سرکشی کی سزا میں یہ بستیاں الٹی گئیں۔ مومنین کے سوا دوسرے لوگ تو ممکن ہے انہیں دیکھ کر محض بخت و اتفاق یا اسباب طبعیہ کا نتیجہ قرار دیں (حضرت مولانا عثمانیؒ)

(۴) كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ ۝ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ لُوطٌ أَلَا تَتَّقُونَ ۝ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۝ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِينَ ۝ وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ ۚ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ ۝ قَالُوا لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ يَا لُوطُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِينَ ۝ قَالَ إِنِّي لِعَمَلِكُمْ مِنَ الْقَالِينَ ۝ رَبِّ نَجِّنِي وَأَهْلِي مِمَّا يَعْمَلُونَ ۝ فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ۝ إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ ۝ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ ۝ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا ۖ فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ ۝ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝

پ۱۹ ع ۱۲ سورۃ الشعراء۔ لوط کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا۔ جب انہیں ان کے بھائی لوطؑ نے کہا۔ کیا تم ڈرتے نہیں۔ میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں۔ پس اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔ اور میں تم سے اس پر کوئی مزدوری نہیں مانگتا۔ میری مزدوری تو صرف رب العالمین کے ذمہ ہے۔ کیا تم دنیا کے لوگوں میں لڑکوں پر گرے پڑتے ہو اور تمہارے رب نے جو تمہارے لئے بیویاں پیدا کر دی ہیں انہیں چھوڑ دیتے ہو۔ بلکہ تم حد سے گزرنے والے لوگ ہو۔ کہنے لگے اے لوطؑ اگر تو ان باتوں سے باز نہ آیا تو ضرور تو نکال دیا جائے گا۔ کہا میں تو تمہارے کام سے سخت بیزار ہوں۔ اے میرے رب مجھے اور میرے گھر والوں کو اس کے وبال سے نجات دے جو وہ کرتے ہیں۔ پھر ہم نے اسے اور اس کے سارے کنبے کو بچا لیا۔ مگر ایک بڑھیا جو پیچھے رہ گئی تھی۔ پھر ہم نے اور سب کو ہلاک کر دیا۔ اور ہم نے ان پر مینہ برسایا پھر ڈرائے ہوؤں پر بُرا مینہ برسا۔ البتہ اس میں بڑی نشانی ہے اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں۔ اور بے شک تیرا رب زبردست رحم کرنے والا ہے۔

(۵) وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ ۝ أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِنْ دُونِ النِّسَاءِ ۚ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ۝ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوا آلَ لُوطٍ مِنْ قَرْيَتِكُمْ ۖ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ ۝ فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَاهَا مِنَ الْغَابِرِينَ ۝ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا ۖ فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ ۝ پ۱۹ ع ۱۵ سورۃ النمل ترجمہ اور لوطؑ کو جب اس نے اپنی قوم کو کہا کیا تم بے حیائی کرتے ہو۔ حالانکہ تم سمجھدار

ہو۔ کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں پر خواہش کر کے آتے ہو۔ بلکہ تم لوگ جاہل ہو۔ پھر اس کی قوم کا اور کوئی جواب نہ تھا۔ سوائے اس کے کہ یہ کہا لوطؑ کے گھر والوں کو اپنی بستی سے نکال دو۔ یہ لوگ بڑے پاک بنتے ہیں۔ پھر ہم نے لوطؑ اور اس کے گھر والوں کو سوائے اس کی بیوی کے بچا لیا۔ ہم اس کو پیچھے رہنے والوں میں ٹھہرا چکے تھے اور ہم نے ان پر مینہ برسایا۔ پھر ڈرائے ہوؤں کا مینہ بُرا تھا۔

تفسیر۔ لُوط علیہ السلام نے کہا دیکھتے ہو۔ کیسا بُرا اور گندہ کام ہے۔ تم سمجھتے نہیں اس بے حیائی کا انجام کیا ہونے والا ہے۔ پرلے درجہ کے جاہل اور بیوقوف ہو۔ قوم نے کہا تم اپنے آپ کو بڑا پاک اور صاف بنانا چاہتے ہو۔ پھر ہم ناپاکوں میں تمہارا کیا کام؟ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم نے انہیں تباہ کر کے انہیں بچا لیا۔ حضرت لوط علیہ السّلام کی بیوی جو ان بدمعاشوں کی اعانت کرتی تھی۔ وہ ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ڈھیر ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پتھر برسائے اور شہر کا تختہ اُلٹ دیا۔

(۶) وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۙ وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ۭ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَلَمَّا جَاۗءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝ قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ۭ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ڡ لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ڡ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝ وَلَمَّآ اَنْ جَاۗءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْۗءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ۣ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝ اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰٓي اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَاۗءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝ وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ سورۃ العنکبوت پ ۲۰ ع ۱۶

اور لوطؑ کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ تم وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے کسی نے نہیں کی۔ کیا تم مردوں کے پاس جاتے ہو اور تم ڈاکے ڈالتے ہو اور اپنی مجلس میں بُرا کام کرتے ہو۔ پھر اس کی قوم کے پاس اس کے سوا کوئی جواب نہ تھا کہ تو ہم پر اللہ کا عذاب لے آ اگر تو سچا ہے کہا اے میرے رب ان شریر لوگوں پر میری مدد کر اور جب ہمارے بھیجے ہوئے ابراہیمؑ کے پاس خوشخبری لے کر آئے کہنے لگے۔ ہم اس بستی کے لوگوں کو ہلاک کرنے والے ہیں۔ یہاں کے لوگ بڑے ظالم ہیں۔ کہا اس میں لوطؑ بھی ہے۔ کہنے لگے ہم خوب جانتے ہیں جو اس میں ہے۔ ہم لوط اور اس کے کنبہ کو بچا لیں گے۔ مگر اس کی بیوی وہ پیچھے رہ جانے والوں میں ہوگی۔ اور جب ہمارے بھیجے ہوئے لوطؑ کے پاس آئے تو اسے ان کا آنا بُرا معلوم ہوا۔ اور تنگ دل ہوئے۔ فرشتوں نے کہا۔ خوف نہ کر اور غم نہ کھا۔ بے شک ہم تجھے اور تیرے کنبہ کو بچا لیں گے۔ مگر تیری بیوی پیچھے رہنے والوں میں ہوگی۔ ہم اس بستی والوں پر اس لئے کہ بدکاری کرتے رہے ہیں آسمان سے عذاب نازل کرنے والے ہیں اور ہم نے عقلمندوں کے لئے اس بستی کا نشان نظر آتا ہوا چھوڑ دیا۔

تفسیر۔ حضرت لوط علیہ السلام نے کہا یہ بُرا فعل تم سے پہلے کسی نے نہیں کیا تھا۔ یہی اس کی دلیل ہے کہ فطرت انسانی اس سے نفرت کرتی ہے۔ ایسے خلاف فطرت و شریعت کام کی بنیاد تم نے ڈالی۔ راہ مارنے سے مراد ممکن ہے ڈاکہ زنی ہو۔ یہ بھی ان میں رائج ہوگی۔ یا اسی بدکاری سے مسافروں کی راہ مارتے تھے کہ ڈر کے مارے اس طرف سے ہو کر نہ نکلیں۔ راہ مارنے کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ فطری راستہ کو چھوڑ کر توالد و تناسل کا سلسلہ منقطع کر رہے تھے۔ شاید یہی بدکاری لوگوں کے سامنے کرتے ہوں گے۔ اس بات کی شرم بھی نہ رہی تھی یا کچھ اور ٹھٹھے اور چھیڑ اور بے شرمی کی باتیں کرتے ہوں گے۔ قوم کے لوگ کہنے لگے اگر تم سچے نبی ہو اور واقعی سچ کہتے ہو۔ کہ ہمارے یہ کام خراب اور سزا کے لائق ہیں تو دیر کیا ہے؟ وہ عذاب لے آیئے۔ دوسری جگہ ان کی قوم کا جواب یہی تھا کہ لوطؑ کے گھرانے کو اپنی بستی سے نکال باہر کرو۔ یہ بڑے پاک بننا چاہتے ہیں۔

بہر حال یہ ثابت ہو گیا کہ وہ قوم نہ صرف اس بُرے فعل کی مرتکب اور بانی تھی بلکہ اس کے جاری رکھنے پر اس قدر اصرار تھا کہ نصیحت کرنے والے پیغمبر کو اپنی بستی سے نکالنے پر تیار ہو گئے۔ ان کی فطرت اور طبائع اس قدر مسخ ہو چکی تھیں کہ خوف خدا کا کوئی شائبہ دلوں میں باقی نہ رہا تھا۔ عذاب کی دھمکیوں کا مذاق اُڑاتے تھے اور پیغمبر کے مقابلہ پر آمادہ تھے۔ جرم کی یہی نوعیت ان کے ہلاک کرنے کے لئے کافی تھی۔

لوطؑ کی دُعا پر فرشتوں کو اس بستی کے تباہ کرنے کا حکم ہوا۔ فرشتے اول حضرت ابراہیمؑ کے پاس پہنچے۔ ان کو بڑھاپے میں بیٹے کی بشارت سنائی اور اطلاع دی کہ ہم اس بستی (سدوم) کو تباہ و برباد کرنے کے لئے جا رہے ہیں۔ کیونکہ وہاں کے لوگ کسی طرح اپنی حرکات شنیعہ سے باز نہیں آتے۔ حضرت ابراہیمؑ نے پوچھا کیا لوطؑ کی موجودگی میں اس بستی کو تباہ کیا جائے گا۔ یا انہیں وہاں سے علیحدہ کر کے تعذیب کی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ غالباً حضرت ابراہیمؑ کو از راہ شفقت خیال آیا کہ اگر لوطؑ کی آنکھوں کے سامنے یہ آفت نازل ہوئی تو عجب نہیں کہ عذاب کا ہولناک منظر دیکھ کر وحشت اور گھبراہٹ ...

فرشتوں نے اطمینان دلایا کہ ہم سب کو جانتے ہیں جو وہاں رہتے ہیں۔ اور جو ان میں خدا کے مجرم ہیں۔ تنہا لوطؑ نہیں بلکہ اس کے گھر والوں کو بھی کوئی گزند نہیں پہنچے گا۔ سب کو عذاب کے موقعہ سے علیحدہ کر لیں گے۔ صرف اس کی ایک عورت وہاں رہ جائے گی۔ کیونکہ اس پر بھی عذاب آنا ہے۔

فرشتے نہایت حسین وجمیل امردوں (لڑکوں) کی شکل میں وہاں پہنچے۔ حضرت لوطؑ نے اول پہچانا نہیں۔ بہت تنگدل اور ناخوش ہوئے کہ اب ان مہمانوں کی عزت قوم کے ہاتھ سے کس طرح بچاؤں گا۔ اگر اپنے یہاں نہ ٹھہراؤں تو اخلاق و مروت اور مہمان نوازی کے خلاف ہے۔ ٹھہراتا ہوں تو اس بدکار قوم سے آبرو کس طرح محفوظ رہے گی۔ فرشتوں نے کہا۔ اپنی قوم کی شرارت سے ڈریئے مت یہ کچھ نہیں کر سکتی اور ہمارے بچاؤ کے لئے غمگین نہ ہو۔ ہم آدمی نہیں فرشتے ہیں جو تجھ کو اور تیرے ہم مشرب گھر والوں کو بچا کر

اس قوم کو غارت کرنے کیلئے آئے ہیں انکی اُلٹی ہوئی بستیوں کے نشان مکّہ والوں کو ملک شام کے سفر میں دکھائی دیتے تھے۔

(۷) وَ اِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ۝ وَ بِالَّيْلِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ پ۲۳ ع ۸۔ ترجمہ۔ اور تم گزرتے ہو ان پر صبح کے وقت اور رات کو بھی۔ پھر کیا نہیں سمجھتے؟

یہ مکہ والوں کو فرمایا۔ کیونکہ مکّہ سے شام کو جو قافلے آتے جاتے تھے۔ قوم لوطؑ کی اُلٹی ہوئی بستیاں اُن کے راستہ سے نظر آتی تھیں۔ یعنی دن رات اُدھر گزرتے ہوئے نشان دیکھتے ہیں۔ پھر بھی عبرت نہیں ہوتی۔ کیا نہیں سمجھتے کہ جو حال ایک نافرمان قوم کا ہوا ہے۔ وہ دوسری نافرمان اقوام کا بھی ہو سکتا ہے۔

(۸) كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۢ بِالنُّذُرِ ۝ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ نَّجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ۝ نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ ۝ وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ۝ وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَآ اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ۝ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝ سورۃ القمر پ۲۷ ع ۹

ترجمہ۔ قوم لوطؑ نے بھی ڈرانے والوں کو جھٹلایا تھا۔ بے شک ہم نے ان پر پتھر برسائے سوائے لوطؑ کے گھر والوں کے۔ ہم نے انہیں پچھلی رات نجات دی۔ یہ ہماری طرف سے فضل ہے جو شکر کرتا ہے ہم اسے ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں اور وہ انہیں ہماری پکڑ سے ڈرا چکا تھا۔ پس وہ ڈرانے میں شک کرنے لگے اور البتہ اس سے اس کے مہمانوں کا مطالبہ کرنے لگے تو ہم نے ان کی آنکھیں ہٹا دیں۔ پس (کہا) میرے عذاب اور میرے ڈرانے کا مزہ چکھو اور بیشک صبح کو ان پر ایک عذاب نہ ٹلنے والا آ پڑا۔ پس میرے عذاب اور میرے ڈرانے کا مزہ چکھو۔

(مطلب) حضرت لوطؑ کو انکی قوم نے جھٹلایا اور ایک نبی کی تکذیب سب انبیاءؑ کی تکذیب ہے۔

حضرت لوطؑ پچھلی رات میں اپنے گھر والوں کو لے کر صاف نکل گئے۔ ان کو ہم نے عذاب کی ذرا بھی آنچ آنے نہ دی اور یہی ہماری عادت ہے۔ حق شناس اور شکر گزار بندوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔ لوگ حضرت لوطؑ کی باتوں میں واہی تباہی سمجھے اور جھگڑے کھڑے کر کے جھٹلانے لگے۔ فرشتے جو حسین لڑکوں کی شکل میں آئے تھے ان کو آدمی سمجھ کر اپنے غوئے بد کی وجہ سے قبضہ میں لینا چاہا۔ ہم نے ان کو اندھا کر دیا کہ ادھر ادھر دھکے کھاتے پھرتے تھے کچھ نظر نہ آتا تھا۔ اور کہا لو پہلے اس عذاب کا مزہ چکھو۔ اندھا کرنے کے بعد انکی بستیاں اُلٹ دی گئیں اور اوپر سے پتھر برسائے گئے۔ اس چھوٹے عذاب کے بعد یہ بڑا عذاب تھا۔

## خلاصہ

حضرت لوط علیہ السلام اپنے چچا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ حرّان میں آ رہے تھے کسدیوں کے ملک سے جو بابل تھا۔ ان کے والد حاران انکی صغرسنی میں وفات پا گئے تھے۔ پھر حرّان سے کوچ کر کے ملک کنعان میں طرابلس تک آئے اور اور بیت ایل کے پاس اپنا ڈیرہ قائم کیا جب اس ملک میں قحط پڑا تو یہ سب ملک مصر کو چلے گئے۔ وہاں جا کر لوطؑ اور ابراہیمؑ کے پاس مواشی اور نقد مال بہت کچھ جمع ہوا۔ تب پھر ملک کنعان کو واپس آئے۔ حضرت لوطؑ کو دریائے یردن کی ترائی کا ملک رہنے کو ملا۔ اور وہ شہر سدوم (ملک شام کے جنوب و مشرق میں جھیل مردار کے قریب ہے۔) میں جا کر رہے۔ وہاں کے لوگ بت پرست اور نہایت بدکار تھے۔ ان میں مردوں سے بدفعلی کا رواج تھا۔ عورتوں سے رغبت نہ رکھتے تھے۔ راستوں پر اور عام مجلسوں میں ناپاک اور گھنونے کام بے باکانہ کرتے تھے۔ حضرت لوطؑ ان کو وعظ و پند کرتے تھے۔ مگر یہ کب مانتے تھے اور ان کے ساتھ عمورہ، ضبیان اور ادمہ کے لوگ بھی ایسے ہی بدکار تھے اور یہ بستیاں سدوم کے آس پاس تھیں۔ وہاں کے بعض پہاڑوں میں گندھک کی کان تھی۔ جب حضرت لوطؑ اُن سے عاجز آئے اور بجائے توبہ کے ان کی سرکشی حد سے بڑھ گئی تو تین فرشتے اول حضرت ابراہیمؑ کو امرد لڑکوں کی شکل میں دوپہر کے وقت جبکہ وہ خیمہ کے سامنے بیٹھے تھے نظر آئے حضرت ابراہیمؑ نے ان کی مہمانی کی تیاری کی اور ایک بچھڑا تل کر لائے۔ لیکن اُنھوں نے نہ کھایا۔ تب حضرت ابراہیمؑ ڈر گئے کہ شاید دشمن ہوں۔ کیونکہ اس زمانے میں دشمن اپنے مخالف کا کھانا نہیں کھایا کرتے تھے۔ تب انہوں نے کہا خوف نہ کرو۔ ہم خدا کے فرشتے ہیں۔ سدوم کو غارت کرنے آئے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے کہا۔ وہاں تو لوطؑ بھی اور نیک لوگ بھی ہونگے۔ انہوں نے کہا لوطؑ کو محفوظ رکھیں گے۔ اور وہاں پانچ شخص بھی نیک ہوں گے تو ہم غارت نہ کریں گے۔ پھر وہ وہاں سے چل کر سدوم میں شام کو شہر کے پھاٹک پر حضرت لوطؑ کو ملے اور کہا ہم شب کو تیرے گھر مہمان رہیں گے۔ یہ خبر پا کر سدوم کے جوان سے بوڑھے تک حضرت لوطؑ کے گھر پر چڑھ آئے۔ حضرت لوطؑ نے منت کی اور کہا کہ اگر تمہیں میری بیٹیاں درکار ہوں تو اُن سے نکاح کر لو۔ مگر میرے مہمانوں کو بے عزت نہ کرو۔ آخر نہ مانا۔ کواڑ توڑنے لگے۔ فرشتوں نے حضرت لوطؑ کو اندر کھینچ لیا اور پر جھاڑے جس سے وہ لوگ اندھے ہو گئے۔ فرشتوں نے لوطؑ سے کہہ دیا کہ علی الصبح یہ شہر غارت ہو گا۔ تو اپنے کنبہ کو لے کر راتوں رات نکل جا سو وہ نکل گئے۔ مگر اس کی بیوی جو کافرہ تھی پیچھے رہ گئی سو وہ نمک کا کھنبہ ہو گئی اور صبح کو فرشتوں نے شہر کو الٹ دیا۔ اور پھر گندھک اور آگ برسائی۔ جس کا دھواں حضرت ابراہیمؑ نے دُور سے اُٹھتے دیکھا۔ اس لئے ان بستیوں کو مؤتفکا کہتے ہیں۔ (تفسیر حقانی پ۹ ع ۱۷)

حضرت لوطؑ کی صرف دو بیٹیاں تھیں اور کوئی اولاد پیدا نہیں ہوئی۔ ان کی قوم میں اغلام بازی کی عادت بد تھی۔ آپ ان کو بہت سمجھاتے۔ مگر وہ کب ماننے والے تھے۔ لوگ فرشتوں کو حسین لڑکوں کی شکل میں دیکھ کر ان کے گھر گھس آئے۔ حضرت لوطؑ ان کی دونوں بیٹیاں اور بیوی فرشتوں کے حکم کے مطابق بستی چھوڑ کر باہر نکل آئے مگر آخر میں بیوی کو وطن اور قوم کی محبت نے مڑ مڑ کر پیچھے دیکھنے پر مجبور کیا۔ وہ نمک کا کھنبہ بن گئی اور صبح ہوتے ہی تمام بستی غارت ہو گئی۔

حقیقت میں جس قوم پر ادبار الٰہی نازل ہونے کو ہوتا ہے۔ تب وہ اس بدفعلی میں ایسے اندھے ہو جاتے ہیں کہ کسی کی نہیں سنتے۔ آج کل امرائے قوم کی عجیب افسوسناک حالت ہے۔ شراب خوری۔ عیاشی۔ سٹہ۔ سود۔ جوئے بازی۔ بدعہدی۔ بدفعلی اور فضول کاموں میں مشغول ہیں اپنی اور ملک کی

بیہودگی اور بہتری تو درکنار ملت و مذہب سے بھی ایسے غافل کہ جانتے ہی نہیں کہ دین و مذہب کیا ہوتا ہے؟ نہ وہ اسلامی صورت و سیرت کے پابند نہ کسی اسلامی فریضہ کی پرواہ - بے دین اور ملحدوں کی صحبت اور تمسخر جو پابندی اسلام کو بربادی کا ذریعہ بتلاتے ہیں۔

## اب عذاب نہ آنے کی وجہ

اب نزول عذاب سے دو چیزیں مانع ہیں - ایک ان کے درمیان پیغمبر کا موجود ہونا دوسرے استغفار - مشرکین مکہ کہا کرتے تھے کہ خداوندا اگر واقعی یہی دین حق ہے - جسکی ہم اتنی شد و مد سے تکذیب کر رہے ہیں تو پھر عذاب میں کیوں دیر ہے - گزشتہ دنوں کی طرح ہم پر کیوں پتھروں کا مینہ برسایا نہیں جاتا - سو بدر میں انہوں نے نمونہ دیکھ لیا - مشرکین جس قسم کا خارق عادت عذاب طلب کر رہے تھے جو قوم کی قوم کا دفعتہً استیصال کر دے - ان پر ایسا عذاب بھیجنے سے دو چیزیں مانع ہیں - ایک حضورؐ کا وجود باجود کہ اس کی برکت سے اس امت پر خواہ امت دعوت ہی کیوں نہ ہو - ایسا خارق عادت مستاصل (جڑ اکھیڑنے والا) عذاب نہیں آیا - یوں کسی وقت افراد و احاد پر آجائے - وہ اس کے منافی نہیں - دوسرے استغفار کرنے والوں کی موجودگی میں خواہ وہ مسلمان ہوں یا غیر مسلم -

فاعتبروا یا اولی الابصار

## دیر گیرد سخت گیرد

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ۝

پ ۲۲ ع ۱۷ - ترجمہ - اور اگر اللہ لوگوں کو انکی کمائی پر پکڑے تو زمین کی پیٹھ پر ایک بھی ہلنے جلنے والا نہ چھوڑے پر ان کو ایک مقررہ وقت تک ڈھیل دیتا ہے - پھر جب ان کا وعدہ آگیا تو اس کے سب بندے اللہ کی نگاہ میں ہیں -

یعنی جو لوگ گناہ کرتے ہیں - اگر ان میں سے ہر ہر جزئی پر گرفت شروع ہو جائے تو کوئی جاندار زمین پر باقی نہ رہے ایک وقت مقررہ پر اللہ تعالیٰ نے ان کو ڈھیل دے رکھی ہے کہ ہر ایک جرم پر گرفت نہیں کرتا - جب وہ وقت موعود آجائے گا تو یاد رکھو سب بندے اسکی نگاہ میں ہیں کسی کا ایک ذرہ بھر برا یا بھلا عمل اس کے علم سے باہر نہیں - پس ہر ایک کا اپنے علم محیط کے موافق ٹھیک ٹھیک فیصلہ فرمائے گا - نہ مجرم کہیں چھپ سکے نہ مطیع کا حق مارا جائے

اِنَّ اللّٰهَ يُمْهِلُ وَلَا يُهْمِلُ

ترجمہ - بے شک اللہ ڈھیل دیتا ہے مگر چھوڑتا نہیں ہے ؎

ڈر اس کی دیرگیری سے کہ ہے سخت انتقام اس کا

## نوعمر بچوں پر قرآن کی تعلیم کا اثر

[illegible] بنت ملی جو قرآن زینت

ذیل میں ہم مدرسہ قاسم العلوم متعلقہ انجمن خدام الدین شیرانوالہ دروازہ لاہور میں قرآن مجید اور حدیث شریف کی تعلیم پانے والے بچوں کے امتحان کا نتیجہ شائع کر رہے ہیں۔ یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے۔ کہ مسلمان بچوں کی روحانیت کے لئے سکولوں اور کالجوں کی تعلیم زہر قاتل ہے۔ اس زہر کا تریاق قرآن مجید اور حدیث شریف کی تعلیم ہے۔ ان نوعمر بچوں کے جوابات ملاحظہ کرنے کے بعد قارئین کرام خود اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ یہ تریاق کتنا ضروری ہے۔ اور عام طور پہ والدین اس کی اہمیت سے کتنے غافل ہیں۔

گلا تو گھونٹ دیا اہل مدرسہ نے ترا۔ پھر کہاں سے آئے صدا لا الٰہ الا اللہ
(اقبالؒ)

## نتیجہ امتحان سالانہ مدرسہ قاسم العلوم درس کلام مجید و حدیث شریف

| نمبر شمار | نام | حاصل کردہ نمبر | پتہ |
|---|---|---|---|
| ۱ | فرخ عبید اللہ ملک | ۱۱۵ | تھرڈ ایئر کالج آف اینمل ہسبنڈری۔ لاہور |
| ۲ | محمد آصف ولد محمد یوسف صاحب | ۱۱۵ | مدرسہ قاسم العلوم۔ لاہور |
| ۳ | محمد شریف کھوکھر صاحب | ۱۱۵ | نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس ایمپرس روڈ۔ لاہور |
| ۴ | فتح محمد قریشی صاحب | ۱۱۵ | دفتر پی۔ ڈبلیو۔ ڈی۔ لاہور |
| ۵ | زبیر گلریز | ۱۱۵ | جماعت دہم بی سنٹرل ماڈل ہائی سکول۔ لاہور |
| ۶ | عبد الوحید | ۱۱۵ | مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ۔ لاہور |
| ۷ | راحت منیب ملک | ۱۱۵ | دہم بی سنٹرل ماڈل ہائی سکول لاہور۔ |
| ۸ | محمد طاہر | ۱۱۵ | ہفتم سی رنگ محل مشن ہائی سکول لاہور |
| ۹ | محمد طیب | ۱۱۵ | ہفتم سی رنگ محل مشن ہائی سکول لاہور |
| ۱۰ | محمد شفیع | ۱۱۵ | نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس۔ لاہور |
| ۱۱ | زاہد جاوید بٹ | ۱۱۵ | ششم مشن ہائی سکول۔ لاہور۔ |
| ۱۲ | عبد الواحد | ۱۱۵ | ہشتم بی اسلامیہ ہائی سکول۔ شیرانوالہ گیٹ۔ لاہور |
| ۱۳ | محمد آصف ولد ضیاءُ الدین صاحب | ۱۱۵ | ہفتم بی مسلم ہائی سکول ۱ رام گلی۔ لاہور |
| ۱۴ | فخر الدین صدیقی | ۱۱۵ | دہم مسلم ماڈل ہائی سکول لاہور۔ |
| ۱۵ | محمد ہاشم | ۱۱۰ | پنجم بی رنگ محل مشن ہائی سکول لاہور |
| ۱۶ | صفدر حسین | ۱۰۵ | ہشتم سی رنگ محل مشن ہائی سکول۔ لاہور |
| ۱۷ | زاہد عبید ملک | ۹۵ | نہم بی سنٹرل ماڈل ہائی سکول۔ لاہور |
| ۱۸ | دل محمد | ۹۰ | مدرسہ قاسم العلوم۔ لاہور |
| ۱۹ | عطأ الٰہی | ۹۰ | ہفتم اسلامیہ ہائی سکول خزانہ گیٹ۔ لاہور |
| ۲۰ | محمد طارق سہیل | ۸۵ | مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ۔ لاہور |
| ۲۱ | عبد الغفار | ۸۵ | مدرسہ قاسم العلوم۔ لاہور |
| ۲۲ | آفتاب احمد | ۸۰ | دہم شیرانوالہ گیٹ اسلامیہ ہائی سکول۔ لاہور |
| ۲۳ | محمد اقبال | ۷۵ | ہفتم اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ لاہور |
| ۲۴ | رب نواز | ۶۰ | ہفتم اسلامیہ ہائی سکول مصری شاہ۔ لاہور۔ |
| ۲۵ | محمد نعیم | ۶۰ | ششم سی۔ رنگ محل مشن ہائی سکول لاہور۔ |
| ۲۶ | محمد اشرف | ۴۰ | پنجم بی ایم سی پرائمری سکول لائن سبحان خان۔ لاہور |
| ۲۷ | محمد افضل | ۳۰ | پنجم سی ایم سی پرائمری سکول۔ لائن سبحان خان۔ لاہور |
| ۲۸ | احمد سعید | ۳۰ | مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ۔ لاہور |

## امتحانی سوالات

وقت چار گھنٹے — کل نمبر ۱۱۵

(۱) وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادَىٰ الیٰ تزعمون
آیت نمبر ۹۴ سورۃ الانعام پارہ سات کا ترجمہ اور مطلب تحریر کرو۔

یا

يَسْئَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ الیٰ لا یعلمون
آیت نمبر ۱۸۷ سورۃ الاعراف پارہ نمبر ۹ کا ترجمہ اور مطلب تحریر کرو۔

(۲) ۔ پارہ سات آٹھ یا نو میں سے پانچ آیات کا ترجمہ لکھو اور سورۃ کا نمبر بھی تحریر کرو۔

(۳) حدیث نمبر ۱۰۴ اور ۱۰۵ کا ترجمہ اور مطلب لکھو

(۱۰۴) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ وَلَا يَبْأَسُ وَلَا يَبْلٰى ثِيَابُهٗ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

(۱۰۵) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضؓ وَّاَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُنَادِیْ مُنَادٍ اِنَّ لَکُمْ اَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَکُمْ اَنْ تَحْیُوْا فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَدًا وَّاِنَّ لَکُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَهْرَمُوْا اَبَدًا وَّاِنَّ لَکُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْاَسُوْا اَبَدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ"

۴ - حدیث نمبر ۱۰۰ کا ترجمہ اور خط کشیدہ الفاظ کا مطلب لکھو کیا دُنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو مما طلعت علیہ الشمس اوتغرب کو ترجیح دیتے ہیں۔ اگر ایسے لوگ موجود ہیں تو وہ تمہاری نظر میں کیسے ہیں۔

(۱۰۰) وَعَنْهُ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةً یَّسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا یَقْطَعُهَا وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِکُمْ فِی الْجَنَّةِ خَیْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ اَوْتَغْرُبُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۵ - کسی ایک حدیث شریف کا مطلب لکھو جو تمہیں یاد ہو۔

۶ - تعلیم قرآن پہ ایک مضمون لکھو۔

۷ - اپنی درسگاہ کے متعلق تحریر کرو۔

---

## فرخ عبید اللہ ملک

**سوال ۱** :- سورۃ الانعام آیت ۹۴ :- ترجمہ
اور یقیناً تم آ گئے ہمارے پاس ایک ایک کر کے جس طرح ہم نے پیدا فرمایا تھا۔ تم کو پہلی دفعہ۔ اور چھوڑ آئے تم جو کچھ کمایا تم نے اپنی پیٹھ کے پیچھے اور نہیں دیکھتے ہم تمہارے ساتھ تمہاری سفارش کرنے والوں کو۔ وہ جن کا تم گمان کرتے تھے۔ کہ وہ شریک ہوں گے تمہارے۔ یقیناً قطع ہو گئے تم سے سب تعلقات اور کھو گئے تم سے جو کچھ تم گمان کرتے تھے۔

**مطلب** :- اس آیت شریف کا مطلب یہ ہے کہ ہم تم کو یقیناً پیدا کریں گے۔ دوبارہ ایک ایک کر کے جیسے پہلی دفعہ بالکل ننگا۔ بغیر ختنہ کے اور بغیر ناف کے کٹے ہوئے پیدا کیا تھا۔ چھوڑ آئے تم پیٹھ کے پیچھے کا مطلب وہ مال و دولت ہے۔ جو کچھ تم نے دُنیا میں کمایا۔ اور جن کے متعلق تم سوچتے تھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پاس تمہاری سفارش کریں گے وہ تو خود اپنے حساب کتاب میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں۔ کہ کہاں ہیں۔ تمہارے سفارش کرنے والے جن کا تم اتنا گمان کرتے تھے کہ بجائے اللہ تعالیٰ کے تم اُن کی طرف رجوع کئے ہوئے تھے۔ یقیناً تمہیں اب اُن کا کوئی فائدہ نہیں وہ تو غائب ہو گئے یعنی کھو گئے۔ جن کو تم اتنا کچھ سمجھے ہوئے تھے۔

**سوال ۲** پارہ ۷ آیت ۸۳۔ سورۃ الانعام
ترجمہ :- یہ تھی حجت ہماری جو دی ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو اُن کی قوم کے مقابلے میں۔ درجے بڑھاتے ہیں جس کے چاہیں۔ بے شک تیرا رب زبردست حکمت والا۔ زبردست جاننے والا ہے۔

**سوال ۳** ترجمہ حدیث شریف نمبر ۱۰۵ -
حضرت ابو سعیدؓ اور حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آواز دے گا آواز دینے والا۔ بیشک تم صحت مند رہو گے اور نہیں بیمار ہو گے کبھی بھی اور بیشک تم زندہ رہو گے۔ اور نہیں تمہیں موت آئے گی کبھی بھی اور ہمیشہ آرام میں رہو گے۔ اور کبھی بھی مشقت نہیں اٹھاؤ گے۔ اور ہمیشہ چین میں رہو گے۔ اور کبھی بھی تکلیف نہ آوے گی۔

**سوال ۴** خط کشیدہ الفاظ کا مطلب :- اگر کسی شخص کو جنت میں گز سوا گز کا ٹکڑا زمین کا مل جائے تو وہ دنیا کی ساری زمین سے بہتر ہے۔ یہ اس لئے کہ دنیا میں جتنی بھی زیادہ کسی کی ملکیت ہو گی اُتنا ہی اسے فکر بڑھے گا۔ اُسے اپنی مملکت کا نظام برقرار رکھنے کے لئے سعی کرنی پڑے گی۔ یہ سب مصیبتیں ہی ہیں ان سے نجات صرف تب ہی مل سکتی ہے۔ جب انسان کو فکر نہ ہو۔ جس طرح اوپر کی حدیثوں سے ثابت ہو چکا ہے کہ جنت میں داخل ہونے والوں کو کوئی فکر نہ ہو گا اس کیلئے راحت اور شادمانی ہو گی اس لئے جنت میں گز سوا گز کا ٹکڑا زمین کے اس دھندے سے ہزار درجے بہتر ہے۔ جو مصیبتوں اور تکلیفوں کا گھر ہے۔ دوسری بات یہ کہ جنت کی ہر چیز کو بقا حاصل ہے لیکن دنیا اس کے مقابلے میں فانی ہے۔ پھر کیوں نہ اس چیز کی خواہش کی جائے جو باقی ہو۔ دنیا میں زیادہ تر لوگ ایسے ہیں جو مِمَّا طلعت علیہ الشمس اوتغرب کو ترجیح دیتے ہیں۔ کیونکہ اگر یہ لوگ جنت کے اُس ٹکڑے کو بہتر سمجھیں تو ضروری بات ہے کہ اُسے حاصل کرنے کی کوشش کریں لیکن یہ تو دُنیا کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس کا بہت تھوڑا سا حصّہ بھی ان کے قبضے میں نہیں آتا۔ اور پھر اسی کوشش میں ان کی جان چلی جاتی ہے جنت کا وہ ٹکڑا تو وہیں رہ جاتا ہے۔ لوگ بھول پر ہیں۔ انہیں جنت کے اُس ٹکڑے کی قیمت کا احساس نہیں۔ اللہ تعالےٰ دُنیا کے تمام مسلمانوں کو اس کی قدر و منزلت کا احساس دلائے۔ آمین

**سوال ۶** تعلیم قرآن
قرآن مجید کی تعلیم کے بغیر کوئی مسلمان صحیح مسلمان کہلانے کے قابل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ قرآن مجید ہی تو ایک ایسا سہارا دنیا میں ہمارے لئے رہ گیا ہے۔ جو ہمیں سیدھی راہ دکھائے۔ بُری باتوں سے بچائے اور آخرت میں نجات پانے کے طریقوں سے آگاہ کرے۔ قرآن مجید کی تعلیم کی اہمیت ثابت کرنے کے لئے اس حدیث شریف کا سہارا لیا جا سکتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے بہتر وہی لوگ ہیں۔ جو قرآن مجید پڑھیں۔ اور پڑھائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دُنیائے فانی سے تشریف لے جانے کے بعد سب سے بڑی مستند چیز جو ہمیں آپؐ کے ورثے میں ملی۔ وہ قرآن حکیم ہے۔ دُنیا کا کسی بھی قسم کا مسئلہ ہو۔ وہ قرآن مجید کے ذریعے حل کیا جا سکتا ہے۔ اس میں ہر طرح کے قوانین ہیں۔ دُنیاوی گتھیوں کو سلجھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے طریقے درج فرمائے ہیں۔ اس میں پہلے انبیاءؑ کے حالات بتا کر ہمیں اُن سے نصیحت پکڑنے اور سبق حاصل کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ اس میں جنّت اور دوزخ کے حالات بتا کر ہمیں خوشخبریاں دی گئی ہیں۔ اور اسی طرح ہمیں ڈرایا بھی گیا ہے۔ اب اگر اتنا کچھ قرآن مجید کے متعلق جانتے ہوئے بھی اس کی تعلیم حاصل نہ کی جائے۔ تو پھر ہر ایک کا نفع نقصان اُس کے سامنے ہے چاہے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کر کے سیدھے راستے پر چل پڑے۔ چاہے سیدھے راستے سے بھٹک کر دوزخ کی راہ پکڑ لے۔

**سوال ۷** درسگاہ

یہ درسگاہ ایک ایسا ادارہ ہے۔ جو صرف اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہر ایک مسلمان کے لئے کھلا ہے جس کا جی چاہے "بہتی گنگا سے ہاتھ دھو لے" قرآن مجید اور حدیث شریف کی تعلیم اس طریقے سے دی جاتی ہے۔ کہ سُننے والا چاہے بچّہ ہو چاہے بوڑھا ہر ایک اپنی اپنی سمجھ کے مطابق اس سے کچھ نہ کچھ حاصل کر لیتا ہے۔ قرآن مجید کا ترجمہ تھوڑا تھوڑا کر کے پڑھایا جاتا ہے۔ اس سے فائدہ یہ ہے۔ کہ ایک تو چھوٹے بچوں کو بوجھ محسوس نہیں ہوتا۔ دوسرے ہر ایک آیت کا مطلب اور تفسیر آسانی سے سمجھ میں آ جاتی ہے۔ اس درسگاہ کا سب سے بڑا مقصد مسلمانوں کے عقیدوں کو درست کرنا ہے۔ ان کو ہر قسم کے مسائل سے مطلع کرتا اور سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ خدا کرے یہ درسگاہ اپنے اس ارادہ میں کامیاب ہوتی رہے آمین۔

## محمد آصف ولد میاں محمد یوسف

**سوال ۱** مطلب آیت شریف :- اللہ تعالیٰ اس بات کو واضح کرتے ہیں۔ کہ ہم تم کو اُسی طرح زندہ کریں گے۔ جس طرح پہلے زندہ کیا یعنی پیدا کیا تھا۔ جو مال اسباب ہم نے تمہیں دنیا میں دے رکھا ہے۔ جس پر تم اتنا فخر کرتے ہو۔ تمہیں تمہارے مرنے کے بعد کوئی کام نہ دے گا۔ اور وہ لوگ جن کو تم سمجھتے ہو کہ یہ تمہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچا لیں گے۔ یہ تمہیں کچھ کام نہ دیں گے اور آخرت میں تمہارا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہو گا۔ اور اس طرح سے کافروں اور مشرکوں کا اُس بات کا جواب بھی مل گیا جو وہ

کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں پھر دوبارہ کیسے زندہ کرے گا۔

مطلب حدیث شریف ع۴ :۔ اس حدیث شریف میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز بھی جنتیوں کو دی جائے گی اس میں یہ صفت ہوگی کہ دوبارہ اس چیز کی خواہش پیدا نہ ہوگی اور آپ نے چند مثالیں بیان کیں کہ نہ بھوک لگے گی نہ پیاس ۔ نہ کپڑے پھٹیں گے ۔ نہ ہی جوانی ختم ہوگی یعنی جس حالت میں جنت میں داخل ہوگا اسی میں رہے گا۔

مطلب حدیث شریف ع۵ :۔ جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو انہیں یہ خوشخبری سنائی جائے گی کہ تمہیں نہ کوئی بیماری ہوگی نہ وہاں کسی کو موت آئے گی نہ وہاں بوڑھا ہوگا اور نہ ہی کسی کو مشقت اٹھانی پڑے گی جس سے اللہ تعالیٰ دنیا میں راضی ہونگے انہیں یہ تمام چیزیں میسر ہوں گی۔

ترجمہ حدیث شریف :۔ اور انہیں سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ بیشک جنت میں ایک درخت ہوگا جس کے سائے میں سوار اگر سو برس بھی چلے تو وہ سایہ ختم نہ ہوگا ۔ وہاں ایک کمان کے برابر جگہ بہتر ہے اس سے جس پر سورج طلوع و غروب ہوتا ہے۔

سوال ع۷ مطلب حدیث شریف :۔ دنیا میں اس وقت بہت سے لوگ ایسے ہیں جو دنیا کی زندگانی کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں ۔ اور یہ سمجھتے ہیں ۔ جیسے وہ اپنے رب کے سامنے کبھی پیش نہ ہوں گے ۔ اور وہ آخرت پر ایمان نہیں لاتے ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ مال و اسباب دنیا میں ہی دے دیتے ہیں ۔ آخرت میں انہیں کچھ نہ ملیگا۔

سوال ع۸ :۔ ترجمہ حدیث شریف ۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان جس حالت میں مرے گا اسی حالت پر اٹھایا جائے گا۔

مطلب :۔ یعنی وہ کام جو آدمی مرنے سے پہلے کرتا ہے ۔ اس کا اثر آخرت پر زیادہ پڑے گا ۔ جو ساری عمر نماز پڑھتا رہا ۔ روزے رکھتا رہا اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا تھا ۔ وہ اگر مرنے کے قریب بے ایمان ہو جائے تو وہ سیدھا دوزخ میں جائے گا ۔ اس کے ساری عمر کے کام ضائع جائیں گے۔

## سوال ع۹ تعلیم قرآن

قرآن مجید کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ۔ اور ان کی وجہ سے آج ہم تک پہنچا ۔ اس لئے یہ ضرور ایک سچی کتاب ہے جس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ آج تک کوئی اس کی ایک آیت کی طرح بھی نہ بنا سکا ۔ قرآن مجید میں دنیاوی حالات اور آخرت کے حالات انبیاءؑ اور پرانے لوگوں کے حالات، ان کے مذاہب ۔ نسل انسانی پر ظلم ۔ ان کی طاقت اور اللہ تعالیٰ نے ان پر انعامات اور سزائیں دیں ۔ ان تمام حالات کا پتہ ملتا ہے۔

قرآن کی تعلیم سے ہم اپنے رب کو پہچانتے ہیں ۔ ہمارے مذہب کے سچے ہونے اور نبی کریمؐ کے سچے ہونے کا پتہ چلتا ہے ۔ اس تعلیم سے انسان کا ایمان قوت حاصل کرتا ہے ۔ اور جب انسان کا ایمان قوت حاصل کر لے ۔ اور وہ اس ایمان کے ساتھ ہی دنیا سے رخصت ہو تو اس کی نجات لازمی ہو جاتی ہے ۔ ان تمام چیزوں کو قرآن مجید میں پڑھ کر انسان نیک اعمال کرتا ہے ۔ نیک اعمال سے دین اور دنیا دونوں سدھر جاتی ہیں ۔ اس لئے میری دعا ہے کہ تمام مسلمان اللہ تعالیٰ کو پہچانیں۔

سوال ع۷ ۔ ہماری درسگاہ قرآن مجید کی تعلیم دے کر چالیس پچاس بچوں کی مفت خدمت کر رہی ہے ۔ یہاں اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام حکموں سے روشناس کرایا جاتا ہے یہاں انعامات کی خوشخبری دی جاتی ہے ۔ اور آخرت کے عذابوں سے ڈرایا جاتا ہے ۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا ہوتا ہے ۔ مرنے کے بعد انشاءاللہ یہ ہی ہمارے لئے نجات کا باعث بنے گا۔

خدا کرے یہ ہمیشہ چلتا رہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اس پر برستی رہے۔

**محمد شریف کھوکھر صاحب** حاصل کردہ نمبر ۱۱۵ رناتھ ولیٹرنائلے
ہیڈ کوارٹرز آفس ایمپرس روڈ لاہور۔

سوال ع۲ ۔ ترجمہ آیت ۵۰ پارہ ۷ :۔ اے نبی کریمؐ آپ اعلان فرما دیجئے ۔ کہ میں نہیں کہتا کہ تم کو کہ میرے پاس اللہ تبارک و تعالیٰ کے خزانے ہیں ۔ نہ ہی میں یہ کہتا ہوں کہ میں جانتا ہوں غیب کی باتیں اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں ۔ مگر میں تو تابعداری کرتا ہوں ۔ اس بات کی جو وحی کی جاتی ہے میری طرف آپ اعلان کر دیں کیا برابر ہو سکتے ہیں نابینا اور دیکھنے والا مجھ پر خدائے قدوس کی طرف سے وحی نازل ہوتی ہے ۔ مگر تم پر نہیں ، کیا تم اب بھی غور نہیں کرتے۔

ترجمہ آیت ۱۴ پارہ ۷ :۔ اے نبی کریم آپ فرما دیجئے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کو چھوڑ کر میں اور کس کو اپنا دوست بناؤں جو پیدا کرنے والا ہے آسمانوں اور زمین کا ۔ اور وہ کھلاتا ہے سب کو مگر اس کو کوئی نہیں کھلاتا ۔ آپ اعلان فرما دیجئے ۔ کہ میں اسی بات کے لئے حکم کیا گیا ہوں ۔ کہ ہوں سب سے پہلے مسلمان اور نہ ہوں مشرکوں میں سے۔

ترجمہ آیت ۱۸ پارہ ۷ :۔ اور وہی ہے زور دینے والا اپنے بندوں پر اور وہی ہے حکمت والا جاننے والا۔

## سوال ع۵ حدیث پاک

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قوم ۷۲ فرقوں میں منقسم تھی ۔ اور سب کے سب اسے آپ کو صراط مستقیم پر گامزن سمجھتے تھے حقیقت میں سب گمراہ تھے ۔ اے میری قوم سن لو کہ میری امت میں ۷۳ فرقے ہوں گے جن میں ۷۲ فرقے تو ہو بہو یہود و نصاریٰ کے نقش قدم پر چلیں گے ۔ دکھلائیں گے مسلمان ، مگر وہ سب کے سب دوزخ میں جائیں گے ۔ فقط ایک فرقہ جنت میں جائے گا ۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کی یا رسول اللہؐ وہ فرقہ کون سا ہوگا ۔ آپؐ نے فرمایا ۔ **ما انا علیہ و اصحابی** جس طریقے پر میں اور میرے صحابہ کرامؓ ہیں۔

## سوال ع۶ تعلیم قرآن مجید

قرآن مجید منزل من اللہ ہے ۔ جناب رسول اللہؐ پر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں وقتاً فوقتاً نازل ہوتا رہا۔ یہ سراپا ہدایت ہے ۔ اس میں تمام اقوام عالم کے لئے ہدایت کا پیغام ہے ۔ حضور نبی اکرمؐ نے اس پر پورے طور پر عمل پیرا ہو کر دنیا کو اس کی بے پایاں حقیقت سے روشناس کرایا ۔ قرآن مجید پر عمل کرنے والے انسان کی مثال اس خوبصورت سیب کی سی ہے ۔ جس کو سونگھا جائے تو خوشبو کی لپٹیں آئیں ۔ اس کی طرف دیکھا جائے تو طبیعت مسرور ہو اور کاٹ کر کھایا جائے تو تقویت کا باعث ہو ۔ یعنی اس پھل سے فوائد ہی فوائد برآمد ہو رہے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے اس مقدس کتاب کو رنگ سے تعبیر فرمایا ہے ۔ کہ اللہ کا رنگ ہے ۔ اور اللہ کے رنگ سے بہتر اور کس کا رنگ ہو سکتا ہے ۔ اس سے انسان میں خوف خدا پیدا ہوتا ہے ۔ اور خوف خدا بہت بڑی چیز ہے ۔ قرآن مجید ہماری زندگی کے لئے مکمل ضابطہ حیات ہے جس طرح کھانڈ کا مزہ میٹھا ہوتا ہے ۔ اور کونین کا کڑوا اسی طرح قرآن مجید کا بھی ایک علیحدہ ہی رنگ ہے ۔ جو انسان کو صحیح مسلمان بنا دیتا ہے۔

سوال ع۴ خط کشیدہ الفاظ کا مطلب :۔ بہشت میں ایک کمان جتنی جگہ کا مل جانا دنیا و ما فیہا کی نعمتوں سے جن پر کہ سورج طلوع و غروب ہوتا ہے ۔ بدرجہا بہتر ہے ۔ کیونکہ یہ دنیا چند روزہ ہے ۔ یعنی سب عارضی ہے ۔ دنیا میں اکثر لوگ انہی فانی چیزوں کو ترجیح دیتے ہیں ۔ حقیقتاً یہی لوگ ابدی گھاٹے والے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ سب کو صراط مستقیم دکھائے ۔ جنت کی بے پایاں نعمتوں سے مالا مال کرے ۔ آمین ثم آمین

**فتح محمد قریشی** حاصل کردہ نمبر ۱۱۵ ۔ دفتر پی ڈبلیو ڈی ۔ لاہور

سوال ع۱ آیت ۹۴ سورۃ الانعام پارہ ۷

مطلب :۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم دنیا میں تھوڑی دیر رہنے کے بعد ہمارے پاس واپس آجاؤ گے ۔ ایک ایک ہو کر یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمہیں علیحدہ علیحدہ کر کے پیدا کیا تھا ۔ اور جو دنیاوی مال و اسباب تم نے کمایا تھا ۔ سب وہیں چھوڑ

آئے ہو۔ اور اسی طرح ہمارے پاس آئے ہو جس طرح ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے تھے۔ ننگے بدن۔ بغیر ختنہ کئے ہوئے۔ اور وہ لوگ بھی آج تمہارے ساتھ نہیں جن کو تم سمجھتے تھے کہ یہ لوگ ہماری شفاعت کریں گے۔ آج سب کو اپنی اپنی پڑی ہوئی ہے۔

اللہ تعالےٰ یہ باتیں اس لئے انسان کو سمجھاتے ہیں کہ وہ راہ راست پر آجائے۔ ہمارے لئے ان آیتوں میں یہ سبق ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبولؐ کے بتائے ہوئے احکام پر چلیں۔ اسی طرح ہمارے لئے ان سے دنیا میں اطمینان اور آخرت میں نجات ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں ان چیزوں پر عمل کی توفیق دے اور ایسے بزرگوں کی صحبت دے جو ہمیں صحیح طور پر نصیحت کریں۔ آمین

سوال ۲۔ مطلب حدیث شریف :۔ انسان دنیا میں جتنی بھی چیزیں اکٹھی کرلے۔ یہ سب فانی ہیں حتیٰ کہ سلطنت بھی مل جائے تو وہ بھی فانی ہے۔ لیکن جنت میں ایک گز کے برابر جگہ بھی مل جانا بدرجہا بہتر ہے۔ کیونکہ وہ ہمیشہ رہے گی۔

دنیا میں ۹۹ فیصدی لوگ ایسے ہیں۔ جن کو دنیاوی چیزوں سے اس قدر رغبت ہے۔ کہ چاہے ان کے پاس کروڑوں روپے ہوں۔ وہ یہی چاہتے ہیں کہ انہیں اور مل جائے۔ اس میں سے دوسروں کو دینا وہ بالکل پسند نہیں کریں گے۔ حالانکہ یہ پتہ ہے۔ کہ یہ جو دولت زمین وغیرہ ہمیں ہمارے ماں باپ سے ملی ہیں۔ وہ ساتھ نہیں جائے گی۔ بلکہ اسے یہاں ہی چھوڑ کر جانا پڑے گا۔ مگر پھر بھی شیطان نے ایسا گمراہ کیا ہوا ہے۔ کہ سمجھتا ہی نہیں۔ اللہ تعالےٰ شیطان کی زد سے محفوظ رکھے اور صحیح سمجھ عطا فرمائے کہ ان تمام دنیاوی چیزوں کو فانی سمجھیں اور عاقبت کے لئے ایسا کام کریں۔ جس سے ہماری نجات ہوجائے۔ آمین۔

سوال ۶۔ تعلیم قرآن ہمارے لئے اتنی اشد ہے کہ اس سے بڑھ کر کسی اور چیز کی ضرورت نہیں۔ اسی سے ہم کو اپنی خلقت کا پتہ چلتا ہے۔ اور اسی سے تمام دنیاوی کاموں میں مدد ملتی ہے۔ اور آخرت میں نجات کا باعث بنتی ہے۔ بشرطیکہ یہ تعلیم ایسی درسگاہ سے لی جاوے۔ جہاں صحیح تعلیم اور اس کا مطلب سمجھایا جائے۔

سوال ۷۔ اس درسگاہ کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کو اسی طرح چلاتا رہے۔ یہاں آنے سے بہت سی چیزوں کا پتہ لگتا ہے۔ مثلاً

(۱) انسانی خلقت :۔ کہ اے انسان تجھے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ اور تجھے پھر اللہ تعالیٰ کے پاس ہی لوٹ کر جانا ہے۔

(۲) توحید :۔ مسئلہ توحید ایک ایسی بڑی نعمت ہے کہ اگر انسان کو یہ نہ پتہ لگے تو انسان دربدر ٹھوکریں کھاتا پھرتا ہے کبھی کسی کے دروازے پر جاتا ہے۔ اور کبھی کسی کے آگے ہاتھ پھیلاتا ہے۔

(۳) والدین اور استادوں کی عزت کرنے سے ہی انسان پھلتا پھولتا ہے۔

اللہ تعالےٰ مجھے یہاں آخر دم تک آنے کی توفیق دے۔ اور جو یہاں تعلیم دی جاتی ہے۔ اس پر عمل کی توفیق دے آمین۔ اور میرے بھائیوں کو بھی اللہ تعالےٰ توفیق دے کہ وہ یہاں آئیں اور اس درسگاہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اللہ تعالےٰ ہمارے استاد صاحب کو استقامت عطا فرمائے۔ اور صحت رکھے۔ پڑھائی صبح شام ہوتی ہے۔ اور بالکل مفت یعنی ایک پیسہ بھی نہیں دینا پڑتا۔

**زبیر گلریز** حاصل کردہ نمبر ۱۱۵۔ جماعت دہم سنٹرل ماڈل ہائی سکول لاہور

سوال ۳۔ پارہ ۷ آیت ۷۶۔ ترجمہ :۔ اور اسی طرح ہم نے دکھلائے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آسمانوں اور زمین کے عجائبات تاکہ اور پکا ہوجائے ان کا ایمان۔

سوال ۴ :۔ اور جنت میں ایک کمان کے برابر جگہ ہونی وہ بہتر ہے۔ دنیا اور دنیا کی چیزوں سے جس پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔ کیونکہ مرتے وقت انسان سب کچھ یہاں چھوڑ جاتا ہے۔ اور اس کا تعلق تمام دنیاوی چیزوں سے ختم ہوجاتا ہے۔ تب اس کے لئے سوائے ایمان اور نیک اعمال کے کچھ کام نہیں آتا۔ پھر اس وقت وہ انسان سوچتا ہے۔ کہ کاش وہ دنیا میں کچھ کر لیتا۔ تاکہ یہاں پر سزا نہ بھگتتا۔ اور اگر اس وقت انسان کی ایک نیکی کے بدلہ میں جو کہ آخرت میں کام دینے والی چیز ہے ساری دنیاوی جائے تو وہ دنیا حاصل کرنے کی کبھی بھی خواہش نہ کرے گا۔

آج کل جیسا کہ یہ قرب قیامت کا زمانہ ہے۔ تقریباً ۹۹ فیصدی انسان آپ کو ایسے ملیں گے جو اس دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں۔ وہ ہر لمحہ دولت کمانے کی فکر میں ہیں۔ انہیں یہ پتہ نہیں کہ دن بدن اُن کی آخرت خراب ہوتی جارہی ہے۔ انہیں ایسا ہرگز نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ دنیا تو صرف اعمال کرنے کی جگہ ہے۔ اور وہ بھی نیک اعمال۔ پس وہ لوگ جو آج کل دنیا کی طرف مائل ہیں۔ انہیں آخرت میں پچھتانا پڑے گا۔

سوال ۳۔ حدیث شریف ۳۳ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک شخص قیامت کے دن اسی حالت میں اُٹھے گا جس میں وہ مرا تھا۔

سوال ۶ **تعلیم قرآن**

یہ تعلیم ہر ایک مسلمان کے لئے اتنی ہی ضروری ہے۔ جتنا انسان کے لئے پانی اور ہوا بلکہ اس سے بھی ضروری۔ اسی کے ذریعے ہماری نجات ہوگی۔ اگر اس کی آیتوں کو مانا اور صحیح طور پر عمل کیا جائے تو انشاء اللہ سیدھے جنت میں جائینگے اس کے علاوہ دنیا کا وہ کونسا مسئلہ ہے۔ جو اس میں نہیں دیا گیا۔ وہ کونسا قانون ہے۔ جو اس میں نہیں۔ اس کے بعد ان قوموں کے حالات درج ہیں جنہوں نے انبیاءؑ کا حکم نہ مانا۔ اللہ تعالےٰ کی آیتوں کو جھٹلایا۔ اور بہت سے انبیاءؑ کو قتل کیا۔ پھر بتایا اللہ تعالیٰ نے کہ کس طرح ہم نے اُن قوموں کو عذاب میں مبتلا کرکے سزائیں دیں۔ تاکہ اس سے پیچھے والوں کو عبرت ہو۔ خدا کرے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ہر ہر لفظ پر ایمان لائے رکھیں۔ اور اس پر پورا پورا عمل کریں۔ آمین۔

## سوال ۷ درسگاہ

یہ درسگاہ ہمارے لئے ایسا ہی کام دے رہی ہے۔ جیسے اندھیرے میں چراغ۔ اس وقت جبکہ اسلام دنیا سے مٹتا جا رہا ہے۔ بہت کم درسگاہیں۔ آخرت اور دنیا کا سیدھا راستہ دکھاتی ہیں۔ یہ درسگاہ اپنا کام بہت خوبی سے نباہ رہی ہے۔ یہ ہم عقل کے اندھوں کے لئے لاٹھی کا کام دے رہی ہے۔ یہ درسگاہ تقریباً ۴۵ سال سے مسلمانوں کی خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ ہمارے اُستاد صاحب بڑے پیار و محبت سے پڑھاتے ہیں۔ اسی وجہ سے طلباء کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے۔ یہاں پڑھنے کے اوقات بڑے اچھے ہیں۔ صبح فجر کی نماز کے بعد ایک گھنٹہ اور شام مغرب کی نماز سے عشاء تک۔ باقاعدہ امتحانات ہوتے ہیں۔ جن سے لڑکوں کی قابلیت کا صحیح اندازہ ہوسکتا ہے۔ ایک ہفتہ میں ایک چھٹی ہوتی ہے۔ اور وہ بھی جمعہ کے مبارک دن انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے اُستاد صاحب اور اس درسگاہ کو قائم کرنے والے اللہ تعالیٰ سے بہت اجر پائینگے۔

**عبد الوحید** حاصل کردہ نمبر ۱۱۵۔ مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ۔ لاہور

سوال ۱۔ ترجمہ آیت شریف :۔ سوال کرتے ہیں۔ آپ سے قیامت کے متعلق کب آئے گی۔ وہ کہہ دیجئے۔ اس کا علم تو میرے رب کے پاس ہے۔ نہیں کھولے گا۔ اس وقت کو مگر وہی، بھاری ہے۔ آسمانوں اور زمین پر نہیں آئے گی تم پر مگر آئے گی اچانک۔ سوال کرتے ہیں۔ آپؐ سے گویا آپ اُس کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں۔ کہہ دیجئے بے شک اُس کا علم تو اللہ تعالےٰ ہی کے پاس ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (پ ۹ آیت ۱۸۷)

مطلب :۔ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے متعلق سوال کرتے تھے کہ کب آئے گی۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ کہہ دیجئے اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔ کیونکہ جب وہی اس جہان کا پیدا کرنے والا ہے تو فنا کرنے کا بھی اُسے ہی علم ہوگا۔ پھر قیامت جب آئے گی۔ تو نہ

آسمان اس کا بوجھ سہار سکیں گے اور نہ ہی زمین غیر اللہ کو پوجنے والوں کو اس سے نصیحت حاصل کرنی چاہیئے۔ کہ جب آسمان اور زمین پورے فنا ہو جائیں گے تو یہ بت یہ درخت، یہ دریا، یہ چاند اور تارے کیا باقی رہ جائیں گے۔ قیامت کے اچانک آنے کا مطلب یہ ہے کہ لوگ اپنے کاروبار میں مشغول ہوں گے۔ کہ ایک دم قیامت نازل ہو جائے گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگ اس طرح ایسے سوال کرتے تھے۔ جیسے آپ کا کام ہی یہ ہے۔ کہ قیامت کے متعلق معلوم کرتے رہیں۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ کے علاوہ کسی کو بھی اس کا علم نہیں۔

سوال ۲ پ ۹ آیت ۱۸۲۔ اور جو لوگ جھٹلاتے ہیں ہماری آیتوں کو ہم اُن کو بتدریج پکڑیں گے۔ ایسی جگہ سے جہاں سے وہ نہیں سمجھیں گے۔

(پ۹۔ آیت ۱۸۳) اور میں ڈھیل دوں گا اُن کو بیشک میرا داؤ سخت ہے۔

(پ۸۔ آیت ۷۲) پھر نجات دی ہم نے اُس کو (ہود علیہ السلام) کو اور اُن لوگوں کو جو اُس کے ساتھ تھے اپنی رحمت سے اور جڑ کاٹ دی ہم نے اُن کی جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور وہ مومن نہیں تھے۔

سوال ۶ قرآن عزیز ایک آسمانی کتاب ہے جو ہر شعبہ حیات میں راہبر ہے وہ خدا جس نے مخلوق کو پیدا کیا۔ اس کا فرض ہے کہ مخلوق کو رزق دے ایسے ہی اس کا فرض یہ بھی ہے۔ کہ مخلوق کو ہدایت کا راستہ بتلائے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید کو نازل فرمایا۔ کیونکہ یہ سیدھی راہ دکھانے والی کتاب ہے۔ ایک حدیث شریف ہے خَیْرُکُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ تم میں سے بہتر آدمی وہی ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ اس کو پڑھ کر بہت سے لوگ ہدایت پاتے ہیں۔ اور اسی کو پڑھ کر بہت سے لوگ گمراہ ہوتے ہیں۔ گمراہ ہونے والے وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو قرآن کو عزت کی نگاہ سے نہیں بلکہ اس کے خلاف نکتے ڈھونڈنے کے لئے پڑھتے ہیں۔ قرآن کریم میں اخلاقی، معاشرتی، اقتصادی انفرادی اور اجتماعی یعنی ہر شعبہ حیات کے اکمل و مکمل مفید مضمون پائے جاتے ہیں۔ صرف نیت صاف ہونی چاہیئے اللہ تعالیٰ سب کو اس سے نفع حاصل کرنے کی قوت عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

**راحت منیب ملک** حاصل کردہ نمبر ۱۱۵ جماعت دہم بی سنٹرل ماڈل ہائی سکول۔ لاہور۔

سوال ۲ (پ۷ آیت ۹۳) اور اس سے بڑا ظالم کون ہو سکتا ہے جو جھوٹ باندھے اللہ تعالیٰ پر یا کہے کہ نازل ہوتی ہے مجھ پر وحی اور حالانکہ اس پر کچھ بھی نازل نہیں ہوتی وحی اور اس سے بڑا ظالم کون ہو سکتا ہے جو کہے میں نازل کرتا ہوں مثل اس کے جو نازل کیا اللہ تعالیٰ نے اور جب آپ دیکھیں گے ظالموں کو موت کی تلخی میں اور فرشتے ان کی طرف ہاتھ بڑھا رہے ہیں۔ نکالو اپنی جانیں۔ آج کے دن ہوگا ذلت کا عذاب اس وجہ سے کہ جھوٹ باندھا اللہ تعالیٰ پر انہوں نے اور تکبر کرتے تھے اور تکبر کرتے تھے اس کی آیات سے۔

سوال ۴ حدیث نمبر ۱ کے خط کشیدہ الفاظ کا ترجمہ اور مطلب:۔ ترجمہ: جنت میں ایک کمان کے برابر زمین دنیا کی اس زمین سے بہتر ہے جس پر سورج نکلتا ہے اور غروب ہوتا ہے۔

مطلب:۔ ایک کمان زمین کا مطلب ایک یا ڈیڑھ گز زمین سے ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک یا ڈیڑھ گز زمین ساری دنیا کی بادشاہی سے بدرجہا بہتر ہے۔ مگر اس کے باوجود لوگ اپنی دنیا کمانے کے پیچھے لگے رہتے ہیں۔ اپنی چھوٹی چھوٹی بچیوں کو مشنریوں کے سکولوں اور کالجوں میں پڑھاتے ہیں جہاں انجیل پڑھائی جاتی ہے۔ جس سے کسی بھی حالت میں بچوں کا ایمان درست نہیں رہ سکتا جب تک کہ قرآن مجید کی تعلیم نہ دی جائے۔ وہ بچیاں جب بڑی ہو جاتی ہیں تو اسی تعلیم کے زیر اثر وہ ہر کام کرتی ہیں جو اسلام میں جائز نہیں۔ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اسی طرح دنیا کمائیں گے لیکن وہ غلطی پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور دوسرے لوگوں کو دنیا کمانے سے باز رکھے اور اپنے دروازے پر آنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سوال ۶ **تعلیم قرآن**

تعلیم قرآن ہر مسلمان چھوٹے بڑے پر فرض ہے قرآن مجید کی تعلیم کے بغیر ایمان کا صحیح ہونا ناممکن سا نظر آتا ہے۔ قرآن پاک کی تعلیم سے ہمیں اپنی برائی بھلائی کا پتہ چلتا ہے۔ اور یہ پتہ چلتا ہے کہ کون سا کام ہمیں جنت میں لے جائیگا اور کونسا دوزخ میں پہنچائے گا۔ اس کے علاوہ قرآن حکیم میں پیغمبروں اور نبیوںؑ کے قصے پڑھ کر عبرت حاصل ہوتی ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا ہوتا ہے جو ہمیں بُرے کام کرنے سے روکتا ہے۔ آج کل بہت کم لوگ ایسے ہیں جن کو قرآن پاک کی تعلیم کا شوق ہے۔ اس میں زیادہ قصور ان کے والدین کا ہے جو انہیں قرآن مجید کی تعلیم پر مجبور نہیں کرتے۔ حالانکہ قرآن پاک ہی کی تعلیم سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارا مذہب کیا ہے اور اس کا صحیح مقصد کیا ہے۔ اس کے پڑھنے سے طرح طرح کے مسائل معلوم ہو جاتے ہیں جو کہ شائد پڑھنے والوں کے ماں باپ کو بھی معلوم نہیں ہوتے۔ مومن کی نجات کا باعث قرآن پاک ہے اور بغیر قرآن پاک کی تعلیم کے کسی کی بھی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن مجید پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

**محمد طاہر** حاصل کردہ ۱۵ ساتویں سی رنگ محل مشن ہائی سکول۔ لاہور

سوال ۱ (ب) مطلب آیت شریف:۔ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کرتے تھے کہ قیامت کب آئے گی تو اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر وحی نازل کی کہ آپؐ لوگوں کو جواب دیں اور انہیں بتا دیں کہ قیامت کے متعلق علم سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی کو نہیں چاہے کوئی نبی ہو چاہے کوئی فرشتہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کا ایک وقت مقررہ ہے۔ جب لوگوں پر نازل ہو گی تو سب اپنے اپنے کام کاج اور کاروبار میں مشغول ہونگے ان کیلئے یہ اچانک ہی ہو گی۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک شخص نے لقمہ اُٹھایا ہوا ہو گا۔ ابھی منہ میں ڈالنے کی نوبت بھی نہ آئے گی کہ قیامت نازل ہو جائے گی۔ قیامت آسمانوں اور زمین پر سخت بھاری ہو گی۔ زمین کے پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اُڑ رہے ہوں گے۔ یہ تمام باتیں آپؐ سے لوگ اس طرح معلوم کرتے ہیں جیسے آپؐ ہر وقت قیامت کے برپا ہونے کے متعلق ہی معلوم کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اس راز کے متعلق کوئی بھی نہیں جانتا۔ اس لئے اس کے متعلق معلومات مہیا کرنا فضول ہے لیکن بہت سے لوگ اس بات کو سمجھتے نہیں۔

سوال ۲ پ۹ سورۃ ۷ آیت ۱۷۷۔ بُری ہے مثال ان لوگوں کی جنہوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو اور انہوں نے اپنی ہی جانوں پر ظلم کیا۔

سوال ۶ **تعلیم قرآن**

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ یہ برکت والی کتاب ہے۔ یہ کتاب ہم کو سیدھی راہ بتلاتی ہے۔ یہ بالکل سچی کتاب ہے۔ یہ ہم کو نیکی کا علم دیتی ہے ہمیں صحیح راستہ دکھلاتی ہے۔ اور غلط راستے سے بچنے میں مدد دیتی ہے۔ اس میں نماز کا حکم ہے۔ انسان کی نجات کی بھی یہی کفیل ہے۔ تمام رسولوں پر کتابیں نازل ہوئیں لوگوں نے ان کی حفاظت نہ کی اس کتاب کی فضیلت اس سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کی حفاظت کا ذمہ اپنے سر لے رکھا ہے اسی لئے اس کتاب میں ۱۴۰۰ برس سے اب تک زیر زبر کا بھی فرق نہیں پڑا۔

سوال ۴ مطلب خط کشیدہ الفاظ حدیث شریف نمبر ۱:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جنت میں زمین کا بہت چھوٹا سا ٹکڑا اس دنیا کی ساری زمین سے بہتر ہے کیونکہ دنیا چاہے جتنی بھی زیادہ ہو لیکن ہے تو فانی لیکن اس کے مقابلے میں جنت کی چاہے کتنی بھی تھوڑی چیز کیوں نہ ہو وہ

ہمیشہ قائم رہنے والی ہوگی۔ دُنیا میں ایسے لوگ جو دُنیا کمانے کی فکر میں رہتے ہیں۔ اَور جو اس سے محبت کرتے ہیں، بہت زیادہ ہیں

یہ لوگ گھاٹے میں رہنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے لوگوں سے بچائے۔

سوال ۸۔ ہماری درسگاہ باقاعدہ اصولوں کے تحت کام کرتی ہے۔ یہ خدمت دین کے لئے وقف ہے۔ یہاں ہمارے لئے قرآن مجید اَور حدیث شریف کا سبق ہوتا ہے۔ ہمیں اللہ اَور اس کے رسولؐ کے حکموں سے واقفیت ہوتی ہے۔ ہمارے اُستاد صاحب ہمیں اپنی اولاد کی طرح سمجھتے اَور پڑھاتے ہیں۔ خدا کرے یہاں سے اسی طرح ہمیشہ اسلامی فیض کے چشمے پھوٹتے رہیں۔

**محمد طیب** حاصل کردہ ۱۱۵ ہفتم سی رنگ محل مشن ہائی سکول لاہور۔

سوال ۱۔ مطلب آیت شریف:۔ لوگ آپؐ سے سوال کرتے تھے قیامت کے متعلق کہ کب نازل ہوگی۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں۔ کہ قیامت تب آئے گی۔ جب شراب بہت زیادہ پی جائے گی۔ زنا عام ہو جائے گا۔ گانے والیاں بہت ہو جائیں گی۔ علم دین اُٹھ جائے گا۔ اَور اس کی جگہ دُنیاوی علم (یعنی سائنس وغیرہ) عام ہو جائے گا۔ کوئی بھی انسان اللہ تعالیٰ کا نام لینے والا نہ ہوگا۔ یعنی دُنیا میں سے کوئی شخص بھی ایسا نہ ہوگا۔ جو پورے چوبیس گھنٹے میں ایک دفعہ بھی لفظ اللہ منہ سے نکالے۔ جب تک ایسا زمانہ نہیں آتا۔ قیامت نہیں آئے گی۔ لوگوں کو ان علامات سے بھی تسلی نہ ہوئی۔ وہ ٹھیک وقت چاہتے تھے۔ جب قیامت نازل ہوگی۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ کہہ دیجئے کہ قیامت کے آنے کا صحیح وقت سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو بھی معلوم نہیں چاہے رسولؐ ہو چاہے فرشتہ۔ قیامت کی سختی کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ یہ آسمان اَور زمین جن کو تم سب سے بڑی چیزیں سمجھتے ہو۔ قیامت ان کو بھی اتنی بھاری معلوم ہوگی۔ کہ وہ اس کا بوجھ نہ سہار سکیں گے۔ پہاڑ ریزے ریزے ہو کر روئی کے گالوں کی طرح اُڑنے لگیں گے۔ قیامت کے وقت کا راز اللہ تعالیٰ نے پوشیدہ رکھا ہے۔ اس لئے اس کے متعلق پوچھنا اَور سوال کرنا بے فائدہ ہے۔

سوال ۳۔ حدیث شریف ۱۰۵۔ مطلب:۔ بہشت میں ایک آواز دینے والا آواز دے گا۔ وہ اعلان کرے گا۔ کہ یہاں اب کوئی شخص بیمار نہ ہوگا۔ دُنیا میں روزانہ کئی آدمی مرتے ہیں۔ لیکن وہاں موت نہ ہوگی دُنیا میں پیٹ پالنے کے لئے کتنی ہی محنتیں اَور مشقتیں اُٹھانی پڑتی ہیں۔ لیکن وہاں آرام اَور خوشی میسر ہوگی دُنیا میں انسانوں کو لباس بدلنا پڑتا ہے۔ کیونکہ لباس پرانا ہو جاتا ہے۔ لیکن وہاں یہ بات نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی یہ تمام نعمتیں میسر فرمائے۔ اَور ہمارے اُستاد صاحب کو جنّت میں اُونچا درجہ عطا کرے۔ جن کی بدولت ہم کو دُنیا اَور آخرت کا پتہ چل گیا ہے۔

سوال ۶۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے محمدؐ پر نازل کی گئی کتاب ہے۔ جو سچی ہے۔ اس میں تیس سپارے ہیں۔ سب سے پہلے جو آیت نازل ہوئی وہ یہ ہے۔ اقرا باسم ربک الذی خلق یہ کتاب ہم کو سیدھی راہ دکھلاتی ہے۔ اس میں نماز کا حکم بار بار آتا ہے۔ اس کتاب کی حفاظت کا ذمّہ اللہ تعالیٰ نے خود لے رکھا ہے۔ ورنہ اس زمانے تک اس کا محفوظ رہنا ناممکن تھا۔

سوال ۷ مدرسہ

یہ دینی مدرسہ ہے۔ اس میں ۳۰ کے قریب لڑکے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ یہاں قرآن مجید اَور حدیث شریف کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس مدرسہ کا نام مولانا قاسم رحمتہ اللہ علیہ کے اسم گرامی پر رکھا گیا ہے۔ اس میں آنے سے پہلے میں کچھ آوارہ خیال سا ہو گیا تھا۔ لیکن یہاں آ کر میں نے ہدایت پکڑلی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے مولوی صاحب کو ہمّت دے کہ ہمیں ہمیشہ نیکی کی تلقین کرتے رہیں۔ یہ میری دِلی دعا ہے۔ آمین۔

**محمد شفیع** حاصل کردہ نمبر ۱۱۵، نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس۔ لاہور

سوال ۲۔ پارہ ۹ آیت ۱۷۹۔ اَور اللہ تعالیٰ ہی کے اچھے نام ہیں۔ سو پکارو اُس کو اس کے ناموں سے اَور چھوڑ دیجئے اُن لوگوں کو جنہوں نے کجی نکالی۔ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں۔ سو وہ عنقریب بدلہ پائیں گے اپنے کئے ہوئے کا۔

پارہ ۹ آیت ۱۶۴۔ پھر جب وہ بھول گئے اُس نصیحت کو جو اُن کو کی گئی تھی۔ پھر نجات دی۔ اُن لوگوں کو جو روکتے تھے بُرے کاموں سے اَور پکڑا ہم نے ان گنہگاروں کو بُرے عذاب میں بسبب اُن کے کفر کے۔ آیت نمبر ۱۶۵۔ پھر جب وہ بڑھنے لگے اس کام میں۔ جن سے اُن کو روکا گیا تھا۔ پھر ہم نے اُن کو کہا ہو جاؤ تم ذلیل بندر۔

سوال ۵۔ حدیث شریف ۳۹۔ مطلب۔ قیامت کے قرب کی نشانیاں یہ ہیں۔ پہلے تو یہ کہ زمانہ آپس میں قریب ہو جائے گا۔ یعنی وقت جلد جلد گزرتا جائیگا سال مہینوں کے مانند ہو جائیں گے۔ اَور مہینے ہفتوں اَور دنوں کی طرح گزر جائیں گے۔ دوسرا یہ کہ علم اٹھا لیا جائے گا۔ مسجدیں ویران ہو جائیں گی۔ تیسرا یہ کہ فتنے ظاہر ہو جائیں گے۔ بخل عام ہوگا۔ دُنیا میں خونریزی اَور قتل عام ہو جائیں گے۔

سوال ۶۔ قرآن پاک ایک ایسی مقدس کتاب ہے۔ جو ہمارے نبی علیہ السلام کو ملی اَور اُن کی بدولت ہم تک پہنچی۔ ہمارے لئے اس کتاب کو پڑھنا اَور ہدایت حاصل کرنا بہت ضروری ہے۔ قرآن مجید ایسی کتاب ہے جس میں پہلے پیغمبروں کے حالات موجود ہیں۔ اَور ہماری نصیحت کے لئے اس میں بہت سے مسائل ہیں۔ جن سے ہم غافل ہیں۔ قرآن مجید میں ہماری بہتری کے لئے فیصلے درج ہیں۔ مثلاً چوری کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے۔ اگر ایک دفعہ ہاتھ کاٹا جائے، تو چور کو آئندہ کبھی چوری کی ہمّت نہ پڑیگی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جو کوئی مجھے یاد کرے گا۔ میں اُس کو یاد رکھوں گا۔ اس لئے........ قرآن حکیم کو پڑھ کر اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنا چاہیئے۔ لیکن آج کل لوگوں کا دھیان بجائے قرآنی تعلیم کے دنیوی تعلیم کی طرف چلا گیا ہے۔ اَور اسی وجہ سے عورتوں نے پردہ چھوڑ رکھا ہے۔ فیشن عام ہے۔ لوگ بجائے جمعہ کی نماز پڑھنے کے دُنیا کے دوسرے فضول کاموں میں لگے ہوتے ہیں۔ ابھی پچھلے ہی دنوں کی بات ہے جمعہ کے روز لاہور سٹیڈیم میں کھیلیں ہوئیں۔ سب سے پہلے لڑکیوں نے ڈانس کیا۔ ان کی مائیں جو باہر بیٹھیں ہوئیں تھیں۔ اپنی ہونہار لڑکیوں کو اس طرح دیکھ کر خوش خوش نظر آ رہی تھیں۔ یہ سب کچھ قرآن کی تعلیم کو نہ حاصل کرنے کی وجہ سے ہے اگر کوئی شخص اس کو اچھی طرح اپنالے تو کبھی گمراہ نہیں ہو سکتا۔

سوال ۸۔ ہماری درسگاہ لائن سبحان خان اندرون شیرانوالہ گیٹ میں واقع ہے۔ اس میں ہر روز دو کلاس یعنی صبح اَور شام لگتی ہیں۔ اتوار کے روز تین کلاسیں ہوتی ہیں۔ یعنی ایک کلاس ظہر کی نماز کے بعد بھی ہوتی ہے۔ مَیں شام کی کلاس میں پڑھتا ہوں۔ ہمارے اُستاد صاحب بہت قابل اَور شفیق ہیں۔ بڑے ہی نرم طریقے سے پڑھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو عمر دراز عطا فرما دے۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آٹھ سپارے پڑھ لئے ہیں۔ ہم کو قرآن مجید سے بہت سے مسائل کا پتہ چل گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے مدرسے کو اَور بڑھائے تاکہ ہمارے علاوہ اَور مسلمان بھی اس سے مستفید ہو سکیں۔

**زاہد جاوید بٹ** حاصل کردہ نمبر ۱۱۵ جماعت ششم مشن ہائی سکول لاہور

سوال ۱۔ (جُذب) مطلب آیت شریف۔ اس آیت شریف میں قیامت کے آنے اَور حدیث شریف میں قیامت کے آنے کے بیان میں بہت فرق ہے۔ حدیث شریف میں قیامت کے آنے کی علامات کے متعلق دیا گیا ہے۔ لیکن قرآن مجید میں جو لکھا ہے۔ اس کا اشارہ لوگوں کے اُس سوال کی طرف ہے۔ جس میں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے سن۔ مہینے اَور دن کے متعلق پوچھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہہ دیجئے کہ اس بات کا علم سوائے اللہ تعالیٰ کے اَور کسی کے پاس نہیں۔

قیامت اتنی بھاری ہو گی۔ کہ آسمان اور زمین اسے نہ سہار سکیں گے۔ قیامت اچانک آجائے گی۔

سوال ۳۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب جنتی جنت میں جائیں گے۔ تو اُن کو کوئی تکلیف نہ ہو گی کبھی بھی۔ اور نہ وہ پیاسے ہوں گے۔ اور نہ وہ بوڑھے ہوں گے۔

ابوسعیدؓ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک پکارنے والا پکارے گا۔ کہ یقیناً تم ہمیشہ تندرست رہو گے۔ اور کبھی بیمار نہیں ہو گے۔ اور تم ہمیشہ زندہ رہو گے۔ اور کبھی نہیں مرو گے۔ اور تم ہمیشہ جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہیں ہو گے۔ اور تم (بہشت میں) ہمیشہ آرام پاؤ گے۔ اور کبھی محنت مشقت نہیں دیکھو گے۔

سوال ۴۔ مطلب حدیث شریف:۔ یعنی بہشت اتنی اچھی جگہ ہے۔ کہ اگر وہاں ایک کمان کے برابر یا ایک ڈیڑھ گز زمین کا ٹکڑا مل جائے تو وہ دُنیا اور اُس کی تمام نعمتوں سے ہزار درجے بہتر ہے۔ دُنیا کو ترجیح دینے والے لوگ اب بھی بہت سے موجود ہیں۔ قرآن مجید میں آتا ہے۔ کہ جو لوگ دُنیا کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ اُن کو پھینک دیا جائے گا روندنے والی یعنی دوزخ میں۔ ایسے لوگ میری نظر میں بالکل خراب ہیں۔ کیونکہ جس نے آخرت نہ کمائی۔ تو اس نے کیا کمایا۔ دُنیا تو فنا ہونے والی چیز ہے۔ اُس کا کیا کمانا۔ لہٰذا ایسے لوگ بہت خراب اور گھاٹے والے ہیں۔

## سوال ۵ درسگاہ

ہماری درسگاہ شیرانوالہ کے اندر اندھوں کے سکول کے سامنے واقع ہے۔ اس میں ۱۴ کمرے ہیں ہمارے استاد صاحب کا اسم شریف مولانا حافظ حمید اللہ صاحب ہے۔ وہ ہم کو بہت شفقت سے پڑھاتے ہیں۔ ہماری درسگاہ میں سبق دو وقت ہوتا ہے صبح کے وقت تقریباً ۲۰ لڑکے آتے ہیں۔ اور شام کے وقت تقریباً ۱۲ لڑکے آتے ہیں۔

سوال ۵ ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی جس حالت پر مرے گا۔ اسی حالت پر اُٹھایا جائے گا۔

مطلب:۔ آدمی اگر ایمان پر مرے گا۔ تو ایمان پر اُٹھایا جائے گا۔ اگر کفر پر مرے گا تو کفر پر اٹھایا جائیگا (ہماری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارا خاتمہ ایمان پر کرے۔ آمین)

حاصل کردہ نمبر ۱۵ جماعت ہشتم (ب)
**عبدالواحد** اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ لاہور

سوال ۱۔ مطلب آیت شریف:۔ مستقبل زمانہ چاہے ہزار برس ہی دُور کیوں نہ ہو وہ آنے والا ہے۔ اس لئے وہ آ کر ہی رہے گا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ تم ہمارے پاس آ گئے ہو۔ ایک ایک کر کے یعنی ایک ایک ہو کر مر رہے ہو۔ جیسا کہ تم کو ہم نے علیحدہ علیحدہ پیدا کیا تھا۔ کافر بتوں کی پرستش کرتے تھے اور سمجھتے تھے کہ وہ ہم کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم کہیں گے حساب کتاب والے دن بلاؤ۔ اپنے سفارش کرنے والوں کو اُس وقت وہاں کوئی نہ ہو گا۔ تم سے اُن کے تمام رشتے منقطع ہو گئے۔ اس کا اشارہ اُن لوگوں کی طرف ہے۔ جو جھوٹے پیر بن کر لوگوں کو اپنا مرید بناتے ہیں۔

سوال ۵ ترجمہ حدیث شریف: حضرت جابرؓ سے روایت ہے۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز راستے سے گزرے ان کے ساتھ چند ایک صحابہؓ بھی تھے کہ راستہ میں ایک بکری کا بچہ مرا پڑا تھا جسکے کان چھوٹے تھے۔ آپ نے صحابہؓ کی طرف اشارہ کیا کہ کیا تم میں سے کوئی اسے ایک درہم پر خریدیگا تمام نے کہا کہ آپ یہ کہتے ہیں کہ ہم قیمت دے کر خریدیں۔ ہم تو مفت بھی نہیں لیں گے۔ آپ نے فرمایا۔ خدا کی قسم جس طرح تمہاری نظروں میں یہ مرا ہوا بچہ ذلیل ہے۔ اسی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر دُنیا خدا کی نظروں میں ذلیل ہے۔

## سوال ۶ قرآن کی تعلیم

حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ جو کوئی قرآن پڑھے یا پڑھائے وہ سب سے افضل ہے۔ قرآن کی تعلیم سے انسان کی دُنیا اور آخرت کی زندگی اچھی ہو جاتی ہے۔ اس تعلیم سے طرح طرح کے مسائل معلوم ہو جاتے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم آج تمام قوموں سے بدتر گنے جاتے ہیں۔ اگر آج بھی ہم قرآن پر عمل کرنا شروع کر دیں تو دُنیا کی سب سے اُونچی قوم مانے جائیں گے۔ قرآن مجید کہتا ہے۔ نماز پڑھو۔ زکوٰۃ دو۔ جھوٹ نہ بولو۔ لیکن اس پر ـــــ سو میں سے دس بھی عمل نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت دے کہ ہم قرآن حکیم کو سیکھیں اور اس پر عمل کریں۔ آمین ثم آمین۔

سوال ۷ یہ درسگاہ آج سے ۳۹ برس پہلے سے تعمیر شدہ ہے۔ یہ عمارت صرف قرآن مجید اور حدیث شریف کی تعلیم کے لئے وقف کر دی گئی ہے۔ تاکہ لوگ یہاں سے فیض حاصل کریں۔ اپنی دُنیا اور آخرت کی زندگی کو سنواریں۔ مجھے یہاں پڑھتے ایک سال ہو گیا ہے۔ میری دینی حالت پہلے سے بہت اچھی ہو گئی ہے۔ خدا کے فضل و کرم سے ہمارے اُستاد صاحب بہت اچھے ہیں۔ جو بڑی محنت اور محبت سے پڑھاتے ہیں۔ جب تک سب کو سمجھ نہ آ جائے۔ آگے نہیں چلتے مجھے یہاں سے وہ وہ مسائل معلوم ہوئے ہیں۔ جن کا مجھے پہلے بالکل پتہ نہ تھا۔ یہاں ہر جمعرات کو خلاصۃ المشکوٰۃ کا سبق ہوتا ہے۔ یا اللہ! ہمارے اُستاد صاحب کو زندگی بخش اور بہشت میں جگہ عطا فرما۔ آمین ثم آمین۔

حاصل کردہ نمبر ۱۱۵
**محمد آصف ولد ضیاء الدین صاحب** مسلم ہائی سکول نمبر ۱ رام گلی لاہور۔

سوال ۲۔ ترجمہ آیت شریف ۷۲:۔ اور قائم کرو نماز۔ ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سے جس کی طرف تم سب کو لوٹ کر جانا ہے۔

ترجمہ آیت نمبر ۷۶۔ جب اندھیرا کیا رات نے اس پر تو دیکھا ایک ستارہ۔ کہا یہ میرا رب ہے۔ پھر جب وہ غائب ہو گیا تو فرمایا میں نہیں پسند کرتا غائب ہونے والوں کو۔

ترجمہ آیت ۸۵:۔ اور ہدایت دی ہم نے زکریا علیہ السلام کو اور یحییٰ علیہ السلام کو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور الیاس علیہم السلام سب نیکوں میں سے ہیں۔

ترجمہ آیت ۸۶۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور یسع علیہ السلام اور یونس علیہ السلام اور لوط علیہ السلام فضیلت دی۔ ہم نے ان کو تمام جہان والوں پر۔

ترجمہ آیت ۹۲:۔ اور نازل کی ہم نے کتاب (قرآن مجید) برکت والی ہے۔ تصدیق کرتی ہے۔ اپنے سے پہلی کتابوں کی۔ آپ کو چاہیئے کہ آپ ڈرائیں مکہ والوں کو اور جو اس کے اردگرد ہیں۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے آخرت پر وہی لوگ ایمان لائے۔ اس پر اور وہی لوگ ہیں نماز کے پکے۔

سوال ۳۔ ترجمہ حدیث شریف ۴ ۱۵۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ جب داخل ہو جائیں گے جنت میں تو انہیں نہ کوئی محنت کرنی پڑے گی نہ ہی مشقت۔ نہ فکر مند اور نہ محتاج ہوں گے۔

مطلب: یعنی ہم دُنیا میں محنت کرتے ہیں لیکن جنت میں محنت نہ کرنی پڑے گی۔ دُنیا میں بعض چیزوں کے محتاج بھی ہوتے ہیں۔ لیکن جنت میں ایسا نہ ہو گا۔ بلکہ ہر کام میں بہت ہی آسانی ہو جائے گی۔

سوال ۵۔ حدیث ۳۔ ترجمہ:۔ حضرت ابی ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دُنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے۔ اور کافر کے لئے بہشت۔

مطلب:۔ دُنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے جیسے نماز کا حکم ہے۔ اس میں وقت کی پابندی ضروری ہے۔ پھر اگر نماز چھوٹ جائے تو عذاب کا ڈر ہے۔ اور فکر لگا رہتا ہے۔ دُنیا کافر کے لئے بہشت ہے۔ کیونکہ اُسے کوئی غم نہیں ہوتا۔ کافر گناہ کرتا ہے۔ اور بے فکر ہو کر کرتا ہے۔ کیونکہ اس کے مذہب میں عذاب کا نام بھی نہیں۔

سوال ۶ جس نے تعلیم قرآن حاصل کیا۔ اور اس پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ سمجھو اُس کی دُنیا اور آخرت درست ہو گئی۔ قرآن کی تعلیم اسی کو ملتی

ہے۔ جس پر اللہ کا فضل ہو۔ تعلیم قرآن سے عقل بڑھتی ہے۔ مذہب واضح ہو جاتا ہے۔ اور پرانے واقعوں کا پتہ چلتا ہے جن سے ہم کافی نصیحت پکڑتے ہیں۔ قرآن کی تعلیم پر عمل کرنے سے آدمی پر اللہ کا نور آتا ہے۔ اور فرشتے بھی اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس تعلیم کو جاری رکھے اور دوسرے سکولوں میں بھی اس تعلیم کو رائج کرے آمین ثم آمین۔

**فخر الدین صدیقی** حاصل کردہ نمبر ۵۱ جماعت دہم مسلم ماڈل ہائی سکول۔ لاہور

سوال ۲ پارہ ۷ آیت ۱۷۔ ترجمہ۔ اور اگر کسی کو کوئی تکلیف پہنچائے۔ اللہ تعالیٰ تو اس کو کوئی دور نہیں کرسکتا۔ مگر وہی اللہ تعالیٰ اور اگر بھلائی پہنچائے اللہ تعالیٰ تو وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پارہ ۷ آیت ۱۸۔ ترجمہ۔ اور وہی ہے زبردست اپنے بندوں پر اور وہی جاننے والا حکمت والا ہے۔

پارہ ۷ آیت ۲۱۔ اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہے جو جھوٹ باندھے اللہ تعالیٰ پر یا جھٹلائے۔ اس کی آیتوں کو۔ یقیناً نہیں فلاح پائیں گے ظالم لوگ۔

پارہ ۷ آیت ۲۷۔ اور اگر آپ دیکھیں ان کو کہ جب کھڑے ہوں آگ پر تو کہتے ہیں۔ اے کاش! ہم لوٹا دیئے جائیں۔ اور نہیں جھٹلائیں گے۔ اس کی آیتوں کو۔ اے رب ہمارے ہم ہو جائیں گے۔ مومنوں میں سے۔

پارہ ۷ آیت ۳۲۔ اور نہیں ہے۔ دنیا کی زندگی مگر کھیل اور تماشا۔ اور آخرت کا گھر بہتر ہے۔ ان لوگوں کے لئے جو پرہیزگار ہیں۔ کیا تم اب بھی نہیں سمجھتے۔

سوال ۳۔ قرآن مجید۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہ نسخہ عظیم و متبرک عطا کیا ہے۔ جو آخرت اور دنیا کے عذاب کا واحد ذریعہ نجات ہے۔ اس کو پڑھنے سے دنیا اور آخرت دونوں ہی روشن ہو جاتی ہیں۔ اس کی تعلیم سے روحانی بیماریاں دور بھاگ جاتی ہیں۔ کیا کبھی آپ نے یہ بھی دیکھا ہے کہ وہ شخص جو قرآن کی تعلیم حاصل کرتا ہے۔ اور اس پر پابندی سے عمل کرتا ہے۔ وہ کبھی ذلیل و خوار ہوا ہو میرے خیال میں کبھی نہیں۔ یہ اس لئے کہ اس نے اپنے رب کے احکامات کی پوری طرح بجا آوری کی۔ اللہ تعالیٰ نے بھی اس کی عزت رکھی۔ قرآن حکیم ایک ایسی درخشندہ کتاب ہے جس میں ہر طرح کی چیزیں موجود ہیں۔ قرآن مجید میں احکام درج ہیں۔ اس میں پہلے وقتوں کے واقعات ہماری تنبیہ کے لئے درج ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم بھی پہلے مسلمانوں کی تقلید کریں۔ اور قرآن حکیم کی تعلیم کو اس طرح حاصل کرنے کی کوشش کریں جس طرح پہلے نیک لوگ کرتے رہے ہیں۔

سوال ۴۔ ہمارے مدرسہ کا نام مدرسہ قاسم العلوم ہے۔ جو حضرت مولانا محمد قاسم صاحب کے اسم گرامی سے منسوب ہے۔ یہاں جو استاد صاحب پڑھاتے ہیں۔ وہ مولانا حسین احمد صاحب مدنیؒ کے شاگرد ہیں۔ آپ تعلیم بھی بالکل انہیں کے طریقے پر دیتے ہیں۔ استاد صاحب بڑے محنتی اور تجربہ کار ہیں۔ یہاں روزانہ دو کلاسیں ہوتی ہیں جن میں دفتروں، کالجوں اور سکولوں کے طالب علم تعلیم دینی سے مالا مال ہوتے ہیں جب میں یہاں نہیں آتا تھا۔ تو میری حالت ان مسلمانوں کی سی تھی۔ جو صرف منہ سے دعویٰ مسلمانی کرتے ہیں۔ اور کام کرتے ہیں شیطانوں والے۔ لیکن جونہی مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے یہاں جگہ دلوائی۔ مجھے تب سے بہت سے مسائل کا پتہ چل گیا ہے۔ اور میں حتی الوسع کوشش کرتا ہوں کہ خداوند کریم کو راضی کروں ماشاء اللہ میرا عقیدہ بالکل درست ہے۔ میں ہر ایک چیز اللہ تعالیٰ ہی سے مانگتا ہوں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ میں اسی ایمان کے ساتھ مروں اور جب تک زندہ رہوں میرا عقیدہ درست رہے۔ آمین ثم آمین۔

**محمد ہاشم** حاصل کردہ نمبر ۱۱۔ پنجم بی رنگ محل مشن ہائی سکول۔ لاہور

سوال ۱۔ ترجمہ:۔ اور یقیناً تم آگئے ہمارے پاس ایک ایک ہو کر جیسے پیدا کیا ہم نے تم کو پہلی مرتبہ اور جو مال اسباب دیا تم کو ہم نے وہ چھوڑ آئے تم اپنی پشت کے پیچھے اور ہم دیکھتے تمہارے ساتھ ان کو جن کا تم گمان کرتے تھے۔ کہ وہ شفاعت کریں گے تمہاری۔ یقیناً ٹوٹ گئے تمام تعلقات اور جاتے رہے وہ دعوے جو تم کرتے تھے۔

مطلب:۔ یقیناً تم ہمارے پاس آجاؤ گے جلد ہی ایک ایک ہو کر جیسے ہم نے تمہیں پہلے پیدا کیا تھا۔ اور وہ مال و دولت جس کا تمہیں غرور تھا۔ وہ تم دنیا میں ہی چھوڑ آئے ہو۔ اور ہم تمہارے ساتھ ان کو نہیں دیکھتے۔ جن کو تم سمجھتے تھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے تم کو بچا لیں گے۔ اور ان کو بھی نہیں دیکھتے۔ جن کو شریک ٹھہراتے تھے۔ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ۔ تمہارے تمام تعلقات ان سے ٹوٹ گئے ہیں۔ اور تمام دعوے بھی ختم ہو گئے ہیں۔ جو تم کیا کرتے تھے۔

سوال ۲۔ ترجمہ آیت شریف۔ اور جب نکالا تیرے رب نے آدم کی پشت سے بنی آدم کو اور اقرار کروایا ان کی جان پر۔ اور کہا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ سب نے کہا ہاں آپ ہمارے رب ہیں۔ یا کہنے لگو قیامت کے دن کہ ہم تو غافل تھے۔ اس بات سے۔ پارہ ۹ آیت ۱۷۲۔

ترجمہ آیت شریف۔ یا کہنے لگو شرک تو نکالا تھا ہمارے باپ دادا نے اور ہم اولاد ہیں ان کے پیچھے۔ آیت ۱۷۳

سوال ۳۔ تعلیم قرآن بہت اچھی چیز ہے۔ جو اس کو پڑھے گا نجات پا جائے گا۔ ہر بچہ جوان اور بڈھا اسے پڑھ سکتا ہے۔ یہ کتاب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ اس سے مسئلوں کا علم ہو جاتا ہے۔ دنیا کے کاموں میں اور آخرت کے کاموں میں اس سے بہت مدد ملتی ہے۔

سوال ۴۔ جب میں مدرسہ میں نہیں پڑھتا تھا۔ تو گلی ڈنڈے کھیلتا تھا۔ آوارہ لڑکوں کے ساتھ پھرتا تھا۔ ماں باپ کا کہنا نہ مانتا تھا۔ گڈیاں اڑاتا تھا۔ گھر کا کوئی کام نہ کرتا تھا۔ لیکن جب سے مدرسہ میں داخل ہوا ہوں یہ سب کام چھوڑ دیئے ہیں اور نیکی کی طرف مائل ہو گیا ہوں۔ یہ سب ہمارے استاد صاحب کی مہربانی ہے۔ کہ انہوں نے مجھے جہنم کے عذاب سے بچایا اللہ تعالیٰ ہمیں پڑھنے اور ہمارے استاد کو پڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

**صفدر حسین** حاصل کردہ نمبر ۱۰۔ ہشتم سی۔ رنگ محل مشن ہائی سکول لاہور۔

سوال ۱۔ مطلب آیت شریف۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ تمام بنی نوع انسان نے جمع ہونا ہے۔ ہمارے پاس ایک ایک کرکے۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ تمام لوگ ایک ایک ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف جا رہے ہیں۔ دنیا میں ہر روز سینکڑوں اموات ہو جاتی ہیں۔ آج ایک کی باری ہے تو کل دوسرے کی۔ اس کی زندہ مثال گاڑی ہے جیسے ہر اسٹیشن پر مسافر سوار ہوتے ہیں اور ہر اسٹیشن پر اترتے ہیں۔ اسی طرح ہر روز دنیا میں بچے پیدا ہوتے ہیں۔ اور پھر جن کی عمر لکھی ہوئی ختم ہو جاتی ہے وہ اگلے جہان رخصت ہو جاتے ہیں۔ یعنی گاڑی سے اتر جاتے ہیں۔

سوال ۲۔ آیت ۸۳ صفحہ ۱۹۶ پارہ ۷۔ اور فضیلت دی ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو ان کی قوم پر۔ درجے بلند فرماتے ہیں۔ ہم جس کے چاہیں بے شک تیرا رب حکمت والا اور خوب جاننے والا ہے۔

سوال ۳۔ تعلیم قرآن ہر مسلمان کے لئے فرض ہے۔ کیونکہ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک بھی بغیر تعلیم قرآن کے آدمی پورا نہیں کرسکتا۔ قرآن مجید اگر بغیر ترجمہ کے پڑھا جائے۔ تو ثواب ہوتا ہے۔ اگر ترجمہ سے پڑھا جائے تو ثواب بھی ہوتا ہے۔ یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ فلاں سورۃ کس موقع پر نازل ہوئی ہزاروں مسائل کا علم ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں بعض ایسی چیزیں رکھی ہیں۔ کہ اگر آدمی انہیں پڑھے تو آنکھیں نورانی ہو جاتی ہیں۔ اور دل روشن ہو جاتا ہے۔ اور بعض پتھر دل کو موم کر ڈالتی ہیں۔ اور بعض دماغ کو درست کر دیتی ہیں۔ اور اگر انسان دنیا کو چھوڑ کر سچے دل سے اللہ کا ہو جائے اور اس کا قرآن مجید پڑھے۔ تو اس میں نسخہ کیمیا کی تاثیر ہے۔

**زاہد عبید ملک** حاصل کردہ نمبر ۹ نہم بی سنٹرل ماڈل ہائی سکول لاہور۔

سوال ۱ پارہ ۷ آیت ۹۱۔ ترجمہ۔ یہ بھی ہے۔ کتاب قرآن مجید نازل فرمائی ہے۔ ہم نے برکت والی اور تصدیق کرتی ہے۔ اپنی سے پہلی کتابوں کی اور چاہیئے آپ کو کہ ڈرائیں مکہ والوں کو اور اس کے آس پاس والوں کو۔ اور جو لوگ ایمان لائے قیامت کے دن پر اور ایمان لائے اس پر پس وہی اپنی نمازوں کے پابند ہیں

پارہ ۷ آیت ۷۱۔ اور قائم کرو نماز اور ڈرو تم نے اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔

پارہ ۷ آیت ۸۲۔ اور ہم نے دلیل دی حضرت

ابراہیم علیہ السلام کو اُس کی قوم پر اسی طرح درجے بلند کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ۔ تیرا رب خوب سُننے والا اور اچھی طرح جاننے والا ہے۔

سوال ۶ قرآن مجید ایک ایسی کتاب ہے کہ اگر انسان اس میں دلچسپی لے تو یہ بہت آسان ہو جاتی ہے۔ اس تعلیم کا صلہ اس دنیا میں بھی مل جاتا ہے۔ اگر انسان اسے سمجھ کر بھی اس پر عمل نہ کرے تو سیدھا دوزخ میں جائے گا۔ قرآن مجید میں آتا ہے۔ کہ دوزخ میں آدمیوں کو اُن کے اعمال کے لحاظ سے درجے ملیں گے۔ اس کے پڑھنے ہی سے پتہ چلتا ہے۔ کہ کون کونسی باتیں ایسی ہیں۔ جو ہمیں دوزخ کی طرف لے جاتی ہیں۔ اور کونسی ایسی ہیں۔ جو عذابوں سے نجات دلا کر جنت کا راستہ دکھاتی ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ قرآن کی تعلیم حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کو خوش کریں۔ اللہ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اُس کے احکام کو جو اُس نے قرآن کریم میں درج فرمائے ہیں بجا لائیں۔

سوال ۷ یہ مدرسہ جس میں دو کلاسیں ہوتی ہیں ایک فجر کی نماز کے بعد اور دوسری مغرب کی نماز سے عشا تک اس میں قرآن مجید اور حدیث شریف کا سبق دیا جاتا ہے۔ قرآن مجید کا ترجمہ پڑھایا جاتا ہے۔ یہاں ہمیں پتہ چلتا ہے۔ کہ ایمان اور اسلام کیا چیزیں ہیں۔ اور ہم کیا کام کریں کہ ہمیں اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل ہو سکے۔ ہمیں دینی باتیں اور بیٹھنے اٹھنے کے دنیاوی طریقے اور آداب کا پتہ چلتا ہے۔ اس کلاس میں آکر ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کافی کچھ پتہ چل گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ اوروں کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ وہ اس درسگاہ سے فائدہ اٹھائیں۔

سوال ۴ - مطلب حدیث شریف:- جو لوگ دُنیا کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں۔ ان کو آخرت کے مقابلے میں دُنیا زیادہ اچھی معلوم ہوتی ہے۔ وہ لوگ ہماری نظر میں اچھے نہیں ہیں۔ میں دُعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو راہ ہدایت دکھائے آمین ثم آمین۔

**دل محمدؐ** حاصل کردہ نمبر ۹۔ مدرسہ قاسم العلوم لاہور۔

سوال ۵ ترجمہ حدیث شریف ۳۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دُنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے بہشت۔

مطلب :- مومن کے لئے دُنیا قید خانہ اس طرح ہے۔ کہ اُسے طرح طرح کی مصیبتیں آتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ رزق میں کمی کر کے اور کئی دوسرے طریقوں سے اس کی آزمائش کرتے ہیں۔ کافر لوگ بھی اسے تنگ کرتے ہیں۔ طرح طرح کی تکلیفیں دیتے ہیں۔ لیکن اُس کے مقابلے میں کافر کی ڈور اللہ تعالےٰ ڈھیلی چھوڑ دیتے ہیں اس کے رزق میں بہتات کر دیتے ہیں۔ اور اُسے ہر طرح سے عیش و عشرت میسر ہوتا ہے۔ کیونکہ اس نے آگے جا کر اللہ تعالےٰ کی پکڑ میں آنا ہے۔

## تعلیم قرآن

سوال ۶ یہ کتاب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی۔ یہ مسلمانوں کو نیکی کی تلقین کرتی ہے۔ نماز کا پابند بناتی ہے۔ جو اس کو پڑھتا ہے۔ اس کی طبیعت خوش رہتی ہے۔ اس سے انسانوں کو ہدایت حاصل ہوتی ہے۔ اس میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہود اور نصاریٰ کے متعلق ذکر فرمایا ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ کتاب نازل فرمائی۔ ہم نے اور یہ برکت والی ہے۔ قرآن مجید کو پڑھنے سے ہر طرح کے دُنیاوی اور اُخروی مسائل کا علم ہوتا ہے قرآن کریم میں احکام ہیں۔ جن میں نماز، روزہ، حج زکواۃ وغیرہ شامل ہیں۔ جن سے انسان پورا اور پکا مسلمان بنتا ہے۔ قرآن پاک جنت کا سیدھا راستہ ہے۔ ایک حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے۔ جو قرآن مجید کو پڑھے اور پڑھائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن مجید کو پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جو شخص صبح کو قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے۔ وہ سارا دن اطمینان میں ہوتا ہے۔ اور جو نہیں پڑھتا وہ سارا دن بے چین رہتا ہے۔ قرآن کریم پڑھنے سے خدا اور رسولؐ بھی خوش ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اسی طرح اطمینانِ قلب عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

**خالد محمود** حاصل کردہ نمبر ۹۔ جماعت ششم بی اسلامیہ ہائی سکول مصری شاہ۔ لاہور۔

سوال ۲۔ آیت ۹۱ پارہ ۷ - ترجمہ :- اور نازل کی ہم نے کتاب (قرآن مجید) برکت والی اور تصدیق کرتی ہے۔ اپنے سے پہلی کتابوں کی اور چاہیئے۔ کہ آپ ڈرائیں مکہ والوں کو اور اس کے آس پاس والوں کو۔ اور وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں آخرت پر وہی ایمان لاتے ہیں۔ اس پر اور وہی اپنی نمازوں کے پابند ہیں۔

آیت ۸۳ پارہ ۷۔ اور دلیل دی ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو اُن کی قوم کے مقابلہ میں۔ درجے بلند کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ جس کے چاہئے۔ بے شک اللہ تعالیٰ حکمت والا۔ جاننے والا ہے۔

آیت ۸۶ پارہ ۷ اور ان کے باپ دادا اور ان کی اولاد۔ اور ان کے بیٹے اور چُن لیا ہم نے اور سیدھی راہ پر ہدایت دی۔

سوال ۳ حدیث ۱۰۴ :- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو بہشت میں داخل ہو جائے گا۔ وہ نہ فکر مند ہوگا نہ وہ کسی کا محتاج ہوگا نہ اس کے کپڑے پرانے ہوں گے۔ نہ اس کی جوانی ختم ہوگی۔

مطلب :- یعنی جو شخص بہشت میں ایک دفعہ داخل ہو گیا وہ کبھی واپس نہ آئے گا۔ نہ اسے کسی قسم کا فکر ہوگا۔ نہ ہی اُسے کسی کی محتاجی ہوگی۔ نہ ہی کبھی اس کے کپڑے پھٹیں گے نہ پرانے ہوں گے۔ اس کی زندگی کبھی ختم نہ ہوگی۔

سوال ۵۔ حضرت عمرؓ سے روایت ہے۔ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہشتی بہشت میں چلے جائیں گے اور دوزخی دوزخ میں تو موت کو لایا جائے گا۔ یہاں تک کہ بہشت اور دوزخ کے درمیان موت کو ذبح کیا جائے گا۔ اور پکارے گا ایک پکارنے والا۔ اے بہشتیو اور اے دوزخیو اس کے بعد موت نہیں۔ بہشتیوں کو خوشی پر خوشی اور دوزخیوں کو غم پر غم زیادہ ہو جائے گا۔

سوال ۶ تعلیم قرآن سے اللہ تعالیٰ خوش ہو جاتے ہیں۔ قرآن پڑھنے والے کے دل میں اطمینان رہتا ہے۔ قرآن پڑھنے والوں پر فرشتے بھی رحمتیں بھیجتے ہیں۔ اس کا صلہ آخرت میں ملے گا۔ فرشتے آدمی کے اعمال نامے میں لکھ لیتے ہیں۔ کہ اس نے آج قرآن مجید پڑھا۔

سوال ۷۔ ہمارے مدرسہ میں کوئی فیس نہیں لی جاتی۔ یہاں قرآن اور حدیث شریف کی تعلیم دی جاتی ہے۔ یہاں دو کلاسیں ہر روز ہوتی ہیں جمعہ اور اتوار کو ظہر کی نماز کے بعد بھی کلاس ہوتی ہے۔ مولوی صاحب بہت نرم اور خوش مزاج ہیں

**عطاالٰہی** حاصل کردہ نمبر ۹ جماعت ہفتم۔ اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ لاہور

سوال ۲ آیت ۱۷۳ پارہ ۹ :- اور اس طرح کھول کر بیان کرتے ہیں۔ آیتیں تاکہ وہ رجوع کریں۔

آیت ۱۷۴ پارہ ۹ :- سنا دیجئے ان کو قصہ اُس شخص کا جس کو دی تھی ہم نے اپنی آیتیں وہ چھوڑ کر چلا گیا اُن کو اور لگ گیا اُس کے پیچھے شیطان اور ہو گیا وہ بہک جانے والوں میں سے۔

آیت ۱۰۱ پارہ ۹ اللہ تعالیٰ کے سب نام اچھے ہیں سو پکارو اُس کو ان ناموں سے اور چھوڑ دو ان لوگوں کو جو کج روی اختیار کرتے ہیں۔ ان ناموں کے بارے میں وہ عنقریب سزا پائیں گے اپنے کئے کی۔

آیت ۱۷۸ پارہ ۹ جس کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دے دی۔ اُس نے پا لی ہدایت۔ اور جس کو وہ گمراہ کر دے وہی ہیں گھاٹے والوں میں سے۔

سوال ۵ - حدیث شریف کا مطلب :- ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اللہ تعالےٰ نے مومن کے لئے بہشت بنائی ہے تو اُسے دُنیا کی بہشت نہیں دیتا۔ دُنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے۔ لیکن کیونکہ اللہ تعالیٰ کافروں کی رسی دراز کر دیتا ہے۔ دُنیا میں اس لئے اُسے دُنیا ہی میں نعمتیں دے دیتا ہے۔

سوال ۶ :- قرآن مجید کی تعلیم سے آدمی ٹھیک انسان بنتا ہے۔ اس کے پڑھنے سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کن باتوں سے روکتا ہے۔ اور کون کونسی باتوں کے کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے

اپنے نیک بندوں کے لئے کیا کیا نعمتیں بنائی ہیں اور بروں کے لئے کیا کیا عذاب مقرر کئے ہیں۔ قرآن مجید ایسے وقت میں اُترا۔ جب دُنیا بالکل گمراہ تھی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن پڑھنے کی توفیق دے۔

## محمد طارق سہیل

حاصل کردہ نمبر ۸۵۔ مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ۔ لاہور۔

سوال نمبر ۵ حضرت جابرؓ بن سمرۃ سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔ فرماتے تھے۔ قیامت سے پہلے کئی اعلیٰ درجے کے جھوٹے پیدا ہوں گے۔ ان سے بچ کر رہو۔

سوال نمبر ۶ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی کتاب ہے۔ جو ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی گئی یہ کتاب ہمیں سیدھا راستہ دکھاتی ہے۔ اور بہت برکت والی ہے۔ اور ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ کہ اسے پڑھے۔ اور اس پر عمل کرے مگر بہت کم لوگ ہیں جو اس پر عمل کرتے ہیں۔ اور پڑھتے ہیں۔ جو لوگ اسے پڑھتے ہیں۔ وہ اسے اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ کہ یہ کتنی ضروری ہے پہلے میں قرآن مجید نہیں پڑھتا تھا۔ لیکن جب پڑھنا شروع کیا تو شوق بڑھا۔ اس طرح میں نے قرآن مجید کی تعلیم کو اچھی طرح سمجھنا شروع کیا۔ آہستہ آہستہ مجھے قرآن مجید کے مسائل کی سمجھ آنے لگی۔ جو لوگ اسے نہیں پڑھتے وہ بہت ہی بدقسمت ہیں۔ اور جس نے قرآن مجید نہ پڑھا اس کی دُنیا بُری اور آخرت برباد۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو قرآن مجید پڑھنے کی توفیق دے۔

## عبدالغفار

حاصل کردہ نمبر ۸۵

سوال نمبر ۲۔ آیت ۱۷۲ پارہ نمبر ۹: اور جب تیرے رب نے آدم علیہ السلام کے پہلو سے نکالا۔ اُس کی اولاد کو اور اُن کی جانوں پر اقرار کرایا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ سب نے کہا۔ ہاں آپ ہمارے رب ہیں کہیں کہنے لگو۔ قیامت کے دن کہ ہم تو غافل تھے۔ اس بات سے یا کہنے لگو شرک تو نکالا تھا۔ ہمارے باپ دادا نے اور ہم اولاد ہیں اُن کے پیچھے کیا تو اس کام پہ ہلاک کرتا ہے۔ جو کیا گمراہوں نے۔

آیت نمبر ۱۶۳: پھر بدل ڈالا ظالموں نے اس لفظ کے سوا اور کوئی: پھر ہم نے آسمان سے عذاب بھیجا اس لئے کہ وہ ظلم کرتے تھے۔

آیت نمبر ۱۵۱: کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ اے میرے رب! مجھے اور میرے بھائی کو اپنی رحمت میں داخل کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے

آیت ۱۷۷: جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے بس وہی راہ پاتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کرے۔ بس وہ ہی گھاٹے والے ہیں۔

سوال نمبر ۶ قرآن شریف ایک ایسی پاک کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔ جو بھی اس کو پڑھے گا۔ اُسے دُنیا اور آخرت میں فائدہ ہوگا وہ ہر ایک بُرائی سے بچے گا۔ اور بھلائی اختیار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس کا مرتبہ بلند کرے گا۔ جو قرآن مجید پڑھے اور اس پر عمل کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں جگہ دے گا۔ جو کوئی اس سے انکار کریگا اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ اس لئے ہر مسلمان کا فرض ہے۔ کہ قرآن مجید کو پڑھے اور اس پر عمل کرے آمین۔

## آفتاب احمد

حاصل کردہ نمبر ۸۰

سوال نمبر ۲ پارہ نمبر ۷ آیت ۹۲۔ اور یہ کتاب قرآن مجید) جو نازل کی ہم نے برکت والی ہے اور تصدیق کرتی ہے۔ ان کی جو اس سے پہلے تھیں۔ اور آپ ڈرائیں اس سے مکہ والوں کو اور اس کے آس پاس والوں کو اور وہ لوگ جو ایمان لائے آخرت کے دن پہ اور وہی اپنی نمازوں کے پابند ہیں

آیت ۸۴:۔ اور بخشا ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اسحاق علیہ السلام و یعقوب علیہ السلام سب کو ہم نے ہدایت دی۔ اور اس سے پہلے نوح علیہ السلام کو ہدایت دی اور ان کی اولاد میں داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام اور ایوب علیہ السلام اور یوسف علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو ہدایت دی۔ اسی طرح ہم بدلہ دیتے ہیں نیکی کرنے والوں کو،

آیت ۷۴:۔ اور جب کہا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ آذر کو کہ تو کیوں بتوں کی عبادت کرتا ہے۔ اور میں تجھے اور تیری قوم کو گمراہی میں دیکھتا ہوں۔

سوال نمبر ۶ قرآن مجید کے اُترنے سے پہلے لوگوں کو دُنیا میں زندگی بسر کرنے اور اللہ تعالیٰ کے حق کے متعلق بالکل معلوم نہ تھا۔ پھر آہستہ آہستہ لوگوں کو معلوم ہونے لگا۔ کہ ہم کو دُنیا میں اس طرح سے زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں وہ چیزیں بتائیں ہیں جو کسی کو معلوم نہ تھیں۔ اس میں دنیا دی کاموں کے متعلق درج ہے۔ اس میں دین کے متعلق مکمل علم موجود ہے۔ اس کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت کی زندگی کو بہتر کر دیتا ہے۔

## محمد اقبال

حاصل کردہ نمبر ۸۷، ہفتم اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ۔ لاہور

سوال نمبر ۲ پارہ ۹ آیت ۱۸۲: ترجمہ اور وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہم اُن کو آہستہ آہستہ پکڑیں گے بے شک میری تدبیر سخت ہے۔

آیت نمبر ۱۷۹ اور ہم نے پیدا کئے جہنم کے لئے بہت سے آدمی اور جن کہ اُن کے دل ہیں۔ کہ اُن سے سمجھتے نہیں۔ اور اُن کی آنکھیں ہیں کہ اُن سے دیکھتے نہیں۔ اُن کے کان ہیں کہ اُن سے سنتے نہیں۔ وہ تو ایسے ہیں جیسے چوپائے لیکن اُن سے بھی گمراہ یہی لوگ غافل ہیں۔

آیت ۱۷۴:۔ اور ہم نے اپنی آیتوں کو کھول کر بیان کیا تاکہ وہ لوٹ آئیں۔

آیت ۱۸۴: جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کردے۔ اُس کو کوئی بھی راہ دکھانے والا نہیں

سوال نمبر ۳ حدیث شریف نمبر ۱ حضرت عبداللہؓ ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو چیزیں ہیں جو بہت سے لوگوں کو نقصان دیتی ہیں۔ ان میں سے ایک تندرستی اور دوسری فراغت ہے۔

سوال نمبر ۷ جب میں اس مدرسہ میں نہیں پڑھتا تھا تو مجھے دین کے متعلق مطلق علم نہیں تھا۔ لیکن اب تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اب مجھے دین کے متعلق کافی کچھ معلوم ہے۔ یہاں ہم قرآن مجید پڑھتے ہیں۔ جس کی تعلیم سے نماز۔ روزہ حج اور زکوٰۃ کا بھی پتہ چلتا ہے۔

## رب نواز

حاصل کردہ نمبر ۶۰۔ ہفتم سی اسلامیہ ہائی سکول مصری شاہ۔ لاہور۔

سوال نمبر ۵ حدیث شریف نمبر ۳۱ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان جس حالت میں مرے گا اُسی حالت میں اُٹھے گا۔ مطلب جو لوگ قرآن وحدیث اور نماز پڑھتے تھے وہ اُسی حالت میں قیامت کے روز اُٹھیں گے۔ اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والے بھی اُسی حالت میں اُٹھیں گے۔ اور جو بُرے کام کرتے تھے مثلاً شراب۔ جوا اور کئی اور چیزیں ہیں۔ وہ اُسی حالت میں اُٹھیں گے۔

سوال نمبر ۶۔ یہ قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ یہ ہم کو اچھی اچھی باتیں بتاتی ہے۔ جن کا ہمیں پتہ بھی نہیں۔ قرآن مجید میں آتا ہے۔ کہ جو لوگ اچھے کام کریں گے۔ اُن کو بہشت میں جگہ ملے گی۔ جو قرآن مجید پر عمل کریں گے۔ وہ دوزخ میں نہیں جائیں گے جو اس کو نہیں پڑھتے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ سے دُور ہیں۔ اسی لئے قرآن مجید میں آتا ہے۔ کہ قرآن پڑھو۔ نماز قائم کرو۔ روزے رکھو۔ حج کرو۔ زکوٰۃ دو یہ ایسی باتیں ہیں کہ اُن کے بغیر کوئی بھی جنت میں نہیں جا سکتا۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ قرآن مجید کتنی بڑی نعمت ہے۔

## محمد نعیم

حاصل کردہ نمبر ۸۸ ششم سی رنگ محل مشن ہائی سکول۔ لاہور۔

سوال نمبر ۶۔ ہم کو قرآن شریف سے بہت کچھ حاصل ہوتا ہے۔ اس کو پڑھنے سے ہم اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچتے ہیں۔ اس میں اور بھی بہت سے فائدے ہیں۔ اس سے اور بھی بہت سی چیزوں کا پتہ چلتا ہے۔ مثلاً نماز پڑھنی چاہیئے۔ اس سے ہمارا ایمان درست ہوتا ہے۔ اس کے پڑھنے سے بہت سے مسئلوں کا پتہ چلتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بھی اس سے خوش ہوتا ہے۔ قرآن مجید کو بہت ادب سے پڑھنا چاہیئے۔ اس کو پڑھتے وقت پہلے وضو کرنا چاہیئے۔ اور صاف اور پاک کپڑے ہونے چاہئیں۔ اس

طرح اللہ تعالیٰ ثواب دیتا ہے۔

سوال ۳ ہماری درسگاہ ایک بہت خوبصورت عمارت میں ہے۔ جہاں قرآن مجید اور حدیث شریف پڑھائی جاتی ہے۔ اس درسگاہ میں ۱۵ کے قریب کمرے ہیں۔ ہم اپنے مولوی صاحب کی بہت عزت کرتے ہیں۔ یہاں سال میں تین امتحان ہوتے ہیں۔ مولوی صاحب کسی کو کچھ نہیں کہتے۔ ہر جمعہ کی نماز کے بعد حدیث شریف بخاری کا سبق ہوتا ہے۔ ہر جمعرات حدیث شریف کا ترجمہ اور مطلب ہوتا ہے۔ ہماری درسگاہ کا نام مدرسہ قاسم العلوم ہے۔

**محمد اشرف ولد فخر الدین** صاحب حاصل کردہ نمبر ۴۔ پنجم (بی) ایم سی پرائمری سکول شیرانوالہ گیٹ لاہور

سوال ۲۔ پارہ ۷ آیت ۹۲۔ اور یہ کتاب جو نازل فرمائی ہم نے برکت والی ہے۔ تصدیق کرتی ہے اُن کتابوں کی جو اس سے پہلے تھیں۔ آپ کو چاہیئے کہ ڈرائیں مکہ والوں کو اور اس کے آس پاس والوں کو۔ اور وہ لوگ جو آخرت پر ایمان لاتے ہیں۔ اور ایمان لاتے ہیں اس پر (قرآن شریف پر) وہی لوگ اپنی نماز کے پابند ہیں۔

سوال ۷ ہم جس وقت اس مدرسہ میں آئے ہمیں کچھ بھی نہ آتا تھا۔ اب ہمیں کچھ نہ کچھ آگیا ہے۔ ہر جمعہ کو نماز پڑھتے ہیں۔ ہم روزے بھی رکھتے ہیں۔ اس مدرسہ میں ہم قرآن مجید اور حدیث شریف کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ جو ہمارے لئے بہت زیادہ مفید ہے۔

**محمد افضل** حاصل کردہ نمبر ۳۔ پنجم (سی)، ایم سی پرائمری سکول لائن سبحان خان لاہور

سوال ۲ پارہ ۹ آیت ۱۸۷ ترجمہ:۔ اور سوال کرتے ہیں آپ سے قیامت کے متعلق کہ کب آئے گی تو کہہ دیجئے۔ اس کی خبر تو میرے رب ہی کے پاس ہے۔ وہی کھول کر دکھلا دے گا۔ اس کو اس کے وقت پر۔ بھاری ہے وہ بات آسمانوں اور زمین میں۔ سوال کرتے ہیں آپ سے تو کہہ دیجئے اس کی خاص خبر تو میرے رب ہی کے پاس ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔

پارہ ۹ آیت ۱۸۵:۔ جس کو اللہ تعالےٰ گمراہ کرے اُس کا کوئی ہادی نہیں۔ اور چھوڑے دیتا ہے اللہ تعالیٰ اُن کو اُن کی شرارتوں میں سرگردان ہیں۔

**احمد سعید** حاصل کردہ نمبر ۳۔ مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ لاہور

سوال ۲ آیت ۹۲:۔ ترجمہ۔ اور یہ کتاب جو نازل کی ہم نے برکت والی ہے۔ تصدیق کرتی ہے۔ اُن کتابوں کی جو اس سے پہلے گزر چکی ہیں۔ اور چاہیئے آپ کو کہ ڈرائیں مکہ والوں کو اور اس کے آس پاس والوں کو اور وہ لوگ جو ایمان لائے آخرت پر ایمان لائے۔ اس پر (قرآن مجید) اور وہی ہیں اپنی نماز کے پابند۔

# اشہد ان لا الٰہ الا اللہ

(طالوت)

**۱**

رات دن شام و پگاہ چلتے ہیں ہم تیری راہ
عرش و فرش و مہر و ماہ تیری قدرت کے گواہ
اشہد ان لا الٰہ
اشہد ان لا الٰہ

**۲**

خالقِ کون و مکاں مالکِ ہفت آسماں
سجدہ گاہِ قدسیاں تیری ادنیٰ جلوہ گاہ
اشہد ان لا الٰہ
اشہد ان لا الٰہ

**۳**

انبیاؑ و اولیاؑ سب ہیں محتاجِ عطا
تیرے در کے ہیں گدا تو ہے سب شاہوں کا شاہ
اشہد ان لا الٰہ
اشہد ان لا الٰہ

**۴**

فرحت و رنج و الم تو ہی کرتا ہے بہم
تیرے ہیں محتاج ہم ہاں کرم کی اک نگاہ
اشہد ان لا الٰہ
اشہد ان لا الٰہ

**۵**

تیرا دین ہے بے مثال تیرا قرآن بے ہمال
جس میں شک نے احتمال اور نہ شبہ و اشتباہ
اشہد ان لا الٰہ
اشہد ان لا الٰہ

**۶**

یہ زمین و آسمان یہ نجوم و کہکشاں
تیری قدرت کے نشاں تیری قدرت کے گواہ
اشہد ان لا الٰہ
اشہد ان لا الٰہ

آیت ۷۳۔ ترجمہ:۔ اور وہی ہے اللہ تعالےٰ جس نے بنایا آسمانوں اور زمینوں کو بالکل ٹھیک اور جس دن وہ کہے گا ہو جا وہ ہو جائے گا۔ اور جس دن صور پھونکا جائے گا۔ اور وہی حکمت والا (جاننے والا ہے ❊

## دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

پاکستان میں علوم دینیہ کا عظیم الشان ادارہ ہے جس کی نگرانی میں ۲ شعبے ہیں :۔

(۱) شعبہ تعلیم القرآن

(۲) شعبہ دار العلوم جس پر نوے ہزار روپے سالانہ خرچ کئے جاتے ہیں ۔ تقریباً ساڑھے آٹھ سو طلبہ اور بچوں کو علوم دینیہ سے آراستہ کیا جاتا ہے ۔ اس کے علاوہ اُردو خط وکتابت ، تجوید قرأت کے لئے مستقل شعبے قائم کئے گئے ہیں ۔ درجہ عربی کے طلبہ میں سے دو سو طلبہ کو دونوں وقت کھانا دیا جاتا ہے ، مغربی پاکستان بھر کے علاوہ ریاستہائے ملحقہ بلوچستان افغانستان ۔ کوہستان تک کے طلبہ زیر تعلیم ہیں ، جنکے تمام مصارف ضروریات کا دار العلوم کفیل ہے ۔ دار العلوم کی عظیم الشان جامع مسجد زیر تعمیر ہے دار الاقامہ کا منصوبہ تیار ہے جس پر کئی لاکھ لاگت آئیگی ' اس دینی ادارہ کی ترقی واستحکام کا دارومدار آپ حضرات کی توجہات وعنایات پر ہے ضرورت ہے کہ قرآن حدیث کے خیر خواہ اپنے اس مرکز علمی کی زیادہ سے زیادہ امداد فرما کر اس نشرگاہ علوم رسالت کی ترقی وبقا میں ممد ومعاون ثابت ہوں ۔

نوٹ :۔ مرکزی حکومت پاکستان کی وزارت مالیات کے ریونیو ڈویژن نے رجسٹریشن نمبر ۹ سی اے (۳۶) ۔ آئی ٹی پی / ۵۵ کے ذریعہ دار العلوم کو دینے والی رقومات سے انکم ٹیکس معاف کر دیا ہے ۔

ترسیل زر کا پتہ :۔ حضرت مولنا محمد عبد الحق صاحب مہتمم دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ۔ ضلع پشاور ۔

اپیل منجانب :۔ اراکین دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ۔

## مدرسہ تعلیم الفرقان مریڑ حسن راولپنڈی

برادران اسلام صدقہ فطر کی ادائیگی کے وقت جب کہ آپ عید کی خوشی منا رہے ہوں مدرسہ تعلیم الفرقان کے غریب الوطن اور یتیم طلبا کا بھی خیال رکھیں جو قرآن مجید قرأت کے مطابق حفظ کر رہے ہیں ۔ رقم روانہ فرمانے والے اصحاب اپنا پتہ صاف لکھیں تاکہ رسید روانہ کرنے میں دقت نہ ہو ۔

(الداعی الی الخیر قاری محمد دین ناظم مدرسہ تعلیم الفرقان مریڑ حسن راولپنڈی)

## مدرسہ تعلیم القرآن مصری شاہ لاہور

اس مدرسہ میں بچوں کو حفظ و ناظرہ اور با ترجمہ قرآن مجید کی تعلیم دی جاتی ہے ، نیز نماز فجر کے بعد درس قرآن ہوتا ہے احباب سے استدعا ہے کہ مدرسہ کے معاونین میں اپنا نام لکھا کر ثواب دارین حاصل کریں ۔

(محمد صدیق انصاری جامع اہل حدیث عزیز روڈ مصری شاہ (لاہور)



## مدرسہ مفتاح العلوم گھاس مارکیٹ حیدرآباد

گذارش ہے کہ شہر حیدر آباد میں عرصہ سات سال سے دینی علوم کی ایک درسگاہ مدرسہ مفتاح العلوم کے نام سے علمی اور ادبی خدمات بجا لا رہی ہے اس وقت سات حضرات کا عملہ مصروف کار ہے تقریباً ایک صد شہری اور بیرونی طلباء قرآن مجید حفظ وناظرہ ، حدیث وتفسیر فقہ اصول فقہ ادب ومنطق تاریخ وسیرت کے علوم سے فیضیاب ہو رہے ہیں :۔

بیرونی طلباء کے جملہ اخراجات کی کفالت مدرسہ ہی کرتا ہے مدرسہ کے اوقات تعلیم شعبہ قرآن مجید کیلئے صبح ۸ بجے سے ۱ بجے تک ظہر سے عصر تک اور دیگر علوم وفنون عربیہ کے لئے صبح ۷ بجے سے ۱ بجے تک براہ کرم خود تشریف لاکر یا اپنی آئندہ نسلوں کو دینی تعلیم دلوا کر مدرسہ کی دینی خدمات سے فائدہ اٹھائیے نیز اپنے خیرات وصدقات میں اس خالص دینی درسگاہ کو فراموش نہ فرمایئے یہ آپ کا اپنا ادارہ ہے جو محض خدا کے توکل اور آپکے تعاون سے چل رہا ہے ۔

فقط والسّلام

آپ کے تعاون کا محتاج شبیر احمد ناظم مدرسہ ہذا ۔

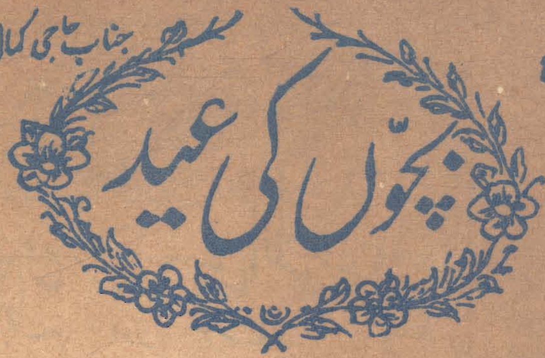
## مدرسہ عربیہ رحیمیہ تعلیم القرآن روڈہ

مورخہ ۱ شوال المکرم ۷۹ھ علاقہ تھل کے مرکز بمقام روڈہ میں بیادگار اعلیحضرت قطب الاقطاب حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب رائے پوری نور اللہ مرقدہٗ مدرسہ عربیہ رحیمیہ تعلیم القرآن کا افتتاح ہوگا ۔ قرآن پاک حفظ و ناظرہ اردو اور حساب وکتاب کی تعلیم کا شوق رکھنے والے متعلمین مندرجہ ذیل پتہ پر داخلے کا خط ارسال کریں ۔

مدرسہ طلباء کے قیام وطعام لباس وپاپوش اور دیگر ضروریات کا کفیل ہوگا :۔

حافظ عبد الرحیم مہتمم مدرسہ عربیہ رحیمیہ تعلیم القرآن
بمقام روڈہ تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا ۔

بچوں کا صفحہ



# بچوں کی عید

جناب حاجی کمال الدین صاحب مدرس لاہور کارپوریشن

پیارے بچو! جب کوئی مکان بنانے لگتا ہے تو راج مزدوروں کو کام پر لگاتا ہے۔ جب دن بھر وہ لوگ محنت سے کام کرتے ہیں تو شام کو انہیں مالک مکان کی طرف سے مزدوری ملتی ہے۔ اسی طرح ملازم پیشہ اور نوکر چاکر لوگ ہیں۔ کسی کو روزانہ تنخواہ ملتی ہے کسی کو ہفتہ وار اور کسی کو مہینے کے ختم ہونے پر۔ الغرض جس دن ان کو تنخواہ ملتی ہے ان کی عید ہوتی ہے۔ بڑی خوشی کے ساتھ کھاتے پیتے اور خرید و فروخت کرتے ہیں اور خوش خوش نظر آتے ہیں۔ بس یہی حال روزے رکھنے والوں کا سمجھ لو کہ تمام مہینے کے روزے رکھے۔ تراویحاں پڑھیں۔ کلام مجید کی تلاوت کی۔ وظیفے وظائف کا ورد رکھا۔ اور غریبوں میں خیر و خیرات تقسیم کی۔ الغرض جو بھی نیکی کا کام جس سے ہو سکا کیا۔ گویا خداوند تم کو راضی کرنے کے لئے اس نے مہینہ بھر تک خوب محنت کی۔ اب ان کو بھی ضرور کوئی نہ کوئی اُجرت ملنی چاہیئے اور وہ یہ ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب عید کا دن ہوتا ہے تو اللہ پاک اپنے فرشتوں کے سامنے بندوں کی عبادت پر فخر فرماتے ہیں (اس لئے کہ انہوں نے آدمیوں پر طعن کیا تھا) اور ان سے دریافت فرماتے ہیں کہ اے فرشتو کیا بدلہ ہے اس مزدور کا جو اپنی مزدوری پوری پوری ادا کر دے۔ وہ عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کی اُجرت پوری کی پوری دی جائے تو ارشاد ہوتا ہے کہ اے فرشتو! میرے بندوں اور میری بندیوں نے میرے فریضہ کو پورا کر دیا پھر دعا کے ساتھ چلاتے ہوئے (عید گاہ کی طرف) نکلے ہیں۔ میرے جلال کی قسم۔ میری عزت کی قسم۔ میری بخشش کی قسم۔ میری رحمت کی قسم۔ میں ان لوگوں کی دعا ضرور قبول کروں گا۔ پھر ان لوگوں کو خطاب فرما کر ارشاد ہوتا ہے کہ جاؤ تمہارے گناہ معاف کر دیئے ہیں۔ اور تمہاری بُرائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا ہے۔ پس یہ لوگ عیدگاہ سے ایسے حال میں لوٹتے ہیں کہ ان کے گناہ معاف ہو چکے ہوتے ہیں۔ اللہ پاک کو تو اپنا ذکر اس قدر پیارا ہے کہ تمام فرشتوں کو فرماتے ہیں کہ ہر ذاکر و شاغل کے گھر جائیں۔ اور ان سے مصافحہ کریں۔ چنانچہ وہ جاتے ہیں اور ہر اس بندہ بندی سے جو خدا تعالےٰ کے ذکر میں مشغول ہو۔ مصافحہ کرتے ہیں۔ لیکن اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا سٔور یا حرامکاری کی وجہ سے جنبی یا تصویر ہو۔ اب آپ خود ہی غور کر لیجئے کہ مسلمانوں کے کتنے گھر ایسے ہیں۔ جن میں صرف زیب و زینت اور سجاوٹ کی خاطر تصویریں لٹکائی جاتی ہیں۔ تصویر لٹکانے والا تو ایک آدھ ہی ہوتا ہے۔ مگر اس گھر میں رحمت کے فرشتوں کے داخل ہونے سے روکنے کا سبب بن کر سارے ہی گھر کو اپنے ساتھ محروم رکھتا ہے بھلا ایسا لغو اور فضول کام کرنے سے کیا نفع کو سارے کا سارا گھر رحمت سے محروم ہو جائے۔

عزیز بچو! بڑے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہوں نے اس مبارک مہینے کی قدر کی۔ تمام روزے رکھ لینے کے بعد جب عید کی صبح ہوتی ہے تو اللہ رب العزت فرشتوں کو تمام شہروں میں بھیج دیتے ہیں۔ وہ زمین پر اُتر کر تمام جگہوں اور راستوں کے سروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ایسی آواز سے پکارتے ہیں۔ جن کو جن اور انسان تو نہیں سُنتے باقی ان کے علاوہ خدا کی ساری مخلوق سنتی ہے۔ وہ پکارتے ہیں کہ اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اس کریم داتا کی درگاہ کی طرف چلو جو بہت زیادہ عطا فرمانے والا ہے اور بڑے سے بڑے قصور کو معاف فرمانے والا ہے۔ پھر لوگ جب عیدگاہ کی طرف نکلتے ہیں تو اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں کہ اے فرشتو میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو رمضان شریف کے روزوں اور تراویح کے بدلہ میں اپنی رضا اور مغفرت عطا کر دی اور بندوں سے خطاب فرما کر ارشاد ہوتا ہے۔ کہ اے میرے بندو مجھ سے مانگو۔ آج کے دن میں تمہیں مزدوری کا پورا پورا بدلہ دوں گا اور اپنی رحمتوں سے تم کو نوازونگا آج عید کے دن اپنی آخرت کے بارے میں جو سوال کرو گے عطا کرونگا اور دنیا کے بارے میں جو سوال کرو گے اس میں تمہاری مصلحت پر نظر کرونگا میرے عزت و جلال کی قسم کہ جب تک تم میرا خیال رکھو گے میں تمہاری خطاؤں پر بخشش کرتا رہونگا اور ان کو چھپاتا رہوں گا۔ اور میں تمہیں مجرموں مشرکوں اور کافروں کے سامنے ذلیل اور رسوا نہ کرونگا۔ بس اب بخشے بخشائے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ۔ تم نے مجھے راضی کر دیا اور میں تم سے راضی ہو گیا۔ فرشتے اس اجر و ثواب کو دیکھ کر جو اس امت کو عید کے دن ملتا ہے۔ خوشیاں مناتے ہیں۔ اللھم اجعلنا منھم۔

ہونہار بچو! جن لوگوں نے یہ مبارک مہینہ یونہی گزار دیا نہ روزے رکھے نہ تراویح پڑھی۔ اور نہ اور کوئی نیکی کا کام کیا۔ اُن بھلے مانسوں سے کوئی پوچھے کہ تم نے اللہ اور اس کے سچے رسول کو ناراض کر کے اپنے لیے اور کون سا ٹھکانا ڈھونڈ رکھا ہے۔ افسوس تم پر بھی اور تمہاری اس عزت پر بھی جس کے حاصل کرنے کے غلط خیال میں تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بد دعا میں گے رہے ہو اور اللہ جل شانہٗ کی رحمت اور مغفرت سے بھی نکالے جا رہے ہو۔ اللہ کے واسطے سوچو اور بس کرو صبح کا بھٹکا شام کو گھر آ جائے۔ تو کچھ نہیں گیا۔ آج وقت ہے اور تلافی ممکن اور کل جب ایسے حاکم کی پیشی میں جانا ہے۔ جہاں نہ عزت و وجاہت کی پوچھ نہ مال و متاع کار آمد۔ وہاں صرف تمہارے اعمال کی پوچھ ہو گی اور ہر حرکت لکھی لکھائی سامنے آ جائے گی تو بتاؤ اس وقت کیا جواب دو گے ...؟